جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت کے حکمت بھرے اِصلاحی بیانات کا مجموعہ

بیانات
خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت
(جلد:1)

صفحات: 242



بیانات
جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا الحاج
ابو اُسید عبید رضا عطاری مدنی

بیانات خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت (جلد:1)

بیاناتِ خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت

(جلد:1)

بیانات

جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا الحاج ابو اُسید عُبید رضا عطاری مدنی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ

ریسرچ ڈیپارٹمنٹ

المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Centre)

ناشر

مکتبۃ المدینہ کراچی

عنوان

بیانات خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت (جلد:1)

موضوع

اصلاحی

بیانات

جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا الحاج ابو اُسید عُبید رضا عطاری مدنی دامت برکاتہم العالیہ

ریسرچ ڈیپارٹمنٹ

المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Centre)

صفحات

242

ٹوٹل تعداد

5000

پہلی اشاعت

شعبان المعظم 1446ھ/فروری 2025ء

جملہ حقوق بحق مکتبۃ المدینہ محفوظ ہیں

مکتبۃ المدینہ MAKTABA TUL MADINAH

دینی کتابوں کی اشاعت کا بین الاقوامی ادارہ

QR CODE

اِن بیانات کو سننے اور دیکھنے کے لئے نیچے دیئے گئے Icon یا کوڈ کے ذریعے آپ جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا الحاج ابو اُسید عُبید رضا عطاری مدنی دامت برکاتہم العالیہ کے سوشل اکاؤنٹس، ویب سائٹس اور موبائل ایپ تک آسانی رسائی حاصل کرسکتے ہیں۔

تصدیق نامہ

تاریخ:11 شعبان المعظم 1446ھ حوالہ نمبر:3096

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب "بیانات خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت (جلد:1)" پر مجلس تفتیشِ کُتُب ورسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کُفریہ عبارات، اَخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذِمّہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کُتُب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

22-02-2025

UAN: +92211111252692, Ext : 1144 :92-313-1139278, Ext : 9223

www.dawateislami.net www.maktabatulmadinah.com

ilmia@dawateislami.net feedback@maktabatulmadinah.com

یادداشت

(دَورانِ مُطالَعہ ضَرورتاً انڈر لائن کیجئے، اِشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے، اِن شاءَاللہ عِلم میں ترقی ہوگی۔)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

حدیثِ پاک "بیشک بعض بیان جادو ہیں" کے 18 حُرُوف کی نِسبت سے اِس کتاب کو پڑھنے کی 18 نیَّتیں

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجمِ کبیر، 6/185، حدیث: 5942)

مَدَنی پھول: جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

(1) ہر بار حَمد و (2) صلوٰۃ اور (3) تَعَوُّذ و (4) تَسْمِیہ سے آغاز کروں گا (اِس صفحے کی اِبتدا میں دی گئی دو عربی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا) (5) رِضائے اِلٰہی کے لئے اوّل تا آخر اِس کتاب کا مُطالعہ کروں گا (6) حَتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور (7) قبلہ رُو مُطالعہ کروں گا (8) جہاں اللہ کا نامِ پاک آئے گا وہاں پاک اور (9) جہاں سرکار کا اِسمِ مُبارَک آئے گا وہاں صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پڑھوں گا (10) اس کتاب سے دیکھ کر بیان کر کے نیکی کی دعوت کی دھومیں مچاؤں گا (11) اِن بیانات کے ذَریعے اپنی اِصلاح کرنے کی بھی کوشش کروں گا (12) اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو علمائے کرام سے پوچھ لوں گا (13) کتاب مکمّل پڑھنے کیلئے بہ نیتِ حصولِ علمِ دین روزانہ چند صفحات پڑھ کر علمِ دین حاصل کرنے کے ثواب کا حقدار بنوں گا (14) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی تَرغیب دِلاؤں گا (15) اِس حدیثِ پاک: تَهَادَوْا تَحَابُّوْا یعنی ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔ (مؤطا امام مالک، 2/407، حدیث: 1737) پر عمل کی نیّت سے (ایک یا حَسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفہ دوں گا (16) اِس کتاب کے مُطالعے کا ثواب ساری اُمّت کو اِیصال کروں گا۔ (17) ذاتی نسخے پر "یادداشت" والے صفحہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا (18) کتابت وغیرہ میں شَرعی غَلطی ملی تو ناشِرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا۔ (مصنّف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

www.dawateislami.net

المدینۃُ العلمیۃ

(Islamic Research Centre)

عالمِ اسلام کی عظیم دینی تحریک دعوتِ اسلامی نے مسلمانوں کو درست اسلامی لٹریچر پہنچانے اور اس کے ذریعے اصلاحِ فرد و معاشرہ کے عظیم مقصد کے لئے 1421ھ مطابق 2001ء کو جامعۃ المدینہ گلستانِ جوہر کراچی میں المدینۃ العلمیۃ کے نام سے ایک تحقیقی ادارہ قائم کیا جس کا بنیادی مقصد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری رحمۃُ اللہِ علیہ کی کتب کو دورِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق شائع کروانا تھا۔ جمادی الاولیٰ 1424ھ / جولائی 2003ء کو اسے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ کراچی میں منتقل کر دیا گیا۔ امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ علمِ شریعت کا عزم پیشِ نظر رکھتے ہوئے یہ ادارہ چھ 6 شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا۔ پھر ان میں بتدریج اضافہ ہوتا رہا۔ اس کی کراچی کے علاوہ ایک شاخ مدنی مرکز فیضان مدینہ، مدینہ ٹاؤن فیصل آباد، پنجاب میں بھی قائم ہو چکی ہے، دونوں شاخوں میں 126 سے زائد علما تصنیف و تالیف یا ترجمہ و تحقیق وغیرہ کے کام میں مصروف ہیں اور 2024ء تک اس کے 30 شعبے قائم کئے جا چکے ہیں:

(1) شعبہ فیضانِ قرآن (2) شعبہ فیضانِ حدیث (3) شعبہ فقہ (فقہ حنفی و شافعی) (4) شعبہ سیرتِ مصطفےٰ (5) شعبہ فیضانِ صحابہ و اہلِ بیت (6) شعبہ فیضانِ صحابیات و صالحات (7) شعبہ فیضانِ اولیا و علما (8) شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت (9) شعبہ تخریج (10) شعبہ درسی کتب (11) شعبہ اصلاحی کتب (12) شعبہ ہفتہ وار رسالہ (13) شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (14) شعبہ تراجم کتب (15) شعبہ فیضانِ امیرِ اہلِ سنّت (16) شعبہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ (17) شعبہ ماہنامہ خواتین (18) شعبہ پیغاماتِ عطّار (19) شعبہ دینی کاموں کی تحریرات (20) دعوتِ اسلامی کے شب و روز (21) شعبہ بچّوں کی دنیا (22) شعبہ رسائلِ دعوتِ اسلامی (23) شعبہ گرافکس ڈیزائننگ (24) شعبہ رابطہ برائے مصنفین

www.dawateislami.net

و محققین (25)شعبہ انتظامی امور (26)شعبہ تنظیمی رسائل (27)شعبہ جات کورسز کا نصاب (28)شعبہ میڈیا کانٹینٹ(29)شعبہ خود کفالت(30)شعبہ لغت۔

المدینۃ العلمیۃ کے اغراض ومقاصد یہ ہیں:☆باصلاحیت علمائے کرام کو تحقیق، تصنیف وتالیف کیلئے پلیٹ فارم مہیا کرنا اور ان کی صلاحیتوں میں اضافہ کرنا۔ ☆قرآنی تعلیمات کو عصری تقاضوں کے مطابق منظر عام پر لانا۔ ☆افادۂ خواص وعوام کیلئے علومِ حدیث اور بالخصوص شرحِ حدیث پر مشتمل کتب تحریر کرنا۔ ☆سیرتِ نبوی، عہدِ نبوی، قوانینِ نبوی، طبِ نبوی وغیرہ پر مشتمل تحریریں شائع کرنا۔ ☆اہل بیت وصحابہ کرام اور علما وبزرگانِ دین کی حیات وخدمات سے آگاہ کرنا۔ ☆بزرگوں کی کتب ورسائل جدید منہج واسلوب کے مطابق منظر عام پر لانا بالخصوص عربی مخطوطات (غیر مطبوع) کتب ورسائل کو دورِ جدید سے ہم آہنگ تحقیقی منہج پر شائع کروانا۔ ☆نیکی کی دعوت کا جذبہ رکھنے والوں کو مستند مواد فراہم کرنا۔ ☆دینی ودنیاوی تعلیمی اداروں کے طلبہ کو مستند صحت مند مواد کی فراہمی نیز درسِ نظامی کے طلبہ واساتذہ کے لئے نصابی کتب عمدہ شروحات وحواشی کے ساتھ شائع کرکے انکی ضرورت کو پورا کرنا۔

اَلحمدُ لِلّٰہ! اَمیرِ اَہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کی شفقت وعنایت، تربیت اور عطا کردہ اصولوں پر عمل پیرا ہونے کا ہی نتیجہ ہے کہ دنیا وآخرت میں کامیابی پانے، نئی نسل کو اسلام کی حقانیت سے آگاہ کرنے، انہیں باعمل مسلمان اور ایک صحت مند معاشرے کا بہترین فرد بنانے، والدین واساتذہ اور سرپرست حضرات کو اندازِ تربیت کے درست طریقوں سے آگاہ کرنے اور اسلام کی نظریاتی سرحدوں اور دین وایمان کی حفاظت کیلئے المدینۃ العلمیۃ نے اپنے آغاز سے لے کر اب تک جو کام کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اللہ پاک اپنے فضل وکرم سے بشمول المدینۃ العلمیۃ دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں، اداروں اور شعبوں کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

تاریخ:8 ذوالحجۃ الحرام1445ھ /15 جون2024ء

www.dawateislami.net

مختصر فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
1	انفاق فی سبیل اللہ	10
2	احترامِ مسلم	18
3	اطاعتِ رسول	25
4	توکل علی اللہ	33
5	حَسَد	42
6	خوفِ خدا	55
7	دُعا	65
8	ذکرِ الٰہی	73
9	رضائے الٰہی	82
10	شکر	91
11	صبر	101
12	علم اور علما کے فضائل	109
13	مَوت اور رُوح	117
14	ہر صحابی نبی، جنتی جنتی	127
15	والدین کے حقوق	136
16	پل صراط	147
17	جنات	152
18	جنت	158
19	جہنم	166
20	فرشتے	173
21	قسم کھانا	179
22	محبت مسلم	185
23	نام رکھنے کے احکام	192
24	ولی اللہ	201
25	خود پسندی	210
26	اخلاص	216

www.dawateislami.net

پہلے اِسے پڑھئے

اللہ پاک قرآنِ کریم میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (پ 14، النحل: 125) ترجَمۂ کنزُالعِرفان: ”اپنے رَب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلاؤ۔“ اِس آیتِ مبارکہ میں حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ اللہ پاک کے راستے کی طرف بُلانے کا حکم دیا گیا ہے۔ اللہ پاک کے راستے کی طرف بُلانے کا ایک اَہم ذَریعہ بیانات بھی ہیں، جن کے ذَریعے کافِروں کو اِیمان، فاسِقوں کو تقوے، غافِلوں کو بیداری، جاہِلوں کو عِلم و مَعرفت اور بے عملوں کو عمل کی طرف بُلایا جاتا ہے۔ بِلاشُبہ ہر دور میں بیانات کی اَہمیت مُسَلَّم رہی ہے۔ اِخلاص کے ساتھ کیے جانے والے حکمت بھرے بیانات تاثیر کا تیر بن کر دِلوں میں اُتر جاتے ہیں، جن کی بدولت پتھر نما دِل بھی پگھل کر موم بن جاتے ہیں۔ انہی حکمت بھرے بیانات کے ذَریعے ہمارے بزرگانِ دِین نے لوگوں کو کفر و شِرک، جہالت اور گناہوں کی تاریکیوں سے نکال کر، ایمان اور اَعمالِ صالحہ کی شاہراہ پر گامزن کر کے ان کی زندگیوں میں اِنقلاب بَرپا کیا ہے۔ یہ بیانات ہر دور اور ہر وقت کی ضَرورت ہوتے ہیں، اِس لئے یہ سلسلہ شروعِ اسلام سے چلا آرہا ہے اور تا قیامت چلتا رہے گا۔

اِسی سلسلے کی ایک کڑی پیشِ نظر کتاب ”بیانات خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت“ بھی ہے، جو جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا الحاج ابواُسید عُبید رضا عطاری مدنی سلمہ الغنی کے 26 بیانات کا مجموعہ ہے، یہ بیانات آپ نے مدنی چینل کے سلسلہ ”قرآن کیا کہتا ہے؟“ میں فرمائے ہیں۔ اِن بیانات کی اَہمیت اور اَفادیت کے پیشِ نظر اِنہیں کتابی صورت میں مُرتب کیا گیا ہے۔ اِس کتاب کو مُرتب کرنے کی سعادت اَبوالاکرام سید بہرام حسین شاہ عطاری مدنی کو ہوئی جبکہ تخریج و تفتیش کا کام سید کریم الدین عطاری مدنی نے سرانجام دیا ہے۔ اِن بیانات کو بغور پڑھنے، سننے اور سنانے سے جہاں دِلوں میں خوفِ خُدا اور عشقِ مصطفےٰ پیدا ہو گا وہیں اِن شاءَ اللہ خوب خوب نیکیاں کمانے، خود کو گناہوں سے بچانے اور اپنی قبر و آخرت کو بہتر سے بہترین بنانے کا جذبہ بھی نصیب ہو گا۔ اللہ پاک ہمیں اِن بیانات کو پڑھنے، سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین بجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اِنْفَاق فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه

دُرُود شریف کی فضیلت:

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر 10 رَحمتیں بھیجتا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

اِنفاق فی سبیل اللہ یا صدقے سے مُراد:

لُغت میں صَدقہ اُس عَطیے کو کہتے ہیں جس سے عزّت افزائی کے بجائے ثواب کا اِرادہ کیا جائے۔[2] عربی لغت میں ہے: خیرات، بنیتِ ثواب و تَقَرُّب اِلَی اللہ دی جانے والی چیز۔ اُردو لغت میں ہے: وہ چیز جو خدا کے نام پر دی جائے۔[3]

علامہ سید شریف جُرجانی حَنَفی رحمۃُ اللہِ علیہ نے صَدقے کی تعریف کچھ یوں بیان کی ہے: هِیَ الْعَطِیَّةُ تُبْتَغٰی بِهَا الْمَثُوْبَةُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی یعنی صَدقہ وہ عَطِیَّہ ہے جس کے ذَریعے اللہ پاک کی بارگاہ سے ثواب کی اُمّید رکھی جاتی ہے۔[4]

اِنفاق فی سبیل اللہ کی فضیلت:

پارہ 3 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 261 میں اِرشاد ہوتا ہے: ﴿مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ

1 ..... مسلم، ص216، حدیث:172-173۔
2 ..... المنجد۔
3 ..... فیروز اللغات، ص861۔
4 ..... کتاب التعریفات، ص95۔

www.dawateislami.net

اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍؕ وَ اللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ﴿۲۶۱﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانے کی طرح ہے جس نے سات بالیاں اُگائیں، ہر بالی میں سو دانے ہیں اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ وسعت والا، علم والا ہے۔

بیان کردہ آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر صراطُ الجنان جلد 1 صفحہ 395 پر ہے: ”راہِ خدا میں خرچ کرنے والوں کی فضیلت ایک مثال کے ذَریعے بیان کی جارہی ہے کہ یہ ایسا ہے جیسے کوئی آدمی زمین میں ایک دانہ بیج ڈالتا ہے جس سے سات بالیاں اُگتی ہیں اور ہر بالی میں سو (100) دانے پیدا ہوتے ہیں۔ گویا ایک دانہ بیج کے طور پر ڈالنے والا سات سو (700) گنا زیادہ حاصل کرتا ہے، اِسی طرح جو شخص راہِ خدا میں خرچ کرتا ہے اللہ پاک اُسے اس کے اِخلاص کے اِعتبار سے سات سو (700) گنا زیادہ ثواب عطا فرماتا ہے اور یہ بھی کوئی حد نہیں بلکہ اللہ پاک کے خزانے بھرے ہوئے ہیں اور وہ کریم وجَواد ہے جس کیلئے چاہے اسے اس سے بھی زیادہ ثواب عطا فرمادے۔“

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب اِس فرمانِ خداوندی سے اِس بات کی سند مل گئی کہ جو خوش نصیب اپنے مال میں سے ایک روپیہ راہِ خُدا میں خَرچ کرے گا تو اللہ کریم اپنے فضل واِحسان سے اُس ایک کے بدلے 700 گُنا عطا فرمائے گا تو کوئی نادان ہی راہِ خدا میں خرچ کرنے سے جی چُرائے گا۔

اے اللہ! میری اُمَّت کو زیادہ اَجر وثواب عطا فرما:

حضرت سَیِّدُنا امام شمسُ الدِّین قُرطبی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جب یہ آیتِ مُبارَکہ

www.dawateislami.net

نازِل ہوئی تو رسولِ اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بارگاہِ خُداوَندی میں عرض کی: ”رَبِّ زِدْ اُمَّتِی یعنی اے میرے پروردگار! میری اُمَّت کو اِس سے بھی زیادہ اَجر و ثواب عطا فرما۔“ تو بارگاہِ خداوندی سے یہ خوشخبری ملی: ﴿مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةً﴾ (پ2، البقرۃ: 245) ترجَمۂ کنزالعرفان: ”ہے کوئی جو اللہ کو اچھا قرض دے تو اللہ اس کے لئے اس قرض کو بہت گنا بڑھادے۔“ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یہ خوشخبری پانے کے باوُجود اپنی اُمَّت کی دَستگیری فرماتے ہوئے مزید کرم نَوازی کیلئے عرض کی: ”رَبِّ زِدْ اُمَّتِی یعنی اے میرے رَبّ! میری اُمَّت کو اِس سے بھی زیادہ اَجر و ثواب عطا فرما۔“ تو اِرشاد ہوا: ﴿اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ۝۱۰﴾ (پ23، الزمر: 10) ترجَمۂ کنزالعرفان: صبر کرنے والوں ہی کو ان کا ثواب بے حساب بھرپور دیا جائے گا۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنی اُمَّت سے کتنا پیار فرماتے ہیں کہ اپنی اُمَّت کے نامۂ اَعمال میں صَدقے کا ثواب بڑھوانے کیلئے بارگاہِ الٰہی میں عرض کر رہے ہیں کہ مولیٰ میری اُمَّت کے اَجر و ثواب میں مزید اِضافہ فرما لہٰذا ہمیں بھی راہِ خدا میں دِل کھول کر خرچ کرنا چاہیے۔

صَدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا:

ابھی ہم نے قرآنِ پاک کی مبارک آیات سے صدقے کے فضائل سنے کہ جو خوش نصیب اپنے مال میں سے ایک روپیہ راہِ خُدا میں خَرچ کرے گا تو اللہ کریم اپنے فضل و اِحسان سے اُس ایک کے بدلے 700 گُنا عطا فرمائے گا تو کوئی نادان ہی راہِ خدا میں خرچ

1 ..... تفسیر قرطبی، پ3، البقرۃ، تحت الآیۃ: 261، 2/229۔

www.dawateislami.net

کرنے سے جی چُرائے گا۔ یہ بات اپنے ذہن (Mind) سے نکال دیجئے کہ اگر میں خرچ کروں گا تو میرے مال میں کمی ہو جائے گی، میں اپنی ضرورتیں کیسے پوری کروں گا؟ میرے گھر بار بال بچوں کے اَخراجات کیسے چلیں گے؟ یاد رَکھئے! یہ شیطان کی چال ہے وہ نہیں چاہتا کہ ہم اللہ پاک کی راہ میں خرچ کر کے اَجر و ثواب کے حقدار بن جائیں، اِسی وجہ سے وہ ہمیں مال میں کمی کا خوف دِلا کر صدقے سے روکنے کی کوشش کرتا ہے۔

یاد رَکھیے! راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے سے مال گھٹتا نہیں بلکہ بڑھتا ہے، جیسا کہ اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَّالٍ یعنی صَدقہ مال میں کمی نہیں کرتا۔ (1)

اِس حدیثِ پاک کے تحت مُفَسِّرِ شَہیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: زکوٰۃ دینے والے کی زکوٰۃ ہر سال بڑھتی ہی رہتی ہے، تجربہ ہے جو کسان (FARMER) کھیت میں بیج پھینک آتا ہے وہ بظاہر بوریاں خالی کر لیتا ہے لیکن حقیقت میں مع اِضافہ کے بھر لیتا ہے، گھر کی بوریاں چوہے، سُسری وغیرہ کی آفات سے ہلاک ہو جاتی ہیں یا یہ مطلب ہے کہ جس مال میں سے صَدقہ نکلتا رہے اس میں سے خَرْچ کرتے رہو، اِنْ شاءَ اللہ بڑھتا ہی رہے گا، کنوئیں کا پانی بھرے جاؤ تو بڑھے ہی جائے گا۔ (2)

چار درہم کے بدلے میں چار دُعائیں:

راہِ خُدا میں دی جانے والی چیز ہرگز ضائع نہیں ہوتی آخرت میں اَجر و ثواب کی حقداری تو ہے ہی، بعض اوقات دُنیا میں بھی اِضافے کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ اس کا نَعْمَ الْبَدَل (یعنی

1 ..... مسلم، ص1071، حدیث:6592۔
2 ..... مراٰۃ المناجیح، 3/93۔

www.dawateislami.net

اچھا بدلہ) عطا کیا جاتا ہے۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا مَنْصُور بِن عَمّار رحمۃُ اللہِ علیہ ایک روز وَعظ فرما رہے تھے، کسی حقدار نے چار درہم کا سوال کیا تو آپ نے اِعلان فرمایا: جو اس کو چار درہم دے گا میں اُس کے لیے چار دُعائیں کروں گا۔ اس وقت وہاں سے ایک غلام گزر رہا تھا، آپ کی رَحمت بھری آواز سُن کر اس کے قدم تھم گئے، اس کے پاس چار درہم تھے جو اس نے سائل کو پیش کر دیئے۔ حضرت سیدنا مَنْصُور بن عمار رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: بتاؤ کون کون سی چار دُعائیں کروانا چاہتے ہو؟ اس نے عرض کی:

(1)... میں غلامی سے آزاد کر دیا جاؤں۔

(2)... مجھے اِن دراہم کا بدلہ مل جائے۔

(3)... مجھے اور میرے آقا کو توبہ کی توفیق نصیب ہو۔

(4)... میری، میرے آقا کی، آپ کی اور تمام حاضرین کی بخشش ہو جائے۔

حضرت سیدنا منصور بن عمار رحمۃُ اللہِ علیہ نے ہاتھ اُٹھا کر دُعا فرمادی۔ غلام اپنے آقا کے پاس دیر سے پہنچا تو آقا نے سببِ تاخیر دَریافت کیا، اس نے واقعہ کہہ سنایا۔ آقا نے پوچھا: پہلی دُعا کون سی تھی؟ غلام بولا: میں نے عرض کی: دُعا کیجئے میں غلامی سے آزاد کر دیا جاؤں۔ یہ سُن کر آقا کی زبان سے بے ساختہ نکلا: جا تو غلامی سے آزاد ہے۔ پوچھا: دوسری دُعا کون سی کروائی؟ کہا: جو چار درہم میں نے دیئے ہیں ان کا نِعْمَ الْبَدَل (یعنی اچھا بدلہ) مل جائے۔ آقا بولا: میں نے تجھے چار درہم کے بدلے چار ہزار درہم دیئے۔ پوچھا: تیسری دُعا کیا تھی؟ بولا: مجھے اور میرے آقا کو گناہوں سے توبہ کی توفیق نصیب ہو جائے۔ یہ سنتے ہی آقا کی زبان پر اِستِغْفار جاری ہو گیا اور کہنے لگا: میں اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنے تمام گناہوں

www.dawateislami.net

سے توبہ کرتا ہوں۔ چوتھی دُعا بھی بتا دو؟ کہا: میں نے اِلتجا کی کہ میری، میرے آقا کی، آپ جناب کی اور تمام حاضرینِ اِجتماع کی مَغْفِرت ہو جائے۔ یہ سُن کر آقا نے کہا: ”تین باتیں جو میرے اِختیار میں تھیں وہ میں نے کر لی ہیں چوتھی سب کی مغفرت والی بات یہ میرے اِختیار سے باہَر ہے۔“ اُسی رات آقا نے خواب میں کسی کہنے والے کو سُنا: جو تمہارے اِختیار میں تھا وہ تم نے کر دیا اور تمہارا کیا خیال ہے کہ جو میرے اِختیار میں ہے میں وہ نہیں کروں گا؟ میں اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن ہوں، جاؤ! میں نے تمہیں، تمہارے غلام کو، منصور کو اور تمام حاضرین کو بخش دیا۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے صَدقے اور اللہ پاک کے ولی حضرت سیدنا منصور بن عمار رحمۃُ اللہِ علیہ کی دُعا کی برکت سے اس غلام کو نہ صرف غلامی سے نجات ملی، بلکہ چار درہم کے بدلے چار ہزار دراہم بھی ملے، مزید یہ کہ توبہ و اِستغفار کی سعادت کے ساتھ ساتھ مغفرت کی نوید (یعنی خوشخبری) بھی سُنادی گئی۔

مال خرچ کرنے کے علاوہ صَدقے کی مختلف صورتیں:

راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا ہی صَدقہ نہیں بلکہ تِرمِذی شریف کی ایک حدیثِ پاک میں دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے صَدقے کی مختلف صورتیں بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

❁...تَبَسُّمُكَ فِیْ وَجْهِ اَخِیْكَ لَكَ صَدَقَةٌ۔ ترجمہ: تمہارا اپنے بھائی کے لئے مسکرانا بھی صَدقہ ہے۔

❁...وَاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْیُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ۔ ترجمہ: اور نیکی کی دعوت دینا

1 .....روض الریاحین، ص199۔

www.dawateislami.net

اور بُرائی سے روکنا بھی صَدقہ ہے۔

❁...وَ اِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِیْ اَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ۔ ترجمہ: اور بھٹکے ہوئے کی راہنمائی کرنا بھی صَدقہ ہے۔

❁...وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِیْءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ۔ ترجمہ: اور کمزور نگاہ والے کی مدد کرنا بھی صَدقہ ہے۔

❁...وَ اِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِیْقِ لَكَ صَدَقَةٌ۔ ترجمہ: اور راستے سے پتّھر، کانٹا اور ہڈّی کا ہٹادینا بھی صَدقہ ہے۔

❁...وَ اِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِیْ دَلْوِ اَخِیْكَ لَكَ صَدَقَةٌ۔ ترجمہ: اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا بھی صَدقہ ہے۔[1]

❁...کسی کو قرض دینا بھی صَدقہ ہے۔ چنانچہ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بِن مَسْعُود رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: كُلُّ قَرْضٍ صَدَقَةٌ۔ ترجمہ: ہر قرض صَدقہ ہے۔[2]

صَدقے کے فضائل پر پانچ اَحادیثِ مبارکہ:

(1)...اَلصَّدَقَةُ تَسُدُّ سَبْعِیْنَ بَابًا مِنَ السُّوْءِ۔ ترجمہ: صَدقہ بُرائی کے 70 دروازے بند کرتا ہے۔[3]

(2)...كُلُّ امْرِئٍ فِیْ ظِلِّ صَدَقَتِهٖ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ۔ ترجمہ: ہر شخص (قیامت کے

---

1 ترمذی، 3/384، حدیث: 1963۔

2 شعب الایمان، 3/284، حدیث: 3563۔

3 معجم کبیر، 4/274، حدیث: 4402۔

www.dawateislami.net

دن) اپنے صَدقے کے سائے میں ہو گا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ فرما دیا جائے۔[1]

(3)...اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ عَلٰى اَهْلِهَا حَرَّ الْقُبُوْرِ وَ اِنَّمَا يَسْتَظِلُّ الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ ظِلِّ صَدَقَتِهٖ۔ ترجمہ: بے شک صَدقہ کرنے والوں کو صَدقہ قبر کی گرمی سے بچاتا ہے اور بِلاشبہ مسلمان قیامت کے دِن اپنے صَدقہ کے سائے میں ہو گا۔[2]

(4)...اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ۔ ترجمہ: بیشک صَدقہ رَب کے غضب کو بجھاتا اور بُری موت کو دَفع کرتا ہے۔[3]

(5)...اِنَّهَا حِجَابٌ مِّنَ النَّارِ لِمَنِ احْتَسَبَهَا يَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ۔ ترجمہ: جو اللہ پاک کی رِضا کی خاطِر صَدقہ کرے تو وہ صَدقہ اس کے اور آگ کے درمیان پَردہ بن جاتا ہے۔[4]

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

1 ..... معجم کبیر، 17/280، حدیث: 771۔
2 ..... شعب الایمان، 3/212، حدیث: 3347۔
3 ..... الترغیب والترہیب، 2/7، حدیث: 21۔
4 ..... مجمع الزوائد، 3/286، حدیث: 4617۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اِحترامِ مُسلم

دُرُود شریف کی فضیلت:

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہو گا جس نے دُنیا میں مجھ پر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھے ہوں گے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مسلمانوں کی باہمی اخوت سے متعلق قرآنی حکم:

اللہ کریم قرآنِ پاک میں مسلمانوں کی باہمی اخوت اور اِحترام کے بارے میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۠﴾ (پ26، الحجرات:10) ترجَمۂ کنزالعرفان: صرف مسلمان بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرادو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر رحمت ہو۔

تفسیر صراط الجنان میں ہے: مسلمان تو آپس میں بھائی بھائی ہی ہیں کیونکہ یہ آپس میں دِینی تعلق اور اِسلامی مَحَبَّت کے ساتھ مَربوط ہیں اور یہ رِشتہ تمام دُنیَوی رِشتوں سے مضبوط تر ہے، لہٰذا جب کبھی دو بھائیوں میں جھگڑا واقع ہو تو ان میں صُلح کرادو اور اللہ پاک سے ڈرو تاکہ تم پر رَحمت ہو کیونکہ اللہ پاک سے ڈرنا اور پرہیز گاری اِختیار کرنا ایمان والوں کی باہمی محبت اور اُلفت کا سبب ہے اور جو اللہ پاک سے ڈرتا ہے اس پر اللہ پاک کی

1 ..... ترمذی، 2/27، حدیث:484۔

www.dawateislami.net

رَحمت ہوتی ہے۔[1]

ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا: ﴿وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ الْجَارِ ذِی الْقُرْبٰى وَ الْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ ۙ وَ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ؕ﴾ (پ5، النساء:36) ترجَمۂ کنزالعرفان: ”اور ماں باپ سے اچھا سلوک کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور قریب کے پڑوسی اور دور کے پڑوسی اور پاس بیٹھنے والے ساتھی اور مسافر اور اپنے غلام لونڈیوں (کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔)“

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿وَ الَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ﴾ (پ13، الرعد:21) ترجَمۂ کنزالعرفان: ”اور وہ جو اسے جوڑتے ہیں جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا۔“

صَدرُ الافاضل حضرتِ علّامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ مذکورہ آیت کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اللہ کی تمام کتابوں اور اس کے کل رَسولوں پر اِیمان لاتے ہیں اور بعض کو مان کر بعض سے منکِر (یعنی اِنکار کرنے والے) ہو کر ان میں تفریق (یعنی جدائی) نہیں کرتے یا یہ معنیٰ ہیں کہ حقوقِ قرابت کی رعایت رکھتے ہیں اور رِشتہ قطع (یعنی تعلق توڑا) نہیں کرتے۔ اسی میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی قرابتیں اور اِیمانی قرابتیں بھی داخل ہیں، ساداتِ کرام کا اِحترام اور مسلمانوں کے ساتھ مودّت (یعنی پیار و محبت) و اِحسان اور ان کی مدد اور ان کی طرف سے مُدافعت (یعنی دِفاع) اور ان کے ساتھ شفقت اور سلام و دُعا اور مسلمان مریضوں کی عیادت اور اپنے دوستوں، خادموں، ہمسایوں، سفر کے ساتھیوں کے حقوق کی رعایت بھی اِس میں داخل ہے اور

[1] ..... تفسیر صراط الجنان، پ26، الحجرات، تحت الآیۃ:10، 9/422۔

www.dawateislami.net

شریعت میں اس کا لحاظ رکھنے کی بہت تاکیدیں آئی ہیں، بکثرت اَحادیثِ صحیحہ اس باب میں وارد ہیں۔[1]

اِحترامِ مسلم سے متعلق اَحادیثِ مبارکہ:

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اِحترامِ مسلم کے حوالے سے بے شمار اِرشادات کتبِ اَحادیث میں موجود ہیں، ان میں سے تین اِرشادات پیشِ خدمت ہیں:

(1)...اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ (کامل) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔[2]

(2)...حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما سے رِوایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم کرے نہ اس کو رُسوا کرے، جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں مشغول رہتا ہے اللہ پاک اس کی ضرورت پوری کرتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان سے مصیبت کو دور کرتا ہے تو اللہ پاک قیامت کے دن اس کے مَصائب میں سے کوئی مصیبت دُور فرما دے گا اور جو شخص کسی مسلمان کا پردہ رکھتا ہے قیامت کے دِن اللہ پاک اس کا پردہ رکھے گا۔[3]

(3)...ایک مرتبہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہُ عنہم سے اِرشاد فرمایا: جانتے ہو مسلمان کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہُ عنہم نے عرض کی: اللہ پاک اور اس کا رَسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ اِرشاد فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی

1 ..... تفسیر خزائن العرفان، پ13، الرعد، تحت الآیۃ: 21۔
2 ..... بخاری، 1/15، حدیث: 10۔
3 ..... بخاری، 2/126، حدیث: 2442۔

www.dawateislami.net

زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہُ عنہم نے عرض کی: مومن کون ہے؟ اِرشاد فرمایا: مومن وہ ہے جس سے دوسرے مومن اپنی جانوں اور مالوں کو محفوظ سمجھیں۔[1]

اِسلام میں مومن کی عزت و حرمت:

مسلمان کی عزت اور جان و مال کی اِسلام میں بہت زیادہ عزت و حرمت ہے، یہاں تک کہ اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک مسلمان کی عزت و حرمت کو کعبہ شریف سے بھی بڑھ کر اِرشاد فرمایا ہے، چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما روایت کرتے ہیں: رَاَیْتُ رَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واله وسلم یَطُوفُ بِالْکَعْبَةِ، وَیَقُولُ: مَا اَطْیَبَكِ وَاَطْیَبَ رِیحَكِ، مَا اَعْظَمَكِ وَاَعْظَمَ حُرْمَتَكِ، وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ، لَحُرْمَةُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللہ حُرْمَةً مِنْكِ مَالِهٖ وَدَمِهٖ، وَاَنْ نَظُنَّ بِهٖ اِلَّا خَیْرًا میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے دیکھا اور یہ فرماتے سنا: (اے کعبہ!) تو کتنا عمدہ ہے اور تیری خوشبو کتنی پیاری ہے، تو کتنا عظیم المرتبت ہے اور تیری حرمت کتنی زیادہ ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی جان ہے! مومن کے جان و مال کی حُرمت (یعنی عزت) اللہ کے نزدیک تیری حرمت سے زیادہ ہے اور ہمیں مومن کے بارے میں نیک گمان ہی رکھنا چاہئے۔[2]

مسلمان کی بے عزّتی کبیرہ گناہ ہے:

رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: بیشک

1 ..... مسند امام احمد، 2/654، حدیث: 6942۔
2 ..... ابن ماجہ، 4/319، حدیث: 3932۔

www.dawateislami.net

کسی مسلمان کی ناحق بے عزتی کرنا کبیرہ (یعنی بڑے) گناہوں میں سے ہے۔[1]

خدا و مصطفٰے کو اِیذا دینے والا:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حقیقت یہ ہے کہ ایک مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی کی عزّت کا محافظ ہے، مگر افسوس! ایسا نازک دور آ گیا ہے کہ اب اکثر مسلمان ہی دوسرے مسلمان بھائی کی عزّت کے پیچھے پڑا ہوا ہے جی بھر کر غیبتیں کر رہا ہے، چغلیاں کھا رہا ہے، بِلاتکلُّف تہمتیں لگا رہا ہے اور بِلاوجہ دل دُکھا رہا ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ اپنے رِسالے، ”ظلم کا انجام“ صَفْحَہ 19 تا 20 پر لکھتے ہیں: حقوقُ العباد کا مُعاملہ بڑا نازُک ہے مگر آہ! آج کل بے باکی کا دور دورہ ہے، عوام تو کُجا خواص کہلانے والے بھی عُموماً اِس کی طرف سے غافل رہتے ہیں۔ غصّے کا مَرَض عام ہے اس کی وجہ سے اکثر ”خواص“ بھی لوگوں کی دِل آزاری کر بیٹھتے ہیں اور اس کی طرف ان کی بالکل توجُّہ نہیں ہوتی کہ کسی مسلمان کی بِلاوجہ شَرعی دِل آزاری گناہ و حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فتاویٰ رضویہ شریف جلد 24 صَفْحَہ 342 میں طَبرانی شریف کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سلطانِ دو جہان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہ یعنی جس نے (بِلاوجہِ شَرعی) کسی مسلمان کو اِیذا دی اُس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے اِیذا دی اُس نے اللہ پاک کو اِیذا دی۔[2]

اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اِیذا دینے والوں کے بارے میں

1 ..... ابو داود، 4/353، حدیث: 4877۔
2 ..... معجم اوسط، 2/387، حدیث: 3607۔

www.dawateislami.net

اللہ پاک پارہ22 سورۃُ الاَحزاب کی آیت نمبر 57 میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: بیشک جو اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ نے لعنت فرمادی ہے اور اللہ نے ان کے لیے رسوا کر دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

مسلمان بھائیوں کے ساتھ کس طرح کا رویہ اپنانا چاہیے؟

ایک کامل مسلمان ہونے کے ناطے ہمیں اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ کس طرح کا رویہ اپنانا چاہیے اور مسلمانوں کے حقوق سے غفلت کس طرح خطرناک ثابت ہو سکتی ہے، اِس بارے میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ اپنی کتاب ”غیبت کی تباہ کاریاں“ کے صفحہ 59 پر لکھتے ہیں: کامل مسلمان وُہی ہے جو زَبان سے کسی کو گالی نہ دے، بِلا اِجازتِ شَرعی کسی کو بُرا نہ کہے، کسی کی غیبت نہ کرے، کسی کو بے وقوف نہ کہے، کسی کے عیب کو نہ کھولے، کسی کا بھید نہ کھولے اور ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہ دے، کسی کی دِل آزاری نہ کرے، بِلا اِجازتِ شَرعی کسی کو نہ مارے، کسی کو تنقیدِ بے جا کا نشانہ نہ بنائے، جو شخص ایسا نہ ہو بلکہ لوگوں کو اُس نے ہر طرح کی تکلیف دی، ہاتھ سے مارا، آنکھ سے کسی کی طرف اِیذا دینے والے اَنداز سے اِشارہ کیا، ہر شخص اُس سے تنگ و بیزار رہا تو وہ شخص کامِل مسلمان نہیں ہے، ایمان اس کے دِل میں مضبوط نہیں ہے، اِنتقال کے وقت اِحتمال ہے کہ مَعاذاللہ شیطان غالب آ جائے اور ہر طرح سے اُسے وسوسے ڈالے اور مَعاذَ اللہ ثُمَّ مَعاذَ اللہ وہ شخص دائرۂ ایمان سے نکل جائے اور اللہ نہ کرے اس کا قدم صراطِ مستقیم سے پھسل جائے اور وہ جہنَّم کی راہ اِختیار کرے، جنَّت سے محروم رہے۔ بخلاف اس کے جس کا اِیمان کامل ہو، اِسلام کی سچی مَحبَّت اُس کے دِل کو حاصِل ہو، کامِل

www.dawateislami.net

مسلمانوں والے اَعمال و اَفعال اس کے اندر پائے جاتے ہوں، بندوں کے حُقوق گردن پر نہ اُٹھائے ہوں، اِس صورت میں بفضلہٖ تعالیٰ شیطان کا وَسوسہ موت کے وقت اثر انداز نہ ہو گا، دَریائے اِیمان جوش مارے گا۔ فِرشتہ ابلیس کو بھگادے گا، وَساوس کو دُور کرے گا، اس کا خاتِمہ بالخیر ہو گا، شیطان اپنا سر پیٹے گا، اپنے سر پر خاک اُڑائے گا اور بَہت چیخے گا چلائے گا۔

زندگی اور موت کی ہے یاالٰہی کشمکش
جاں چلے تیری رِضا پر بیکس و مجبور کی

اِس لیے اپنے والدین، رِشتے داروں، پڑوسیوں اور مسلمانوں میں سے جس کے ساتھ بھی بِلاوجہ شرعی ناراضی ہے فوراً صلح کی صورت نکالیے، مُعافی تلافی کر لیجیے۔ مزید معلومات کے لیے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے رِسالے ”اِحترامِ مسلم“ اور ”ظلم کا انجام“ کا مُطالعہ کیجیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اِطاعتِ رَسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دُرُود شریف کی فضیلت:

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر 10 رَحمتیں بھیجتا اور اُس کے نامۂ اَعمال میں 10 نیکیاں لکھتا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رسولِ کریم کی اِطاعت فرض ہے:

اللہ پاک نے اپنے آخری نبی، مکی مدنی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اِطاعت و اِتباع ہم پر فرض قرار دی ہے۔ چنانچہ پارہ 28 سورۃُ الحشر کی آیت نمبر 7 میں اللہ پاک کا فرمانِ عالیشان ہے: ﴿وَمَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: اور رَسول جو کچھ تمہیں عطا فرمائیں وہ لے لو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں تو تم باز رہو۔

تفسیر خزائن العرفان میں ہے: کیونکہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اِطاعت ہر اَمر میں واجب ہے۔

رسولِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اِطاعت و فرمانبرداری دَر حقیقت اللہ پاک کی اِطاعت و فرمانبرداری ہے۔ چنانچہ اللہ پاک قرآنِ کریم میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ﴾ (پ5، النساء:80) ترجَمۂ کنزالعرفان: جس نے رسول کا

1 ..... ترمذی، 2/28، حدیث: 484۔

www.dawateislami.net

حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا۔

اللہ پاک رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اِطاعت کرنے والوں کے گناہوں کو نہ صرف بخش دیتا ہے بلکہ انہیں اپنا محبوب بندہ بھی بنالیتا ہے۔ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(۳۱)﴾

(پ 3، آلِ عمران:31) ترجَمۂ کنزالعرفان: اے حبیب! فرمادو کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرے فرمانبردار بن جاؤ اللہ تم سے محبت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اللہ پاک نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اِطاعت کرنے والوں کے لیے بڑی کامیابی کا بھی اِعلان فرمایا ہے، چنانچہ اِرشاد ہوتا ہے: ﴿وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا(۷۱)﴾ (پ 22، الاحزاب:71) ترجَمۂ کنزالعرفان: اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی۔

اِطاعتِ رسول کے بغیر اِیمان کامل نہیں:

جس طرح قرآنِ پاک میں اِطاعتِ رسول کی اَہمیت کو بیان کیا گیا ہے اسی طرح اَحادیثِ مبارکہ میں بھی اِطاعتِ رسول کی اَہمیت کو اُجاگر کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت عبدُاللہ بن عَمْرو بن عاص رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عظیم ہے: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰی یَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ یعنی تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہش میرے لائے ہوئے (دین) کے تابع نہ ہو جائے۔[1]

1 ..... شرح السنہ، 1/185، حدیث:104۔

www.dawateislami.net

جنّت میں داخلے کے لیے اِطاعتِ رسول شرط ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: كُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، اِلَّا مَنْ اَبٰی، قَالُوْا: وَمَنْ یَّاْبٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی۔ ترجمہ: میری ساری اُمَّت جنّت میں جائے گی سِوائے ان کے جنہوں نے اِنکار کیا، صحابہ کرام رضی اللہُ عنہم نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اِنکار کون کرے گا؟ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے میری اِطاعت کی وہ جنّت میں داخل ہو گیا اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے یقیناً (جنّت میں جانے سے) اِنکار کیا۔ [1]

جنت میں رفاقتِ مصطفٰے:

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اِطاعت و فرمانبرداری اور آپ کی مبارک سنتوں پر عمل پیرا ہونے کی کیا برکت ہے، ملاحظہ فرمایئے، چنانچہ اللہ پاک کے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ كَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ۔ ترجمہ: جس نے میری سنّت سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ [2]

صحابۂ کرام نے اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں:

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اِطاعت کے حوالے سے صحابہ کرام رضی اللہُ عنہم کا طرزِ عمل بھی کیا خوب تھا، چنانچہ حضرت عبدُ اللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما بیان کرتے ہیں: اِتَّخَذَ

1 ..... مسند امام احمد، 14/342-343، حدیث: 8728۔
2 ..... مشکوۃ، 1/55، حدیث: 175۔

www.dawateislami.net

النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: اِنِّی اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَنَبَذَهٗ وَقَالَ: اِنِّیْ لَنْ اَلْبَسَهٗ اَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ۔ ترجمہ: رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی تو لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: میں نے سونے کی انگوٹھی بنوائی تھی پھر میں نے اسے پھینک دیا اور فرمایا: اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا، صحابہ کرام رضی اللہُ عنہم نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔[1]

اب میں اس انگوٹھی کو کبھی بھی نہیں اُٹھا سکتا:

حضرت عبدُاللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما سے رِوایت ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک صحابی کو دیکھا کہ وہ سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے ہیں۔ آپ نے ان کے ہاتھ سے انگوٹھی نکال کر پھینک دی اور فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ آگ کے انگارے کو اپنے ہاتھ میں ڈالے؟ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد لوگوں نے ان سے کہا: آپ اپنی انگوٹھی کو اُٹھالیں اور (اسے فروخت کرکے) اس سے نفع حاصل کریں۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ خدا کی قسم! جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس انگوٹھی کو پھینک دیا تو اب میں اس انگوٹھی کو کبھی بھی نہیں اُٹھا سکتا۔ (وہ اس کو چھوڑ کر چلے گئے۔)[2]

فوراً بال کترے اور تہبند اونچا کرلیا:

حضرت خُرَیم اَسدی رضی اللہُ عنہ ایک صحابی تھے جو نیچا تہبند باندھتے تھے اور لمبے لمبے

1 ..... بخاری، 4/505، حدیث: 7298۔

2 ..... مشکاۃ، 2/123، حدیث: 4385۔

www.dawateislami.net

بال رکھتے تھے، ایک روز سرکارِ عالی وقار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: خُرَیم اَسدی کتنا اچھا آدمی تھا، اگر لمبے بال نہ رکھتا اور نیچا تہبند نہ باندھتا، ان کو معلوم ہوا تو فوراً قینچی منگائی، اس سے بال کترے اور تہبند اونچا کر لیا۔ (1)

آپ حکم دیں تو ہم سمندر میں کود جائیں:

حضرت اَنَس رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو جب ابوسفیان کے تجارتی قافلے کی آمد کا پتہ چلا تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہُ عنہم سے مشورہ کیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ نے کچھ کہنا چاہا، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے منہ پھیر لیا، حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہُ عنہ نے کچھ کہنا چاہا، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان کی طرف سے بھی منہ پھیر لیا۔ تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہُ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! کیا آپ ہم لوگوں (یعنی انصار) سے رائے لینا چاہتے ہیں؟ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ، لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُخِیْضَھَا الْبَحْرَ لَاَخَضْنَاھَا، لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَضْرِبَ اَکْبَادَھَا اِلٰی بَرْکِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا، قَالَ: فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم النَّاسَ تو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ ہم اپنی سواریاں سمندر میں ڈال دیں تو ہم سمندر میں ڈال کر رہیں گے اور اگر آپ حکم دیں کہ ہم اپنی اونٹنیوں کے سینے بَرْکُ الْغِماد پہاڑ سے جا ٹکرائیں تو ہم ایسا ضرور کر کے رہیں گے۔ اس پر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم (خوش ہوئے اور آپ نے) لوگوں کو جہاد کی دعوت دی۔ (2)

---

1 ..... ابو داود، 4/81، حدیث: 4089۔

2 ..... مسلم، ص759، حدیث: 4621۔

www.dawateislami.net

کبھی قضا نیکی ہو جاتی ہے اور ادا گناہ:

مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الاُمَّت، مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: نیکی ہر وہ عمل ہے جو ثواب کا باعث ہو اور گناہ ہر وہ عمل ہے جو عذاب کا سبب ہے۔ لہٰذا اپنی جان بچانا فرض ہے اور ممنوعہ وقتوں میں نماز پڑھنا گناہ ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر نمازیں یا جان فِدا کر دینا ثواب ہے۔ کبھی قضا نیکی ہو جاتی ہے اور ادا گناہ۔ (1)

مولائے کائنات، مولیٰ مشکل کُشا، علی المرتضٰی، شیرِ خدا کرَّمَ اللہُ وَجہَہُ الکریم نے اپنی نمازِ عصر رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے آرام پر قربان کر دی اور یارِ غار، عاشقِ اکبر حضرتِ سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہُ عنہ نے اپنی جان حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر قربان کر دی۔

سرکارِ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ اِن دو واقعات کو اَشعار کی صورت میں یوں بیان فرماتے ہیں:

مولیٰ علی نے وَارِی تِری نیند پر نماز
اور وہ بھی عصر سب سے جو اعلیٰ خَطَر کی ہے
صدیق بلکہ غار میں جان اُس پہ دے چکے
اور حفظِ جاں تو جانِ فُروضِ غرر کی ہے
ہاں تو نے اُن کو جان اُنہیں پھیر دی نماز
پر وہ تو کر چکے تھے جو کرنی بشر کی ہے
ثابت ہوا کہ جملہ فَرائض فُروع ہیں
اصل الاصول بَندَگی اُس تاجْوَر کی ہے

1 ..... مراٰۃ المناجیح، 3/384۔

www.dawateislami.net

اِطاعتِ رسول کا جذبہ کیسے ملے؟

آج دُنیاوی ترقی کے لیے لوگ دُنیاوی طور پر کامیاب لوگوں کو فالو (Follow) کرتے ہیں، ان کی سوانح حیات (یعنی زندگی کے حالات) پڑھتے ہیں، انہوں نے مشکل وقت میں کیسے جدوجہد (Struggle) کی؟ مال کیسے کمایا؟ عہدہ اور منصب کیسے حاصل کیا؟ وغیرہ وغیرہ۔ آج کل تو لوگ موٹی وِیشنل اسپیکرز (Motivational speaker's) کو سنتے ہیں، کہ کسی طرح ہم دُنیاوی طور پر کامیاب ہو سکیں؟ جبکہ اِن دُنیاوی ترقی کرنے والوں میں یقینی طور پر غلطیوں کے اِمکانات موجود، بلکہ واقع میں بھی غلطیاں موجود ہوتی ہیں جبکہ ہمارا رَب جس پیارے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اِطاعت و پیروی کا حکم اِرشاد فرماتا ہے وہ قطعی طور پر غلطیوں اور گناہوں سے مُبرّا، یعنی "مَعْصُوْم عَنِ الْخَطا" ہیں کہ ان سے غلطیوں کا صدور ہو ہی نہیں سکتا۔

اللہ پاک پارہ 21 سورۃُ الاحزاب کی آیت نمبر 21 میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ ترجَمۂ کنز العرفان: "بیشک تمہارے لئے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ موجود ہے۔" ان کے اُسوۂ حسنہ پر چلنے کا حکم کوئی اور نہیں ہمارا پیارا رب ہمیں دے رہا ہے۔ لہٰذا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے بڑھ کر کوئی اِطاعت و پیروی کے لائق نہیں ہو سکتا۔

اپنا ذہن یہ بنا لیجیے کہ مجھے ہر حال میں اللہ پاک کے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عطا کی ہوئی شریعت کی پیروی کرنی ہے، ان کے اُسوۂ حسنہ پر چلنے کی کوشش کرنی ہے اور محبوب کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنتوں کے مطابق زندگی بسر کرنی ہے۔

اس کے لیے عِلمِ دین حاصل کرنا اور نیکیوں بھرے دِینی ماحول کا ہونا ضروری ہے،

www.dawateislami.net

اس لیے آپ دعوتِ اسلامی کے دِینی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔ راہِ خدا میں سفر کرنے والے دعوتِ اسلامی کے قافلوں کے مُسافر بنیں، ہفتہ وار اِجتماعات میں شرکت کو معمول بنائیں، نیز شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ ہر ہفتے کو بعد نمازِ عشا مدنی مذاکرہ فرماتے ہیں، اس میں بھی شرکت کو اپنا معمول بنا لیجیے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی طرف سے دیئے گئے نیک اَعمال کے رِسالے کو ہر ماہ پُر کر کے اپنے دعوتِ اسلامی کے اِصلاحِ اَعمال کے ذِمّہ دار کو جمع کروائیں۔ اِس کی بَرَکت سے اِن شاء اللہ اِطاعتِ رسول و اِتباعِ شریعت کا ذہن بنے گا اور اللہ پاک کی رَحمت شاملِ حال ہوئی تو عمل کرنا آسان ہو جائے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

تَوَکُّلْ عَلَی اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت:

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: مسلمان جب تک مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا رہتا ہے فرشتے اُس پر رَحمتیں بھیجتے رہتے ہیں، اب بندے کی مَرضی ہے کم پڑھے یا زیادہ۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

توکل کی تعریف:

توکل کی اِجمالی (یعنی سرسری) تعریف یہ ہے کہ اَسباب وتَدابیر کو اِختیار کرتے ہوئے فقط اللہ پاک پر اِعتماد و بھروسا کیا جائے اور تمام کاموں کو اُس کے سپرد کر دیا جائے۔ (2)

تفسیر خزائن العرفان میں ہے: توکل کے معنیٰ ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ پر اِعتماد کرنا اور کاموں کو اُس کے سپرد کر دینا، مقصود یہ ہے کہ بندے کا اِعتماد تمام کاموں میں اللہ پر ہونا چاہئے۔ (3)

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، امیر المومنین مولا مشکل کشا، علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیم کا فرمان ہے: توکل بدن کو عبودیت میں ڈالنا، قلب کو رَبوبیت کے ساتھ متعلق رکھنا،

1 ..... ابن ماجہ، 1/490، حدیث: 907۔
2 ..... احیاء العلوم، 4/745، 780 ملخصًا۔
3 ..... تفسیر خزائن العرفان، پ4، اٰل عمران، تحت الآیۃ: 159۔

www.dawateislami.net

عطا پر شکر اور بَلا پر صبر کا نام ہے۔[1]

توکل کرنے والے اللہ کو پیارے ہیں:

اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۝۱۵۹﴾ (پ4، اٰلِ عمران:159) ترجَمۂ کنزالعرفان: پھر جب کسی بات کا پختہ ارادہ کرلو تو اللہ پر بھروسہ کرو بیشک اللہ توکل کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔

اِیمان والوں کو اللہ ہی پر توکل کرنا چاہیے:

اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَ عَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۲۳﴾ (پ6، المائدۃ: 23) ترجَمۂ کنزالعرفان: اور اگر تم ایمان والے ہو تو اللہ ہی پر بھروسہ کرو۔

اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝۱۲﴾ (پ13، ابراھیم:12) ترجَمۂ کنزالعرفان: اور بھروسہ کرنے والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

توکل کرنے والوں کو اللہ کافی ہے:

اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَ مَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ﴾ (پ 28، الطلاق:3) ترجَمۂ کنزالعرفان: اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے۔

پرندوں کی طرح رِزق:

دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بَر صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: اگر تم اللہ پاک پر اس طرح بھروسا کرو جیسے اس پر بھروسا کرنے کا حق ہے، تو وہ تمہیں اس طرح رِزق عطا فرمائے گا جیسے پرندوں کو عطا فرماتا ہے کہ وہ صبح کے وقت خالی پیٹ نکلتے

1 ..... تفسیر خزائن العرفان، پ14، ابراھیم، تحت الآیۃ:12۔

www.dawateislami.net

ہیں اور شام کو سیر ہو کر لوٹتے ہیں۔[1]

اللہ ہر مشکل میں کافی ہو جاتا ہے:

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جو شخص سب سے تعلق توڑ کر اللہ پاک کی جانب متوجّہ ہو جاتا ہے اللہ پاک ہر مشکل گھڑی میں اسے کافی ہو جاتا ہے اور اُسے ایسی جگہ سے رِزق پہنچاتا ہے جہاں اس کا گمان بھی نہیں ہوتا اور جو اللہ پاک سے تعلق توڑ کر دُنیا کی جانب توجہ کرتا ہے اللہ پاک اسے دُنیا کے سِپُرد فرما دیتا ہے۔[2]

توکل کرنے والے کو اللہ پاک ہلاکت سے بچائے گا:

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اِنسانی دِل کی ہر جنگل میں ایک شاخ ہے تو جو اپنے دِل کو ان تمام شاخوں کے پیچھے ڈال دے اللہ پاک پَروا نہیں کرے گا کہ کسی جنگل میں اسے ہلاک کر دے اور جو اللہ پر بھروسا کرے اللہ پاک اسے گھاٹیوں سے بچائے گا۔[3]

اِس حدیثِ پاک کے تحت مفسر شہیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: یعنی اِنسان کا دِل ایک ہے مگر اس کے لیے فکریں غم بہت ہیں روٹی، کپڑا، مکان، بیماریوں میں علاج، آپس کی مخالفتیں وغیرہ وغیرہ، فکروں غموں کے جنگل ہیں جن میں سے ہر ایک کا تعلق اِنسان کے دِل سے ہے۔

مزید فرماتے ہیں: دُنیا دار کی طرف اللہ تعالیٰ توجہ کرم نہ کرے گا، اسے ان غموں

---

1 ..... ترمذی، 4/154، حدیث: 2351۔

2 ..... معجم اوسط، 2/302، حدیث: 3359۔

3 ..... ابن ماجہ، 4/453، حدیث: 4166۔

www.dawateislami.net

سے آزاد نہ کرے گا، مَرتے وقت تک وہ انہیں میں گرفتار رہے گا، آخر اسی حال میں مر جائے گا، عام دُنیاداروں کا یہی حال دیکھا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ ایسی زندگی سے محفوظ رکھے۔

مزید فرماتے ہیں: متوکل مومن پر رَنج و غم اَوّلاً آئیں گے نہیں، اگر آئیں گے تو پانی کی طرح بہہ جائیں گے، اگر کچھ ٹھہر بھی گئے تو دِل ان کا اثر نہیں لیتا، دِل اللہ کی یاد میں مخمور رہتا ہے۔[1]

کام کاج چھوڑ دینے کا نام توکل نہیں:

یاد رَکھیے! توکل اس چیز کا نام نہیں کہ بندہ کوئی کام کاج نہ کرے، اہلِ خانہ کو بھی بے سر و سامان چھوڑ دے اور یہ کہنا شروع کر دے کہ میں بس اللہ پاک پر بھروسا کرتا ہوں، پرندے کی طرح مجھے بھی رِزق ملے گا۔ حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ سے عرض کی گئی: آپ اُس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو اپنے گھر یا مسجد میں بیٹھ جائے اور یہ کہتا ہو: میں کوئی کام نہیں کروں گا حتّٰی کہ میرا رِزق خود میرے پاس آئے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے جواب دیا: ایسا شخص جاہل ہے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے پرندے کا ذِکر کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: وہ صبح کے وقت خالی پیٹ نکلتا ہے اور شام کو پیٹ بھر کر لوٹتا ہے۔[2]

آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِس بات کو بیان فرمایا کہ پرندہ بھی صبح کے وقت رِزق کی تلاش میں نکلتا ہے۔ صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم بھی خشکی اور سمندر میں تجارت کیا کرتے اور اپنے باغوں میں کام کیا کرتے تھے اور یہ پیروی انہی کی ہے۔[3]

1 ..... مراٰۃ المناجیح، 7/123-124۔
2 ..... ترمذی، 4/154، حدیث: 2351۔
3 ..... احیاء العلوم، 2/234-235۔

www.dawateislami.net

سب سے زیادہ فضیلت والا کھانا:

عَلَّامَہ حافِظ اِبنِ حَجَر عَسْقلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: کَسبِ معاش (یعنی روزی کمانے) کی مشروعیت پر کثیر دَلائل ہیں جن میں سے حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہُ عنہ کی یہ مرفوع حدیث بھی ہے: "اَفْضَلُ مَا اَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهٖ یعنی سب سے زیادہ فضیلت والا کھانا وہ ہے جسے بندہ اپنی کمائی سے کھائے۔" حضرتِ سَیِّدُنا داوٗد علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام بھی اپنی کمائی سے ہی کھاتے تھے۔ اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: ﴿وَ عَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ۝۸۰﴾ (پ17، الانبیاء:80) ترجَمۂ کنزالعرفان: "اور ہم نے تمہارے فائدے کیلئے اسے ایک خاص لباس کی صنعت سکھادی تاکہ تمہیں تمہاری جنگ کی آنچ سے بچائے تو کیا تم شکر ادا کرو گے؟" اللہ پاک نے فرمایا: ﴿خُذُوْا حِذْرَكُمْ﴾ (پ5، النساء:102) ترجَمۂ کنزالعرفان: "ہوشیاری سے کام لو۔" بلکہ بہت مَرتبہ تو کَسبِ مَعاش (یعنی روزی کمانا) واجب بھی ہوتا ہے مثلاً جو شخص کمانے پر قادِر ہو اور اُس کے گھر والے نفقے کے محتاج ہوں تو اُس پر واجب ہے کہ کمائے، نہیں کمائے گا تو گنہگار ہو گا۔[1]

تَوَکُّل ترکِ اَسباب کا نام نہیں:

تَوَکُّل یہ نہیں کہ آدمی اَسباب سے تَعَلُّق توڑ کر بیٹھا رہے اور کہے: اللہ پاک ہر شے پر قدرت رکھتا ہے چنانچہ وہ مجھے بغیر کوشش بھی رَوزی دے گا۔ بِلاشُبہ اللہ پاک قادِرِ مطلق ہے، کوئی شے اس کی قدرت سے باہَر نہیں اور اس کی قدرت کسی سبب اور علّت کی بھی محتاج نہیں لیکن اس نے خود ہی اپنی حکمت کے مُطابق اس دُنیا کو عالَمِ اَسباب بنایا ہے جہاں ہر شے کسی نہ کسی سبب سے جوڑی ہے اس لیے عُلَما فرماتے ہیں کہ

1 ..... فتح الباری، 12/350، تحت الحدیث: 6541 ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

"عالَمِ اَسباب میں رہ کر ترکِ اَسباب گویا اِبْطالِ حکمتِ اِلٰہیہ ہے۔[1]

یعنی چونکہ اللہ پاک نے اپنی حکمت کے مطابق دُنیا میں ہر شے کو کسی نہ کسی سبب سے مُتَعَلِّق فرمایا ہوا ہے لہٰذا دُنیا میں رہتے ہوئے اَسباب سے منہ موڑنا اور انہیں چھوڑ دینا گویا اللہ پاک کی حکمت کو باطِل کرنا ہے۔

تفسیر صراط الجنان میں ہے: توکل کا مفہوم یہ ہے کہ اَسباب پر اِعتماد کرتے ہوئے نتیجہ اللہ پاک پر چھوڑ دیا جائے، توکل ترکِ اَسباب کا نام نہیں بلکہ اَسباب اِختیار کرتے ہوئے مُسَبِّبُ الْاَسباب پر اِعتماد کرنے کا نام ہے۔ حضرت اَنَس بن مالک رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میں اونٹنی کو باندھ کر توکل کروں یا اسے کھلا چھوڑ کر توکل کروں؟ اِرشاد فرمایا: اِعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ اسے باندھ کر توکل کرو۔[2]

اللہ پاک پر توکل کرنا فرضِ عین ہے:

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک پر (مطلق) توکل کرنا فرضِ عین (یعنی ہر عاقل و بالغ مسلمان پر ضروری) ہے۔ لیکن یاد رہے توکل قلب سے طرحِ اَسباب کا نام ہے، نہ کہ عمل میں ترکِ اَسباب یعنی اَسباب پر عمل ترک کرنے کا نام تَوَکُّل نہیں بلکہ تَوَکُّل یہ ہے کہ دِل سے اَسباب پر اِعتماد اور بھروسا نِکال باہر کرے، بھروسا صِرف اسی مسبّبِ حقیقی اللہ پاک کی ذات پر ہی کرے جو اُن اَسباب کا اور ہر شے کا پیدا کرنے والا ہے۔[3]

---

1 ..... فضائلِ دعا، ص289 ملخصاً۔

2 ..... ترمذی، 4/232، حدیث: 2525۔ تفسیر صراط الجنان، پ9، الاعراف، تحت الآیۃ: 89، 3/377۔

3 ..... فضائلِ دعا، ص287-288 ملخصاً۔

www.dawateislami.net

اِس لیے تَوَکُّل کی تعریف اِس طرح کی گئی ہے: اَلتَّوَکُّلُ هُوَ الثِّقَةُ بِمَا عِنْدَ اللّٰهِ وَالْيَاْسُ عَمَّا فِيْ اَيْدِى النَّاسِ یعنی تَوَکُّل یہ ہے کہ بندہ کامل طور پر خزانۂ قدرت پر بھروسا کرے اور جو لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اس سے مایوس ہو جائے۔[1]

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلِ سُنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: توکُّل ترکِ اَسباب کا نام نہیں بلکہ اِعتماد عَلَی الْاَسباب کا ترک ہے۔ (یعنی اَسباب ہی کو چھوڑ دینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اَسباب پر بھروسا نہ کرے۔)[2] مزید فرماتے ہیں: یہ توکّل نہیں کہ اَسباب کے ساتھ مُعارضہ (یعنی مقابلہ) کیا جائے اور جو چیز تباہی و ہلاکت تک لے جائے بے سوچے اس میں پڑ جانا ہر گز جائز نہیں، نیز کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ اپنے آپ کو پہاڑ کے اُوپر سے گرائے، اللہ پاک پر توکل کا نام لیتے ہوئے اور اس یقین و بھروسے کے ساتھ کہ اگر اللہ پاک نہ چاہے تو کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی ایسا کرنا جائز نہیں۔ چنانچہ حکایت بیان کی گئی ہے کہ سیدنا حضرت عیسیٰ کلمۃ اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام سے یہی سوال شیطان نے کیا تھا تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ میں اپنے پروردگار کا اِمتحان نہیں کرتا اور اسے نہیں آزماتا۔ اہلِ علم نے صراحت فرمائی کہ سمندر میں جوش اور طوفان آنے کے وقت بحری سفر نہ کیا جائے۔[3]

اپنے ہاتھ پاؤں کو حرکت دے اور روزی طلب کر!

ایک بزرگ رحمۃُ اللہِ علیہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ دِل میں روزی طلَب کرنے کا اِرادہ کر کے گھر سے نکلے اور ایک جنگل میں سے گزرے، ایک مقام پر کیا دیکھتے ہیں کہ

1 ..... التعریفات، ص52۔
2 ..... فتاویٰ رضویہ، 24/379۔
3 ..... فتاویٰ رضویہ، 24/267۔

www.dawateislami.net

ایک جانور نہایت فربہ اور تر و تازہ بیٹھا ہوا ہے، جس کے نہ ہاتھ ہیں نہ پاؤں اور آنکھوں سے بھی اندھا ہے۔ وہ بزرگ ایسے مجبور جانور کو اس قدر تَر و تازہ دیکھ کر نہایت حیران ہوئے اور وہاں بیٹھ کر حیرت سے سوچنے لگے: یااللہ! یہ جانور کِس طریقے سے اپنا رِزْق پاتا ہے؟ حالانکہ بظاہر کوئی ذَریعہ روزی حاصل کرنے کا اِس کے پاس موجود بھی نہیں، نہ یہ چل سکتا ہے، نہ دیکھ سکتا ہے! وہ بُزرگ اِس قسم کی باتیں اپنے دِل میں سوچ ہی رہے تھے کہ اِتنے میں ایک جگہ سے زمین شَق ہوئی یعنی پھٹی اور دو پیالے بر آمد ہوئے، ایک دودھ سے بھرا ہوا تھا اور دوسرا شہد سے، اُن بزرگ نے اب دِل میں یہ خیال کیا: اِس غذا کو یہ کیسے کھائے گا؟ اچانک کیا دیکھتے ہیں کہ اُسی مقام پر پہاڑ سے ایک بزرگ نہایت خوبصورت اور نُورانی چہرے والے نیچے تشریف لائے اور اُس کے پاس بیٹھ کر دونوں پیالے اس کو پلا دیئے، جب وہ نورانی چہرے والے بزرگ واپس پہاڑ کی طرف جانے لگے تو اِن بزرگ نے بڑھ کر نورانی چہرے والے بزرگ کا دامن تھام لیا اور پوچھا: آپ کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں اللہ پاک کا ایک فرشتہ ہوں اور یہ میری ذِمّہ داری ہے کہ ہر روز صبح و شام یہاں آؤں اور اِس جانور کو پیٹ بھر کر غذا کھلاؤں۔

یہ واقعہ دیکھ کر ان بزرگ نے روزی طلب کرنے کی مشقت کے خیال کو دِل سے نکال دیا اور اسی پہاڑ پر ایک چشمے کے کنارے نماز روزے میں مشغول ہو گئے۔ سات دن گزر گئے، مگر غیب سے کوئی رِزْق نہ پہنچا، فاقوں کے سبب نہایت کمزور اور نڈھال ہو گئے، آخر کار اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کی: اے اللہ! اپنی رَحمت سے مجھ کو کوئی غذا کا لقمہ عطا فرما یا میری رُوح کو قبض کر لے! اللہ کریم کی طرف سے جواب ملا: اے شخص! تُو اپنے ہاتھ پاؤں کو حرکت دے اور روزی طلب کر! میں تجھے تیرا رِزْق عطا کروں گا،

www.dawateislami.net

خود بھی کھا اور محتاجوں کو بھی کِھلا! اور اگر اِس حالت میں اِسی پہاڑ پر 70 برس تک بھی بیٹھا رہے گا تو میں تجھ کو غذا کا ایک دانہ بھی نہ دُوں گا۔ اس وقت بزرگ کو اِحساس ہوا اور پہاڑ سے اُتر کر روزی کی تلاش میں مشغول ہوگئے، جو کچھ کماتے، آدھا خود کھاتے اور آدھا محتاجوں کو کھلا دیتے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ..... تذکرۃ الواعظین، ص230-232۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

حَسَد

دُرُود شریف کی فضیلت:

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر 10 رَحمتیں نازل فرماتا ہے، 10 گناہ مٹاتا ہے اور 10 دَرَجات بُلند فرماتا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

حَسَد کسے کہتے ہیں؟

کسی کی دِینی یا دُنیاوی نعمت کے زَوال (یعنی اس سے چھن جانے) کی تمنا کرنا یا یہ خواہش کرنا کہ فُلاں شخص کو یہ یہ نعمت نہ ملے، اِس کا نام "حَسَد" ہے۔[2] حَسَد کرنے والے کو "حاسِد" اور جس سے حَسَد کیا جائے اُسے "محسود" کہتے ہیں۔

حَسَد کو حَسَد کیوں کہتے ہیں؟

"حَسَد" کا لفظ "حَسْدَل" سے بنا ہے جس کا معنٰی چیچڑی (جُوں کے مشابہ قدرے لمبا کیڑا) ہے، جس طرح چیچڑی اِنسان کے جسم سے لپٹ کر اس کا خون پیتی رہتی ہے اسی طرح حَسَد بھی اِنسان کے دِل سے لپٹ کر گویا اس کا خون چُوستا رہتا ہے اس لئے اسے حَسَد کہتے ہیں۔[3]

---

1 ..... نسائی، ص222، حدیث:1294۔
2 ..... الحدیقۃ الندیۃ، 1/601-600۔
3 ..... تفسیر صراط الجنان، پ1، البقرہ، تحت الآیۃ: 109، 1/187۔ ابو داود، 4/361، حدیث:4903۔

www.dawateislami.net

قرآنِ پاک میں حسد کا تذکرہ:

اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ﴾ (پ1، البقرۃ:109) ترجَمۂ کنزالعرفان: ”اہلِ کتاب میں سے بہت سے لوگوں نے اس کے بعد کہ ان پر حق خوب ظاہر ہو چکا ہے اپنے دلی حسد کی وجہ سے یہ چاہا کہ کاش وہ تمہیں ایمان کے بعد کفر کی طرف پھیر دیں۔“

اِس آیتِ کریمہ کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں ہے: اِسلام کی حقانیت جاننے کے بعد یہودیوں کا مسلمانوں کے کفر و اِرتداد کی تمنا کرنا اور یہ چاہنا کہ وہ اِیمان سے محروم ہو جائیں حسد کی وجہ سے تھا، حسد بڑا ہی عیب ہے، حدیث شریف میں ہے: سید عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: حسد سے دور رہو کیونکہ حسد نیکیوں کو اِس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ خشک لکڑیوں کو، یا فرمایا: گھاس کو کھا جاتی ہے۔[1]

ایک اور مقام پر اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَاۤ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ۝۵۴﴾ (پ5، النساء:54) ترجَمۂ کنزالعرفان: بلکہ یہ لوگوں سے اس چیز پر حسد کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرمائی ہے پس بیشک ہم نے ابراہیم کی اولاد کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی اور انہیں بہت بڑی سلطنت دی۔

اِس آیت میں یہودیوں کے اصل مَرض کو بیان فرمایا کہ حقیقتِ حال یہ ہے کہ اللہ پاک نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو جو نبوت عطا فرمائی اور ان کے ساتھ ان

1 ..... لسان العرب، 1/826۔

www.dawateislami.net

کے غلاموں کو جو نُصرت (یعنی مدد)، غلبہ، عزت وغیرہ نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان پر یہ لوگ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور اہلِ ایمان سے حسد کرتے ہیں حالانکہ یہودیوں کا یہ فعل سراسر جہالت و حماقت ہے کیونکہ اللہ پاک نے حضرت ابراہیم علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام کی اَولاد پر فضل فرمایا تھا کہ کسی کو کتاب عطا فرمائی، کسی کو نبوت اور کسی کو حکومت اور کسی کو اکٹھی کئی چیزیں جیسے حضرت یوسف، حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام کو نوازا تو پھر اگر اللہ پاک اپنے حبیب، امامُ الانبیاء، سیدُ المرسلین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اپنے کرم سے کتاب اور نبوت و رسالت عطا فرماتا ہے تو اے یہودیو! تم اِس سے کیوں جلتے اور حسد کرتے ہو؟[1]

سب سے پہلے حسد کس نے کیا؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حسد ایک نہایت ہی مذموم صفت ہے، یہ بات طے ہے کہ حسد کسی نعمت کے مقابلے میں ہی ہو گا، جس طرح ہمارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نبوت اور عظمت و شان کو دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے یہود حسد کیا کرتے تھے۔ قرآنِ پاک کے تیسویں پارے کی سورۂ فلق کی آخری آیتِ مبارکہ میں فرمایا: ﴿وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝﴾ (پ30، الفلق:3) ترجَمۂ کنزالعرفان: اور حسد والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

اِس آیتِ کریمہ کے تحت صدرُ الافاضل مولانا مفتی نعیم الدین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ تفسیر خزائن العرفان میں لکھتے ہیں: حسد بدترین صفت ہے اور یہی سب سے پہلا گناہ ہے جو آسمان میں ابلیس سے سرزد ہوا اور زمین میں قابیل سے۔[2]

1 ..... تفسیر صراط الجنان، پ5، النساء، تحت الآیۃ: 54، 2/223-224۔
2 ..... تفسیر خزائن العرفان، پ30، الفلق، تحت الآیۃ:5۔

www.dawateislami.net

حَسَد کے چار دَرَجے ہیں:

ہر حَسَد ایک سا نہیں ہوتا بلکہ اِس کی چار قسمیں ہیں جن کا الگ الگ شرعی حکم ہے، لہٰذا جب بھی دِل میں کسی کی نعمت چھن جانے کی خواہش پیدا ہو تو خوب اچھی طرح غور کر لیجئے کہ یہ خواہش حَسَد کی کونسی قسم کے تحت آتی ہے۔ اِن اَقسام کی وَضاحت کرتے ہوئے مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ تفسیرِ نعیمی جلد 1 صفحہ 557 پر لکھتے ہیں: حَسَد کے چار دَرَجے ہیں:

پہلا دَرَجہ یہ ہے کہ حاسِد دوسروں کی نعمت کا زَوال چاہے کہ خواہ مجھے نہ ملے مگر اس کے پاس سے جاتی رہے، اِس قسم کا حَسَد مسلمانوں پر گناہِ کبیرہ ہے اور کافِر و فاسِق کے حق میں جائز مثلاً کوئی مالدار اپنے مال سے کُفر یا ظُلم کر رہا ہے اُس کے مال کی اِس لئے بربادی چاہنا کہ دُنیا کُفر و ظُلم سے بچے، ”جائز“ ہے (اسے غیرت بھی کہتے ہیں)۔

دوسرا دَرَجہ یہ ہے کہ حاسِد دوسرے کی نعمت خود لینا چاہے کہ فُلاں کا باغ یا اُس کی جائیداد میرے پاس آجائے یا اُس کی رِیاست کا میں مالِک بنوں، یہ حَسَد بھی مسلمانوں کے حق میں حرام ہے۔

تیسرا دَرَجہ یہ ہے کہ حاسِد اس نعمت کے حاصِل کرنے سے خود تو عاجز ہے اس لئے آرزو کرتا ہے کہ دوسروں کے پاس بھی نہ رہے تاکہ وہ مجھ سے بڑھ نہ جائے یہ بھی منع ہے۔

چوتھا دَرَجہ یہ ہے کہ وہ تمنّا کرے کہ یہ نعمت اوروں کے پاس بھی رہے مجھے بھی مل جائے یعنی اوروں کا زَوال نہیں چاہتا اپنی تَرَقّی کا خواہش مند ہے اسے غِبطَہ (یعنی رَشک) یا

www.dawateislami.net

تَنَافُس (یعنی للچانا) کہتے ہیں۔[1]

حسد کیوں ہوتا ہے؟

حسد ہونے کے بہت سے اَسباب ہوتے ہیں مثلاً بعض اوقات حاسِد کی محسود سے کوئی دُشمنی ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ نہیں چاہتا کہ اس کے دشمن (یعنی محسود) کو کوئی نعمت ملے یا حاسِد محسود پر اپنی بَرتری قائم رکھنا چاہتا ہے تاکہ وہ فخر و تکبر سے اپنے نَفْس کو لذّت دے سکے اس لئے وہ یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ محسود کو کوئی ایسی نعمت حاصِل ہو جس کی وجہ سے وہ اس کا ہم پلہ ہو جائے، یا حاسِد محسود پر بڑائی حاصِل کرنے کا تمنائی ہوتا ہے لیکن محسود کے پاس موجود نعمتیں اس میں رُکاوٹ ہوتی ہیں اس لئے وہ محسود سے نعمت چھن جانے کی خواہش کرتا ہے تاکہ وہ اس نعمت کو حاصِل کرکے اسے نیچا دِکھا سکے اور اپنی خود پسندی کو تسکین دے سکے۔

سات چیزیں حَسَد کی بنیاد بن سکتی ہیں:

سات چیزیں حَسَد کی بنیاد بن سکتی ہیں: (1) بُغْض و عداوت (2) خود ساختہ عزت (3) تکبر (4) اِحساسِ کمتری (5) مَن پسند مقاصد کے فوت ہونے کا خوف (6) حُبِّ جاہ (7) قلبی خباثت۔[2]

نیکیوں کے ثواب سے محرومی:

حسد کے نقصانات میں سے ایک نقصان یہ ہے کہ حاسد حسد کی وجہ سے کئی نیکیوں کے ثواب سے محروم رہتا ہے۔ مسلمان کی خیر خواہی کرنا، اسے سلام و مُصافحہ کرنا، اس کے

1 ..... تفسیر نعیمی، پ1، البقرہ، تحت الآیۃ:109، 1/557۔
2 ..... احیاء العلوم، 3/237 تا 239 ملخصاً۔

www.dawateislami.net

سامنے عاجزی کا بازو بچھانا، اس کے دِل میں خوشی داخِل کرنا، اس کے بارے میں حُسنِ ظن رکھنا، وہ بیمار ہو جائے تو عِیادت کرنا، کسی رَنج میں مبتلا ہو تو اس کی تعزیت کرنا اور حَسبِ ضرورت اس کے لئے جائز سِفارِش کرنا، یہ سب ثواب کے کام ہیں مگر حاسِد کب اپنے محسود کا بھلا چاہے گا! لہٰذا وہ یہ کام نہیں کرتا اور نیکیوں سے محروم رہتا ہے۔

حاسد اپنے آپ پر ظُلم کرتا ہے:

دوسروں پر ظُلم کرنے والا خود کو تکلیف نہیں پہنچنے دیتا لیکن حاسِد وہ نادان ہے جو خود اپنے آپ پر ظُلم کرتا ہے، حضرتِ سیِّدُنا ابنِ سماک رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حاسِد کے علاوہ کسی ظالم کو مظلوم کے ساتھ زیادہ مُشابہت رکھنے والا نہ دیکھا، ہر وَقت اَفْسُردَہ طبیعت، پریشان خیال اور غم میں مبتلا رہتا ہے۔[1] مکاشفۃ القلوب میں ہے: اَلْحَسَدُ اَحَرُّ مِنَ النَّارِ یعنی حَسَد آگ سے زیادہ گرم ہے۔[2]

حاسد کی دُعا قبول نہیں ہوتی:

عموماً ہم ہر نیک صورت و نیک سیرت آدمی کو دُعا کے لئے کہتے ہیں تاکہ کسی طرح ہماری مُرادیں بَر آئیں مگر حاسِد پر ایسی بد بختی آتی ہے کہ اس کی دُعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا فقیہ ابواللَّیث سمرقندی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: تین آدمیوں کی دُعا قَبول نہیں ہوتی: (1) جو مالِ حرام کھاتا ہو (2) جو بکثرت غیبت کرتا ہو (3) جو مسلمانوں سے حَسَد رکھتا ہو۔[3]

---

1 ..... درۃ الناصحین، ص71۔
2 ..... مکاشفۃ القلوب، ص260۔
3 ..... تنبیہ الغافلین، ص95۔

www.dawateislami.net

حاسِد کی مدد نہیں کی جاتی:

لوگ مصیبت و آزمائش میں مددِ خداوندی کے طلب گار ہوتے ہیں لیکن حاسِد اس سے محروم رہتا ہے، حضرتِ سیِّدُنا حاتِم اصم رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: طعنہ دینے والا کامل دِین دار نہیں ہوتا، لوگوں کو عیب لگانے والا خالص عبادت گزار نہیں ہو سکتا، چُغل خور کو اَمْن نصیب نہیں ہوتا اور حاسِد کی مدد نہیں کی جاتی۔ (1)

ذِلَّت ورُسوائی کا سامنا:

عزت پانے اور ذِلَّت ورُسوائی سے بچنے کے لئے لوگ کیا کچھ نہیں کرتے مگر حاسِد اپنے ہاتھوں سے اپنی ذِلَّت ورُسوائی کا سامان خرید تا ہے۔ امام محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ نَقْل کرتے ہیں: حاسِد شخص مجلس میں ذِلَّت اور مَذَمَّت پاتا ہے، ملائکہ سے لعنت اور بُغْض پاتا ہے، مخلوق سے غم اور پریشانیاں اُٹھاتا ہے، نَزع کے وَقت سختی اور مصیبت سے دوچار ہوتا ہے اور قِیامت کے دن حَشْر کے میدان میں بھی رُسوائی، توہین اور مصیبت پائے گا۔ (2)

حاسِدین کا منہ کالا ہوا:

ایاز، سلطان محمود غزنوی کا ایک اَدنیٰ غُلام تھا، پھر ترقی کرتے کرتے اس کا محبوب ترین وزیر بن گیا۔ ایاز کی کامیابیاں حاسِد دَرباریوں کو ایک آنکھ نہ بھاتی تھیں۔ وہ موقع کی تاک میں رہتے تھے کہ کسی طرح ایاز کو محمود کی نظروں سے گرادیں۔ آخر کار انہیں ایک موقع مل ہی گیا۔ ہوا یوں کہ ایاز کا معمول تھا کہ روزانہ مخصوص وَقت میں ایک کمرے میں

1 ..... منہاج العابدین، ص84۔
2 ..... احیاء العلوم، 3/233-234۔

www.dawateislami.net

چلا جاتا اور کچھ دیر گزار کر واپس آجاتا۔ دَرباریوں نے محمود کے کان بھرنا شروع کئے کہ ضرور ایاز نے شاہی خزانے میں خُرد بُرد کر کے مال جمع کر رکھا ہے جسے دیکھنے کے لئے کمرۂ خاص میں جاتا ہے، وہ اس کمرے کو تالا لگا کر رکھتا ہے اور کسی کو اندر داخل ہونے کی اِجازت نہیں دیتا۔ محمود کو اگرچہ ایاز پر مکمل اِعتماد تھا مگر دَرباریوں کو مطمئن کرنے کے لئے ایک وزیر کو کہا کہ اُس کمرے کا تالا توڑ دو، وہاں جو کچھ ملے وہ تمہارا ہے۔ وزیر اور دِیگر دَرباری خوشی خوشی ایاز کے کمرے میں جا گھسے۔ مگر یہ کیا! وہاں ایک پُرانے بوسیدہ لباس اور چپلوں کے سِوا کچھ تھا ہی نہیں۔ دَرباریوں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ محمود نے ایاز سے ان کپڑوں اور چپلوں کے بارے میں دَریافت کیا تو اُس نے بتایا کہ یہ میری غلامی کے دَور کی یادگار ہیں جنہیں دیکھ کر میں اپنی اوقات یاد رکھتا ہوں اور خود کو موجودہ عُروج پر تکبُّر میں مبتلا نہیں ہونے دیتا۔ یہ سُن کر محمود اپنے وفادار وزیر ایاز سے اور زیادہ متأثر نظر آنے لگا اور حاسِدین کا منہ کالا ہوا۔[1]

گدھے کی صورت میں اٹھائیں گے:

سلطانُ الہند حضرتِ سیِّدُنا خواجہ غریب نواز اجمیری رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا کہ ایک آدمی تھا وہ جب کبھی بُزرگانِ دِین رحمۃُ اللہِ علیہم کو دیکھتا اُن سے منہ پھیر لیتا اور حَسَد کے مارے اُن کو دیکھنا پسند نہ کرتا۔ جب وہ مَر گیا تو لوگوں نے اسے قبر میں اُتارا اور اُس کا منہ قِبلہ رُخ کیا تو فوراً ہی اُس کا منہ پھر کر دوسری طرف ہو گیا اور بارہا ایسا ہی ہوا۔ لوگ بڑے ہی حیران ہوئے۔ اچانک غیب سے آواز آئی: اے لوگو! کیوں تکلیف اُٹھاتے ہو، اِس کو یوں ہی رہنے دو، کیونکہ یہ دُنیا میں میرے پیاروں سے منہ پھیر لیا کرتا تھا اور جو شخص

1 ..... مثنوی شریف، 5/190-191 ملخصًا۔

www.dawateislami.net

میرے پیاروں سے منہ پھیرے اُس سے میری رَحمت منہ پھیر لیتی ہے اور ایسا شخص راندۂ دَرگاہ ہو جاتا ہے اور کل قیامت کے دِن ایسے کو گدھے کی صورت میں اُٹھائیں گے، والْعِیَاذُ بِاللہ تعالیٰ۔[1]

حاسِد کا دِل اندھا ہو جاتا ہے:

غور و تفکُّر اِنسان کی ترقی میں اَہم کردار ادا کرتا ہے مگر حاسِد کی عَقْل پر حَسَد کے پَردے پڑ جاتے ہیں، حجۃ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حَسَد کے باعث، حاسِد کا دِل اندھا ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ اللہ پاک کے اَحکامات کو سمجھنے کی صلاحیت خَتم ہو جاتی ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری رحمۃُ اللہِ علیہ فرمایا کرتے تھے: لَا تَکُنْ حَاسِداً تَکُنْ سَرِیْعَ الْفَھْمِ حاسِد نہ بن، تجھے سوچنے سمجھنے کی تیزی نصیب ہو گی۔[2]

حَسَد سے بڑھ کر نقصان دہ شے کوئی نہیں:

حضرتِ فقیہ ابو اللَّیث سَمَرقندی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حَسَد سے بڑھ کر بدترین اور نقصان دہ کوئی شے نہیں، کیونکہ حَسَد کا اثر دُشمن سے پہلے خود حاسِد کو پانچ چیزوں میں مبتلا کر دیتا ہے: (1) کبھی خَتم نہ ہونے والا غم (2) بے اَجْر مصیبت (3) ناقابلِ تعریف اور لائقِ مَذَمَّت حالت (4) اللہ پاک کی ناراضی (5) توفیقِ الٰہی کے دَروازے اس پر بند ہو جانا۔[3]

حسد کا مَرض بہت خطرناک ہے:

حَسَد کا مَرض بہت خطرناک ہے اور یہ بعض اوقات اتنا بگڑ جاتا ہے کہ حاسِد محسود کو

---

1 ..... آبِ کوثر، ص252-253۔

2 ..... منہاج العابدین، ص84 ملتقطاً۔

3 ..... تنبیہ الغافلین، ص94۔

www.dawateislami.net

قتل ہی کر ڈالتا ہے، چنانچِہ اللہ پاک کے پیارے پیارے آخِری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: حَسَد سے بچتے رہو کیونکہ حضرت آدم (علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام) کے دو بیٹوں میں سے ایک نے دوسرے کو حَسَد ہی کی بِنا پر قتل کیا تھا، لہٰذا حَسَد ہر خطا کی جڑ ہے۔[1]

رُوئے زمین پر قیامت تک جو بھی خونِ ناحق ہو گا قابیل اس میں حصہ دار ہو گا کیونکہ اسی نے سب سے پہلے قتل کا دستور نکالا۔ اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: کوئی بھی شخص ناحق قتل ہوتا ہے تو اس قتل کا گناہ حضرتِ آدم (علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام) کے بیٹے (قابیل) کو ضرور ملتا ہے کیونکہ اُسی نے سب سے پہلے قتل کا طریقہ رائج کیا۔[2]

حَسَد کے مزید نقصانات:

مذکورہ بالا نقصانات کے ساتھ ساتھ حاسِد دُنیاوی اِعتبار سے بھی خسارے میں رہتا ہے کیونکہ

❁...اس کے تعلُّقات کسی کے ساتھ بھی خوشگوار نہیں رہتے کیونکہ وہ اپنی منفی سوچ کی وجہ سے ہر ایک سے حَسَد و بدگمانی میں مبتلا ہونے لگتا ہے۔

❁...حاسِد ذہنی اِنتشار کا شکار ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ مختلف جسمانی بیماریوں مثلاً ہائی بلڈ پریشر اور دِل کے مَرَض میں بھی مبتلا ہو سکتا ہے۔

❁...دوسروں کی تَنَزُّلی (یعنی زَوال) کی کوشش میں وہ اپنی ترقی سے محروم رہتا ہے۔

❁...لوگوں کو ذَلیل کرنے کی کوشش میں رہتا ہے جواباً اسے بھی اِحترام نہیں ملتا۔

---

1 ..... جامع الاحادیث، 3/390، حدیث: 9314۔

2 ..... بخاری، 2/413، حدیث: 3335۔

www.dawateislami.net

❁...لوگ اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں اور اسے اپنی خوشیوں میں شریک نہیں کرتے کیونکہ نہ وہ خود خوش رہتا ہے نہ کسی کو خوش دیکھ سکتا ہے۔

❁...دوسروں کے دُکھ میں خوش رہنے والے کو کبھی سچی خوشی نصیب نہیں ہوتی۔

❁...حاسِد کے حَسَد کے نتیجے میں بعض اوقات ہنستے بستے گھر ناچاقیوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔

❁...چونکہ فرد سے مُعاشرہ بنتا ہے اِس لئے حاسِد کا بگاڑ مُعاشرتی زندگی کو بگاڑ دیتا ہے اور جس علاقے یا ملک کے لوگ ایک دوسرے سے حَسَد کرنے لگیں تو ذاتی نقصانات کے ساتھ ساتھ مُعاشرتی ترقی کا پہیہ بھی رُک جاتا ہے کیونکہ ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچنے کا عمل تعمیری صَلاحیتوں کو تخریبی مَقاصد میں اِستِعمال ہونے پر مجبور کر دیتا ہے۔

❁...حَسَد کا ناسُور اگر کسی اِدارے یا تحریک کے اَفراد کے دِلوں میں جَڑ پکڑ جائے تو وہ اِدارہ یا تحریک پے دَر پے نقصانات کا شکار ہونے لگتی ہے۔

خود کو حسد سے بچانے کے 14 علاج:

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃ المدینہ کی 96 صفحات پر مشتمل کتاب ”حسد“ صفحہ 68 سے حسد کے 14 علاج پیشِ خدمت ہیں:

(1)...توبہ کر لیجئے۔ حسد بلکہ تمام گناہوں سے توبہ کیجئے کہ یا اللہ پاک! میں تیرے سامنے اِقرار کرتا ہوں کہ میں اپنے فلاں بھائی سے حسد کرتا تھا تو میرے تمام گناہوں کو مُعاف فرمادے، آمین۔

(2)...دُعا کیجئے۔ یا اللہ پاک! میں تیری رضا کے لیے حسد سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا ہوں، تو مجھے اس باطنی بیماری سے شِفا دے اور مجھے حسد سے بچنے میں اِستقامت عطا فرما، آمین۔

www.dawateislami.net

(3)...رضائے الٰہی پر راضی رہیے۔ اللہ پاک نے میرے اس بھائی کو جو بھی نعمتیں عطا فرمائی ہیں وہ اس کی رضا ہے وہ رب اس بات پر قادِر ہے کہ جسے چاہے، جو چاہے، جتنا چاہے اور جس وقت چاہے عطا فرمادے۔

(4)...حسد کی تباہ کاریوں پر نظر رکھیے۔ حسد اللہ پاک اور رَسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ناراضی کا سبب ہے، حسد سے نیکیاں ضائع ہوتی ہیں، حسد سے غیبت، بدگمانی، چغلی جیسے گناہ سرزد ہوتے ہیں، حسد سے روحانی سکون برباد ہوجاتا ہے، وغیرہ وغیرہ۔

(5)...اپنی موت کو یاد کیجئے۔ عنقریب مجھے بھی اپنی یہ زندگی چھوڑ کر اندھیری قبر میں اُترنا ہے۔ موت کی یاد تمام گناہوں بالخصوص حسد سے چھٹکارے کا بہترین ذَریعہ ہے۔

(6)...حسد کا سبب بننے والی نعمتوں پر غور کیجئے۔ اگر وہ دُنیوی نعمتیں ہیں تو عارضی ہیں اور عارضی چیز پر حسد کیسا؟ اگر دِینی شرف وفضیلت ہے تو یہ اللہ پاک کی عطا ہے اور اللہ پاک کی عطا پر حسد کرنا عقلمندی نہیں۔

(7)...لوگوں کی نعمتوں پر نگاہ نہ رکھیے۔ عموماً اس سے اِحساسِ کمتری پیدا ہوتی ہے جو حسد کا باعث ہے، اپنے سے نیچے والوں پر نظر رکھیے اور بارگاہِ ربُّ العزت میں شکر ادا کیجئے۔

(8)...حسد سے بچنے کے فضائل پر نظر رکھیے۔ حسد سے بچنا اللہ پاک اور رَسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رضا کا سبب، جنت کے حصول میں مُعاوِن، کل بروزِ قیامت سایہ عرش ملنے کا سبب بننے والے اَعمال میں سے ایک ہے۔

(9)...اپنی خامیوں کی اِصلاح میں لگ جایئے۔ جب دوسروں کی خامیوں پر نظر رکھیں گے تو اپنی اِصلاح سے محروم ہوجائیں گے اور جب اپنی اِصلاح میں لگ جائیں گے تو حسد جیسے بُرے کام کی فُرصت ہی نہیں ملے گی۔

www.dawateislami.net

(10)...حسد کی عادت کو رَشک میں تبدیل کر لیجئے۔ کسی کی نعمت کو دیکھ کر یہ تمنا مَت کیجئے کہ یہ نعمت اس سے چھن کر مجھے مل جائے بلکہ یہ دُعا کیجئے کہ اللہ پاک اس کی اس نعمت میں مزید برکت عطا فرمائے۔

(11)... نفرت کو محبت میں بدلنے کی تدبیریں کیجئے۔ جس سے حسد ہے اس سے سلام میں پہل کریں، اسے تحائف پیش کریں، بیمار ہونے پر تعزیت کریں، خوشی کے موقع پر مبارک باد دیں، ضرورت پڑے تو مدد کریں، لوگوں کے سامنے اس کی جائز تعریف کریں، جس قدر اسے فائدہ پہنچا سکتے ہوں پہنچائیں، وغیرہ وغیرہ۔

(12)...دوسروں کی خوشی میں خوش رہنے کی عادت بنائیے۔ کیونکہ یہ اللہ پاک کی مشیت اور نظامِ قدرت ہے کہ اس نے تمام لوگوں کے رہن سہن، ان کو دی جانے والی نعمتوں کو یکساں نہیں رکھا تو یقیناً اس بات کی کوئی گارنٹی نہیں کہ کسی کی نعمت چھن جانے سے وہ آپ کو ضرور مل جائے گی، لہٰذا حسد کے بجائے اپنے بھائی کی نعمت پر خوش رہیں۔

(13)...روحانی علاج بھی کیجئے۔ ہر وقت بارگاہِ ربُّ العزت میں حسد سے بچنے کے لیے اِستغفار کرتے رہیے، شیطان کے مکر و فریب سے پناہ مانگئے، جب بھی دِل میں حسد کا خیال آئے تو اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم پڑھ کر اپنے بائیں طرف تین بار تھو تھو کر دیجئے۔

(14)...نیک اَعمال پر عمل کیجئے۔ آج کے اِس پُر فتن دور میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے عطا کردہ نیک اَعمال پر عمل کرنے سے اِن شاءَ اللہ پابندِ سنّت بننے، نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کا جذبہ ملے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

خوفِ خدا

دُرُود شریف کی فضیلت:

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: جبرائیل (علیہ السّلام) نے مجھ سے عرض کی کہ اللہ پاک فرماتا ہے: اے محمد (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم)! کیا تم اِس بات پر راضی نہیں کہ تمہارا اُمّتی تم پر ایک سلام بھیجے، میں اُس پر 10 سلام بھیجوں؟[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ خدا کی تعریف:

خوف سے مُراد وہ قلبی کیفیت ہے جو کسی ناپسندیدہ اَمر کے پیش آنے کی توقع کے سبب پیدا ہو، مثلاً پھل کاٹتے ہوئے چھری سے ہاتھ کے زخمی ہو جانے کا ڈر۔ جبکہ خوفِ خدا کا مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک کی بے نیازی، اس کی ناراضی، اس کی گرفت اور اس کی طرف سے دی جانے والی سزاؤں کا سوچ کر اِنسان کا دِل گھبراہٹ میں مبتلا ہو جائے۔[2]

خوفِ خدا سے متعلق آیاتِ مبارکہ:

اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَ اخْشَوْنِ ﴾ (پ6، المائدہ:44) ترجمۂ کنزالعرفان: تو لوگوں سے خوف نہ کرو اور مجھ سے ڈرو۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَ خَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴾ (پ4،

1 ..... نسائی، ص222، حدیث:1292۔
2 ..... احیاء العلوم، 4/190 ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

اٰلِ عمران:175) ترجَمۂ کنزالعرفان: تو تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اگر تم ایمان والے ہو۔

پارہ 22 سورۃُ الاحزاب کی آیت نمبر 70 میں اِرشادِ ربُّ العباد ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو۔

پارہ 27 سورۂ رَحمٰن کی آیت نمبر 46 میں خدائے پاک کا فرمانِ عالیشان ہے: ﴿وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۚ﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔

خوفِ خدا کی فضیلت پر تین اَحادیثِ مبارکہ:

(1)... رسولِ رَحمت، شفیعِ اُمَّت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: حکمت کی اصل اللہ پاک کا خوف ہے۔[1]

(2)... حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: لَا یَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَکٰی مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ حَتّٰی یَعُوْدَ اللَّبَنُ فِی الضَّرْعِ۔ ترجمہ: جو شخص خوفِ خدا سے روتا ہے وہ جہنم میں ہرگز داخل نہیں ہوگا اسی طرح جیسے کہ دودھ دوبارہ اپنے تھنوں میں نہیں جاتا۔[2]

(3)... مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہُ عنہ جب قرآنِ مجید کی کوئی آیت سنتے تو خوفِ خدا سے بے ہوش ہو جاتے، ایک دن ایک تنکا ہاتھ میں لے کر کہا: کاش! میں ایک تنکا ہوتا! کوئی قابلِ ذِکر چیز نہ ہوتا۔ کاش! مجھے میری ماں نہ جَنتی۔ خوفِ خدا سے آپ اتنا رویا کرتے تھے کہ آپ کے چہرے پر آنسوؤں کے بہنے کی

---

1 ..... شعب الایمان، 1/470، حدیث: 743۔

2 ..... ترمذی، 3/236، حدیث: 1639۔

www.dawateislami.net

وجہ سے دو سیاہ نشان پڑ گئے تھے۔[1]

خوفِ خدا کے تین دَرَجات ہیں:

خوفِ خدا تمام نیکیوں اور دُنیا و آخرت کی ہر بھلائی کی اصل ہے، خوفِ خدا نجات دِلانے اور جنّت میں لے جانے والا عمل ہے۔ یاد رَکھیے! خوف کے تین دَرَجات ہیں:

(1)... ضعیف: (یعنی کمزور) یہ وہ خوف ہے جو اِنسان کو کسی نیکی کے اپنانے اور گناہ کو چھوڑنے پر آمادہ کرنے کی قوت نہ رکھتا ہو، مثلاً جہنم کی سزاؤں کے حالات سن کر محض جھرجھری لے کر رہ جانا اور پھر سے غفلت و مَعصیت (یعنی گناہ) میں گرفتار ہو جانا۔

(2)... معتدل: (یعنی درمیانہ) یہ وہ خوف ہے جو اِنسان کو نیکی کے اپنانے اور گناہ کو چھوڑنے پر آمادہ کرنے کی قوت رکھتا ہو، مثلاً عذابِ آخرت کی وعیدوں کو سُن کر ان سے بچنے کے لیے عملی کوشش کرنا اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ پاک سے اُمیدِ رَحمت بھی رکھنا۔

(3)... قوی: (یعنی مضبوط) یہ وہ خوف ہے جو اِنسان کو نااُمیدی، بے ہوشی اور بیماری وغیرہ میں مبتلا کر دے، مثلاً اللہ پاک کے عذاب وغیرہ کا سُن کر اپنی مغفرت سے نااُمید ہو جانا۔ یہ بھی یاد رہے کہ اِن سب میں بہتر دَرَجہ ”معتدل“ ہے کیونکہ خوف ایک ایسے تازیانے (یعنی کوڑے) کی مثل ہے جو کسی جانور کو تیز چلانے کے لیے مارا جاتا ہے، لہٰذا اگر اس تازیانے کی ضرب (یعنی چوٹ) اتنی ضعیف (یعنی کمزور) ہو کہ جانور کی رفتار میں ذَرہ بھر بھی اِضافہ نہ ہو تو اس کا کوئی فائدہ نہیں اور اگر یہ اِتنی قوی ہو کہ جانور اس کی تاب نہ لا سکے اور اتنا زخمی ہو جائے کہ اس کے لیے چلنا ہی ممکن نہ رہے تو یہ بھی نفع بخش نہیں اور اگر یہ معتدل ہو کہ جانور کی رفتار میں بھی خاطر خواہ اِضافہ ہو جائے اور وہ زخمی بھی نہ ہو تو یہ

1 ..... احیاء العلوم، 4/226۔

www.dawateislami.net

ضرب بے حد مفید ہے۔[1]

خوفِ خدا پیدا کرنے کے آٹھ طریقے:

(1)...اللہ پاک کی بارگاہ میں سچی توبہ کرلیجئے: جس طرح طویل دُنیاوی سفر پر تنہا روانہ ہوتے وقت عموماً ہماری یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہی سامان ساتھ رکھیں جو مفید ہو نقصان دہ اَشیا ساتھ نہیں رکھتے تاکہ ہمارا سفر قدرے آرام سے گزرے اور ہمیں زیادہ پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے، بالکل اسی طرح سفر آخرت کو کامیابی سے طے کرنے کی خواہش رکھنے والے کو چاہیے کہ روانگی سے قبل گناہوں کا بوجھ اپنے کندھوں سے اتارنے کی کوشش کرے کہ کہیں یہ بوجھ اسے تھکا کر کامیابی کی منزل پر پہنچنے سے محروم نہ کر دے۔ اس بوجھ سے چھٹکارے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ بندہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں سچی توبہ کرے کیونکہ سچی توبہ گناہوں کو اِس طرح مٹا دیتی ہے جیسے کبھی کیے ہی نہ تھے۔ چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو۔[2]

(2)...خوفِ خدا کے لیے بارگاہِ رَبُّ العزت میں دُعا کیجئے: یوں دُعا کیجئے: اے میرے مالک! تیرا یہ کمزور و ناتواں بندہ دُنیا و آخرت میں کامیابی کے لئے تیرے خوف کو اپنے دِل میں بسانا چاہتا ہے۔ اے میرے رَبّ! میں گناہوں کی غلاظت سے لتھڑا ہوا بدن لیے تیری پاک بارگاہ میں حاضر ہوں۔ اے میرے پروردگار! مجھے مُعاف فرمادے اور آئندہ زندگی میں گناہوں سے بچنے کے لئے اس صفت کو اپنانے کے سلسلے میں بھرپور عملی کوشش کرنے

1 ..... احیاء العلوم، 4/457-461 ماخوذاً۔
2 ..... ابن ماجہ، 4/491، حدیث: 4250۔

www.dawateislami.net

کی توفیق عطا فرمادے اور اس کوشش کو کامیابی کی منزل پر پہنچادے۔ اے اللہ پاک! مجھے اپنے خوف سے معمور دِل، رونے والی آنکھ اور لرزنے والا بدن عطا فرما، آمین۔

یارب! میں تیرے خوف سے روتا رہوں ہر دَم
دیوانہ شہنشاہِ مدینہ کا بنا دے

(3)...خوفِ خدا کے فضائل پیشِ نظر رکھیے: فطری طور پر اِنسان ہر اس چیز کی طرف آسانی سے مائل ہو جاتا ہے جس میں اسے کوئی فائدہ نظر آئے۔ اس تقاضے کے پیشِ نظر ہمیں چاہیے کہ قرآن و اَحادیث میں بیان کردہ خوفِ خدا کے فضائل پیشِ نظر رکھیں، چند فضائل یہ ہیں:

❁...خوفِ خدا رکھنے والوں کے لیے دو جنتوں کی بشارت دی گئی ہے۔
❁...خوفِ خدا رکھنے والوں کو آخرت میں کامیابی کی نوید (یعنی خوشخبری) سنائی گئی ہے۔
❁...خوفِ خدا رکھنے والوں کو جنّت کے باغات اور چشمے عطا کیے جائیں گے۔
❁...خوفِ خدا رکھنے والے آخرت میں امن کی جگہ پائیں گے۔
❁...خوفِ خدا رکھنے والوں کو مدد و تائیدِ الٰہی حاصل ہوتی ہے۔
❁...خوفِ خدا رکھنے والے اللہ پاک کے پسندیدہ بندے ہیں۔
❁...خوفِ خدا اَعمال میں قبولیت کا ایک سبب ہے۔
❁...خوفِ خدا رکھنے والے بارگاہِ الٰہی میں مُکَرَّم ہیں۔
❁...خوفِ خدا رکھنے والے دُنیا و آخرت میں کامیاب و کامران ہیں۔
❁...خوفِ خدا جہنم سے چھٹکارے کا سبب ہے۔
❁...خوفِ خدا ذَریعۂ نجات ہے۔

www.dawateislami.net

(4)...خوفِ خدا کی علامات پر غور کیجئے: جب کسی چیز کی علامات پائی جائیں گی تو وہ شے بھی خود بخود پائی جائے گی۔ حضرت سیدنا فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے خوف کی علامت آٹھ چیزوں میں ظاہر ہوتی ہے:

(۱)... اِنسان کی زبان میں، اِس طرح کہ اللہ پاک کا خوف اس کی زبان کو جھوٹ، غیبت، فضول گوئی سے روکے گا اور اسے ذکرُ اللہ، تلاوتِ قرآن اور علمی گفتگو میں مشغول رکھے گا۔

(۲)...اس کے شکم میں، اِس طرح کہ وہ اپنے پیٹ میں حرام کو داخل نہ کرے گا اور حلال چیز بھی بقدرِ ضرورت کھائے گا۔

(۳)... اس کی آنکھ میں، اِس طرح کہ وہ اسے حرام دیکھنے سے بچائے گا اور دُنیا کی طرف رَغبت سے نہیں بلکہ حصولِ عبرت کے لیے دیکھے گا۔

(۴)...اس کے ہاتھ میں، اِس طرح کہ وہ کبھی بھی اپنے ہاتھ کو حرام کی جانب نہیں بڑھائے گا بلکہ ہمیشہ اِطاعتِ الٰہی میں اِستعمال کرے گا۔

(۵)... اس کے قدموں میں، اِس طرح کہ وہ انہیں اللہ پاک کی نافرمانی میں نہیں اُٹھائے گا بلکہ اس کے حکم کی اِطاعت کے لیے اُٹھائے گا۔

(٦)... اس کے دِل میں، اِس طرح کہ وہ اپنے دِل سے بُغض، کینہ اور مسلمان بھائیوں سے حسد کرنے کو دور کر دے اور اس میں خیر خواہی اور مسلمانوں سے نرمی کا سلوک کرنے کا جذبہ بیدار کرے۔

(۷)...اس کی اِطاعت و فرمانبرداری میں، اِس طرح کہ وہ فقط اللہ پاک کی رِضا کے لیے عبادت کرے اور رِیا و نفاق سے خائف رہے۔

www.dawateislami.net

(٨)...اس کی سماعت میں، اِس طرح کہ وہ جائز بات کے علاوہ کچھ نہ سنے۔[1]

(5)... جہنم کے عذابات پر غور و تفکر کیجئے: جہنم کے عذابات پر غور کرنے کے لیے پانچ فرامین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پیشِ خدمت ہیں:

(١)...دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب جس کو ہو گا اسے آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی جس سے اس کا دماغ کھولنے لگے گا۔[2]

(٢)...دوزخیوں میں بعض وہ لوگ ہوں گے جن کے ٹخنوں تک آگ ہو گی اور بعض لوگ وہ ہوں گے جن کے زانوؤں تک آگ کے شعلے پہنچیں گے اور بعض وہ ہوں گے جن کی کمر تک ہوں گے اور بعض لوگ وہ ہوں گے جن کے گلے تک آگ کے شعلے ہوں گے۔[3]

(٣)...اگر اس زرد پانی کا ایک ڈول جو دوخیوں کے زخموں سے جاری ہو گا، دُنیا میں ڈال دیا جائے تو دُنیا والے بدبودار ہو جائیں۔[4]

(٤)...دوزخ کی آگ ہزار سال تک بھڑکائی گئی یہاں تک کہ سرخ ہو گئی، پھر ہزار سال تک بھڑکائی گئی یہاں تک کہ سفید ہو گئی، پھر ہزار سال تک بھڑکائی گئی یہاں تک کہ سیاہ ہو گئی، پس اب وہ نہایت سیاہ ہے۔[5]

(٥)...دوزخ میں بختی اونٹ کے برابر سانپ ہیں، یہ سانپ ایک بار کسی کو کاٹے تو اس کا دَرد اور زہر چالیس برس تک رہے گا اور دوزخ میں پالان (یعنی وہ گدّا یا کپڑا جو گدھے یا

---

1 ..... درۃ الناصحین، ص109۔

2 ..... بخاری، 4/262، حدیث:6561۔

3 ..... مسلم، ص1167-1168، حدیث:7170۔

4 ..... ترمذی، 4/263، حدیث:2594۔

5 ..... ترمذی، 4/266، حدیث:2600۔

www.dawateislami.net

اونٹ کی پیٹھ کے بچاؤ کے لئے اس کی پشت پر ڈالتے ہیں) باندھے ہوئے خچروں کی مثل بچھو ہیں تو اُن کے ایک بار کاٹنے کا دَرد چالیس سال تک رہے گا۔[1]

(6)...خوفِ خدا کے بارے میں بزرگانِ دِین کے اَحوال کا مُطالعہ کیجئے: چند اَحوال پیشِ خدمت ہیں:

❁...حضرت سیدنا ابراہیم خلیلُ اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو خوفِ خدا کے سبب اِس قدر گریہ وزاری فرماتے کہ ایک میل کے فاصلے سے اُن کے سینے میں ہونے والی گڑ گڑاہٹ کی آواز سنائی دیتی۔[2]

❁...ایک دن حضرت سیدنا داود علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام لوگوں کو نصیحت کرنے اور خوفِ خدا دِلانے کے لیے گھر سے باہر تشریف لائے تو آپ کے بیان میں اس وقت چالیس ہزار لوگ موجود تھے، جن پر آپ کے پُر اَثر بیان کی وجہ سے ایسی رِقت طاری ہوئی کہ تیس ہزار لوگ خوفِ خدا کی تاب نہ لاسکے اور اِنتقال کر گئے۔[3]

❁...حضرت سیدنا یحییٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو خوفِ خدا کے سبب اِس قدر روتے کہ درخت اور مٹی کے ڈھیلے بھی آپ کے ساتھ رونے لگتے۔[4]

❁...حضرت سیدنا شعیب علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام خوفِ خدا سے اتنا روتے تھے کہ مسلسل رونے کی وجہ سے آپ کی اکثر بینائی رُخصت ہوگئی۔[5]

1 .....مشکوۃ، 2/343، حدیث: 5691۔
2 .....احیاء العلوم، 4/224۔
3 .....احیاء علوم، 4/225۔
4 .....احیاء العلوم، 4/225۔
5 .....الروض الفائق، ص70۔

www.dawateislami.net

❁...ایک بار رسولِ رَحمت، شفیعِ اُمَّت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایک جنازے میں شریک تھے، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم قبر کے کنارے بیٹھے اور اتنا روئے کہ آپ کی چشمانِ اَقدس (یعنی مبارک آنکھوں) سے نکلنے والے آنسوؤں سے مٹی نم ہوگئی، پھر فرمایا: اے بھائیو! اس قبر کے لیے تیاری کرو۔[1]

❁...حضرت سیدنا جبریل امین علیہ السّلام نے ایک بار بارگاہِ رِسالت میں عرض کی: جب سے اللہ پاک نے جہنم کو پیدا فرمایا ہے، میری آنکھیں اس وقت سے کبھی اس خوف کے سبب خشک نہیں ہوئیں کہ مجھ سے کہیں کوئی نافرمانی نہ ہو جائے اور میں جہنم میں نہ ڈال دیا جاؤں۔[2]

(7)...خود اِحتسابی (Self Accountability) کی عادت اپناتے ہوئے نیک اَعمال کا جائزہ لیجئے: اپنی ذات کا محاسبہ کر لینے کی عادت اپنا لینے سے بھی خوفِ خدا کے حصول کی منزل پر پہنچنا قدرے آسان ہو جاتا ہے، نیک اَعمال کے جائزہ کا آسان سا مطلب یہ ہے کہ اِنسان اُخروی اِعتبار سے اپنے معمولاتِ زندگی کا محاسبہ کرے، پھر جو کام اس کی آخرت کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتے ہیں انہیں دُرُست کرنے کی کوشش میں لگ جائے اور جو اُمور اُخروی اِعتبار سے نفع بخش نظر آئیں اِن میں بہتری کے لیے اِقدامات کرے، نیک اَعمال کے مطابق زندگی گزارے۔

(8)...خوفِ خدا رکھنے والوں کی صحبت اِختیار کیجئے: ایسے نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنا بھی بندے کے دِل میں خوفِ خدا بیدار کرنے میں بہت مددگار ثابت ہو گا۔ ہر

1 ابن ماجہ، 4/466، حدیث:4195۔
2 شعب الایمان، 1/521، حدیث:915۔

www.dawateislami.net

صحبت اپنا اثر رکھتی ہے، مثال کے طور پر اگر آپ کو کبھی کسی میت والے گھر جانے کا اِتفاق ہوا ہو تو وہاں کی فضا پر چھائی ہوئی اُداسی دیکھ کر کچھ دیر کے لئے آپ بھی غمگین ہو جائیں گے اور اگر کسی شادی پر جانے کا اِتفاق ہوا ہو تو خوشیوں بھرا ماحول آپ کو بھی کچھ دیر کے لئے مَسرور کر دے گا۔ بالکل اِسی طرح اگر کوئی شخص غفلت کا شکار ہو کر گناہوں پر دَلیر ہو جانے والے لوگوں کی صحبت میں بیٹھے گا تو غالب گمان ہے کہ وہ بھی بہت جلد انہی کی مانند ہو جائے گا اور اگر کوئی شخص ایسے لوگوں کی صحبت اِختیار کرے گا جن کے دِل خوفِ خدا سے معمور ہوں، اُن کی آنکھیں اللہ پاک کے ڈر سے روئیں تو اُمید ہے کہ یہی کیفیات اس کے دِل میں بھی سرایت کر جائیں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

دُعا

دُرُود شریف کی فضیلت:

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: نماز کے بعد حمد و ثنا و دُرُود شریف پڑھنے والے سے فرمایا: دُعا مانگ قبول کی جائے گی، سوال کر دیا جائے گا۔[1]

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

قرآنِ کریم میں دُعا مانگنے کا حکم:

دُعا کی اَہمیت اور وُقعت کا اَندازہ اِس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ خود قرآنِ کریم میں اللہ پاک نے دُعا مانگنے کا حکم دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا: ﴿اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ط﴾ (پ24، المؤمن:60) ترجَمۂ کنزالعرفان: مجھ سے دُعا کرو میں تمہاری دُعا قبول کروں گا۔

ایک اور مقام پر اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: ﴿اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ﴾ (پ2، البقرۃ:186) ترجَمۂ کنزالعرفان: میں دُعا کرنے والے کی دُعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھ سے دُعا کرے۔

دُعا نہ مانگنے والوں کو شدید تنبیہ:

دُعا کی اَہمیت کا اَندازہ اِس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ قرآنِ پاک میں دُعا نہ مانگنے والوں کے بارے میں اللہ پاک کے ڈرا دینے والے اِرشادات موجود ہیں، چنانچہ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿فَلَوْ لَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ﴾ (پ7، الانعام: 43)

1 ..... نسائی، ص220، حدیث:1281۔

www.dawateislami.net

ترجَمۂ کنزالعرفان: تو کیوں ایسا نہ ہوا کہ جب ان پر ہمارا عذاب آیا تو گڑگڑاتے لیکن ان کے تو دِل سخت ہو گئے تھے۔

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اِس آیت سے ترکِ دُعا پر تہدیدِ شدید نکلی[1] یعنی اِس آیتِ مبارکہ میں دُعا کے چھوڑ دینے پر شدید خوف دِلایا جارہا ہے۔

بطورِ تکبر دُعا نہ مانگنے والوں کے بارے میں اِرشاد فرمایا: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ۠﴾ (پ24، المؤمن:60) ترجَمۂ کنزالعرفان: ”بیشک وہ جو میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں جائیں گے۔“ یہاں عبادت سے مُراد دُعا ہے۔[2]

دُعا کی فضیلت پر اَحادیثِ مبارکہ:

بے شمار اَحادیثِ مبارکہ میں دُعا کے فضائل موجود ہیں، ان میں سے چند اَحادیثِ مبارکہ ملاحظہ کیجیے:

(1)...رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا دَعَانِیْ۔ ترجمہ: میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور میں اُس کے ساتھ ہوں جب مجھ سے دُعا کرے۔[3]

(2)...رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: اللہ پاک کے نزدیک کوئی چیز دُعا

1 ..... فضائل دعا، ص49۔
2 ..... فضائل دعا، ص48۔
3 ..... مسلم، ص1104، حدیث:2675۔

www.dawateislami.net

سے بزرگ تر نہیں۔[1]

(3)...رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے رَب تبارک وتعالیٰ سے نقل فرماتے ہیں: اے فرزندِ آدم! جب تک تو مجھ سے دُعا کرتا اور میرا اُمیدوار رہے گا، میں تیرے گناہ کیسے ہی ہوں مُعاف فرماتا رہوں گا اور مجھے کچھ پروا نہیں۔[2]

(4)...رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو تمہیں تمہارے دُشمن سے نجات دے اور تمہارے رِزق وسیع کر دے، رات دن اللہ پاک سے دُعا مانگتے رہو کہ دُعا سِلاحِ مومن (یعنی مومن کا ہتھیار) ہے۔[3]

(5)... حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ، وَعِمَادُ الدِّيْنِ، وَنُوْرُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ۔ ترجمہ: دُعا مسلمانوں کا ہتھیار ہے اور دِین کا ستون اور آسمان وزمین کا نور۔[4]

(6)...حضورِ انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ۔ ترجمہ: دُعا عبادت کا مغز ہے۔[5] ایک رِوایت میں ہے: اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ۔ ترجمہ: دُعا ہی عبادت ہے۔[6]

دُعا مانگنے کے کچھ آداب:

دُعا مانگنے کے یہ فضائل وبرکات کَماحَقُّہٗ اسی وقت حاصل ہو سکتے ہیں جب ہم دُعا کے

1 ترمذی، 5/243، حدیث: 3381۔
2 ترمذی، 5/318-319، حدیث: 3551۔
3 مسند ابی یعلیٰ، 2/201، حدیث: 1806۔
4 مستدرک، 2/162، حدیث: 1855۔
5 ترمذی، 5/243، حدیث: 3382۔
6 ترمذی، 5/244، حدیث: 3383۔

www.dawateislami.net

آداب کو پیشِ نظر رکھ کر دُعا مانگیں گے لہٰذا دُعا کے آداب سے آگاہی ضروری ہے، اس ضمن میں چند آدابِ دُعا پیشِ خدمت ہیں:

❁ دِل کو حتَّی الْاِمکان خیالاتِ غیر (یعنی دوسروں کے خیالات) سے پاک کرے۔

❁ بدن ولباس ومکان، پاک ونظیف وطاہر ہوں۔

❁ اَعضا کو خاشع (یعنی عاجزی کرنے والا) رکھے اور چونکہ رب عزوجل کا خاص محلِ نظر (یعنی خاص نظرِ کرم فرمانے کی جگہ) دِل ہے، اِس لیے دِل کو حاضر کرے کہ غافل دِل کی دُعا قبول نہیں ہوتی۔ (حدیثِ پاک میں ہے:) وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَجِیْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ۔ ترجمہ: خبردار ہو! بیشک اللہ پاک دُعا قبول نہیں فرماتا کسی غافل کھیلنے والے دِل کی۔[1]

❁ دُعا سے پہلے کوئی عملِ صالح کرے کہ خدائے کریم کی رَحمت اس کی طرف متوجہ ہو۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: صدقہ، خصوصاً پوشیدہ، اس اَمر میں اثر تمام رکھتا ہے (یعنی دُعا کی قبولیت میں بہت مؤثِّر ہے۔)

❁ دُعا سے پہلے گزشتہ گناہوں سے توبہ کرے۔

❁ دُعا کے وقت باوضو، قبلہ رو، مؤدَّب (یعنی باادب) دوزانو بیٹھے یا گھٹنوں کے بل کھڑا ہو۔

❁ نگاہ نیچی رکھے، ورنہ مَعاذ اللہ زوالِ بصر کا خوف ہے (یعنی نظر کمزور ہو جانے کا اندیشہ ہے۔)

❁ دُعا کے لیے اول وآخر حمدِ اِلٰہی بجالائے۔

❁ اول و آخر نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور ان کے آل واَصحاب پر دُرُود بھیجے کہ دُرُود

1 ..... ترمذی، 5/292، حدیث: 3490۔

www.dawateislami.net

اللہ پاک کی بارگاہ میں مقبول ہے اور پَروردگار کریم اس سے برتر کہ اول وآخر کو قبول فرمائے اور وَسط (یعنی درمیان) کو رَد کردے۔

امیر المؤمنین عمر رضی اللہُ عنہ کی حدیث میں ہے: دُعا زمین وآسمان کے دَرمیان روکی جاتی ہے جب تک تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر دُرُود نہ بھیجے بلند نہیں ہونے پاتی۔ (1)

❁ بہ کمالِ اَدب ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھا کر سینے یا شانوں یا چہرے کے مقابل لائے یا پورے اُٹھائے یہاں تک کہ بغل کی سپیدی ظاہر ہو، یہ اِبتہال ہے (یعنی گریہ وزاری کے ساتھ دعا کرنا ہے)۔

❁ ہتھیلیاں پھیلی رکھے، یعنی اُن میں خَم نہ ہو کہ دُعا کا قبلہ آسمان ہے۔

❁ دُعا نرم وپست آواز سے ہو۔

حدیث میں ہے کہ بے شک اللہ پاک دُعا میں اِلحاح کرنے (یعنی گڑگڑانے) والوں کو (ضرور) دوست رکھتا ہے۔ (2)

❁ دُعا میں تکرار چاہیے۔ تکرارِ سوال (یعنی بار بار مانگنا) صدقِ طلب (یعنی سچی تڑپ) پر دَلیل ہے اور یہ اس کریمِ حقیقی کی شان ہے کہ تکرارِ سوال سے ملال نہیں فرماتا بلکہ نہ مانگنے پر غضب فرماتا ہے: اِنَّهٗ مَنْ لَّمْ يَسْاَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ۔ ترجمہ: بے شک جو اللہ پاک سے اپنی حاجت طلب نہیں کرتا اللہ پاک اس پر غضب فرماتا ہے۔ (3)

❁ آنسو ٹپکانے میں کوشش کرے اگرچہ ایک ہی قطرہ ہو کہ دَلیلِ اِجابت (یعنی قبولیت کی دَلیل) ہے۔ رونا نہ آئے تو رونے کا سا مُنہ بنائے کہ نیکوں کی صورت بھی نیک ہے۔

1 ..... ترمذی، 2/29، حدیث: 486۔
2 ..... شعب الایمان، 2/38، حدیث: 1108۔
3 ..... ترمذی، 5/244، حدیث: 3384۔

www.dawateislami.net

حدیثِ پاک میں ہے: مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔ ترجمہ: جو کسی قوم سے مشابہت اِختیار کرے وہ انہی میں سے ہے۔[1]

دُعا کی قبولیت کا وعدہ:

اللہ پاک نے دُعا کی قبولیت کا وعدہ فرمایا ہے اور وہ اپنی رَحمت سے بندوں کی دُعائیں قبول فرماتا ہے۔ دُعا مانگنا حکم خداوندی ہے، سنَّتِ رسول ہے، دُعا ایک عظیم عبادت ہے، ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بکثرت دُعائیں مانگا کرتے تھے، لہٰذا ہمیں بھی دُعا سے غافل نہیں رہنا چاہیے، وَقتاً فوقتاً دِل جمعی اور اس پختہ یقین کے ساتھ دُعا مانگنی چاہیے کہ اللہ پاک دُعائیں قبول فرماتا اور اپنے بندوں کو اپنی رَحمت سے نوازتا ہے۔

بندے کی دُعا تین باتوں سے خالی نہیں ہوتی:

یاد رَکھیے! دُعا کی قبولیت کی کئی صورتیں ہیں، سرورِ معصوم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے رِوایت ہے: بندے کی دُعا تین باتوں سے خالی نہیں ہوتی: (1) یا اس کا گناہ بخشا جاتا ہے (2) یا دُنیا میں اسے فائدہ حاصل ہوتا ہے (3) یا اس کیلئے آخرت میں بھلائی جمع کی جاتی ہے کہ جب بندہ اپنی اُن دُعاؤں کا ثواب دیکھے گا جو دُنیا میں مُستَجاب (یعنی قبول) نہ ہوئی تھیں تمنّا کرے گا: کاش! دُنیا میں میری کوئی دُعا قبول نہ ہوتی اور سب یہیں کے واسطے جمع رہتیں۔[2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے، تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: بندہ اپنے رَب سے جو بھی دُعا مانگتا ہے اس کی دُعا قبول ہوتی ہے، (اور اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ) یا تو اس کی مانگی ہوئی مُراد دُنیا ہی میں اس کو جلد دے دی جاتی ہے

1 ..... ابو داود، 4/62، حدیث: 4031۔

2 ..... کتاب الدعا، ص32، حدیث: 35 ملتقطاً۔ شعب الایمان، 2/49، حدیث: 1133 ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

یا آخرت میں اس کے لئے ذَخیرہ ہوتی ہے یا دُعا کے مطابق اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیا جاتا ہے اور اس میں شرط یہ ہے کہ وہ دُعا گناہ یا رِشتہ داری توڑنے کے بارے میں نہ ہو اور (اس کی قبولیت میں) جلدی نہ مچائے۔ صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم نے عرض کی: وہ جلدی کیسے مچائے گا؟ اِرشاد فرمایا: اس کا یہ کہنا کہ میں نے دُعا مانگی لیکن قبول ہی نہ ہوئی (یہ کہنا ہی جلدی مچانا ہے۔)[1]

دُعا قبول نہ ہونے کی وجوہات واَسباب:

اعلیٰ حضرت، امام اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کے والد ماجد حضرت علامہ مولانا نقی علی خان رحمۃُ اللہِ علیہ کی تصنیف ”اَحْسَنُ الْوِعَاء لِآدَابِ الدُّعَاء“ دُعا کے موضوع پر اِنتہائی شاندار کتاب ہے۔ الحمدُ للہ یہ کتاب تسہیل و تخریج کے ساتھ مکتبۃ المدینہ سے بھی بنام ”فضائلِ دُعا“ شائع ہو چکی ہے اس کتاب میں دُعا قبول نہ ہونے کی وجوہات واَسباب بیان کرتے ہوئے حضرت علامہ نقی علی خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اے عزیز! اگر دُعا قبول نہ ہو تو (تجھے چاہئے کہ) اسے اپنا قصور سمجھے، خدائے تعالیٰ کی شکایت نہ کرے (کیوں) کہ اس کی عطا میں نقصان (یعنی کوئی کمی) نہیں، تیری دُعا میں نقصان (یعنی کمی) ہے۔ اے عزیز! دُعا چند سبب سے رَد ہوتی ہے:

پہلا سبب: کسی شرط یا اَدب کا فوت ہونا اور یہ تیرا قصور ہے، اپنی خطا پر نادم نہ ہونا اور خدا کی شکایت کرنا نِری بے حیائی ہے۔

دوسرا سبب: گناہوں سے تَلَوُّث (یعنی گناہوں میں مبتلا رہنا۔)

تیسرا سبب: اِستِغنائے مولیٰ۔ وہ حاکم ہے محکوم نہیں، غالب ہے مغلوب نہیں، مالک

---

1 ..... ترمذی، 5/347، حدیث: 3618۔

www.dawateislami.net

ہے تابع نہیں، اگر (اس نے) تیری دُعا قبول نہ فرمائی تو تجھے ناخوشی اور غصے، شکایت اور شکوے کی مجال کب ہے، جب خاصوں کے ساتھ یہ مُعاملہ ہے کہ جب چاہتے ہیں عطا کرتے ہیں، جب چاہتے منع فرماتے ہیں تو تُو کس شمار میں ہے کہ اپنی مُراد (ملنے ہی) پر اِصرار کرتا ہے!

چوتھا سبب: حکمتِ الٰہی ہے کہ کبھی تو براہِ نادانی کوئی چیز اس سے طلب کرتا ہے اور وہ براہِ مہربانی تیری دُعا کو اِس سبب سے کہ تیرے حق میں مُضِر (یعنی نقصان دِہ) ہے، رَد فرماتا ہے (اور اسے قبول نہیں فرماتا)، مثلاً: تو جویائے سیم وزَر (یعنی مال و دولت کا طلبگار) ہے اور اس میں تیرے ایمان کا خطر (یعنی ایمان ضائع ہو جانے کا ڈر) ہے یا تو خواہانِ تندرستی و عافیت (یعنی ان چیزوں کا سوال کرتا) ہے اور وہ علمِ خدا میں مُوجبِ نقصانِ عاقبت (یعنی اللہ پاک جانتا ہے کہ یہ تیرے اُخروی نقصان کا باعث) ہے، ایسا رَد، قبول سے بہتر (یعنی ایسی دُعا کو قبول کئے جانے کے بجائے رَد کر دینا ہی بہتر ہے۔)

پانچواں سبب: کبھی دُعا کے بدلے ثوابِ آخرت دینا منظور ہوتا ہے، تو حُطامِ دُنیا (یعنی دُنیا کا ساز و سامان) طلب کرتا ہے اور پروردگار نفائسِ آخرت (یعنی آخرت کی عمدہ اور نفیس چیزیں) تیرے لیے ذَخیرہ فرماتا ہے، یہ جائے شکر (یعنی شکر کا مقام) ہے نہ کہ مقامِ شکایت۔[1] اللہ پاک اِخلاص کے ساتھ اپنی بارگاہ میں ہمیں دُعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری حاجتوں پر رَحمت کی نظر فرمائے، آمین بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ..... فضائل دعا، ص153-159 ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ذِکرِ الٰہی

دُرُود شریف کی فضیلت:

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر 10 رَحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 10 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ پاک اُس پر 100 رَحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے دَرمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنَّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قِیامت شُہَدا کے ساتھ رکھے گا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ کو بہت زیادہ یاد کرو:

اللہ پاک کا ذِکر کرنا اِیمان کی جِلا اور حلاوت کا باعث ہے، اہلِ ایمان سے خطاب فرماتے ہوئے اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا ۝۴۱﴾ (پ22، الاحزاب:41) ترجَمۂ کنزالعرفان: اے ایمان والو! اللہ کو بہت زیادہ یاد کرو۔

ذِکر کرنے والوں کے اَجر کے بارے میں فرمایا: ﴿وَ الذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝۳۵﴾ (پ22، الاحزاب:35) ترجَمۂ کنزالعرفان: اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لیے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

---

1 ..... معجم اوسط، 5/252، حدیث:7235۔

www.dawateislami.net

تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا:

خدائے رَحمٰن ورَحیم کا کرم تو دیکھیے کہ بندہ جب اس کا ذِکر کرتا ہے تو اس کی رَحمت اس بندے کی طرف کس طرح متوجہ ہوتی ہے، چنانچہ سورۃُ البقرہ کی آیت نمبر 152 میں اِرشاد ہوتا ہے: ﴿فَاذْكُرُوْنِيْۤ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ۠(۱۵۲)﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: تو تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا اور میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔

تفسیر صراط الجنان میں ہے: اللہ پاک اِطاعت سے یاد کرنے والوں کو اپنی مغفرت کے ساتھ، شکر کے ساتھ یاد کرنے والوں کو اپنی نعمت کے ساتھ، محبت کے ساتھ یاد کرنے والوں کو اپنے قرب کے ساتھ یاد فرماتا ہے۔[1]

میں اپنا ذِکر کرنے والے کے ساتھ ہوتا ہوں:

بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے نزدیک ہوتا ہوں جو مجھ سے رکھے اور جب وہ میرا ذِکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر بندہ مجھے اپنے دِل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اکیلا ہی یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے مجمع میں یاد کرتا ہے تو میں اسے بہتر مجمع میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ بالشت بھر میرے قریب ہوتا ہے تو میں گز بھر اس سے قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ گز بھر میرے قریب ہوتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر اس سے قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ چل کر میری طرف آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کی طرف جاتا ہوں (یعنی جیسے اللہ پاک کے شایانِ شان ہے یا مُراد یہ ہے کہ اللہ پاک کی رَحمت اس کی طرف زیادہ تیزی

1 ..... تفسیر صراط الجنان، پ2، البقرۃ، تحت الآیۃ: 152، 1/242۔

www.dawateislami.net

سے متوجہ ہوتی ہے۔)[1]

ذِکرِ الٰہی کے فضائل پر تین اَحادیثِ مبارکہ:

ذِکرِ الٰہی کے بے شمار فضائل ہیں، ذِکرِ الٰہی کی فضیلت پر تین اَحادیثِ مبارکہ پیشِ خدمت ہیں:

(1)... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہُ عنہ رِوایت کرتے ہیں کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے پوچھا گیا: اَیُّ الْعِبَادِ اَفْضَلُ دَرَجَةً عِنْدَ اللهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ؟ یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم قیامت کے دِن اللہ پاک کے نزدیک سب سے افضل دَرَجے والے کون لوگ ہوں گے؟ اِرشاد فرمایا: اَلذَّاكِرُوْنَ اللهَ كَثِیْرًا۔ ترجمہ: اللہ پاک کا کثرت سے ذِکر کرنے والے۔[2]

(2)... رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْكُرُوْنَ اللهَ اِلَّا خَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّكِیْنَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِیْمَنْ عِنْدَهٗ۔ ترجمہ: جب بھی لوگ اللہ پاک کے ذِکر کے لئے بیٹھتے ہیں انہیں فرشتے ڈھانپ لیتے ہیں اور رَحمت انہیں اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور ان پر سکینہ نازل ہوتا ہے اللہ پاک ان کا تذکرہ اپنی جماعت میں کرتا ہے۔[3]

(3)... حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جب کچھ لوگ محض اللہ پاک کی رضاجوئی کی خاطر اِجتماعی طور پر اس کا ذِکر کرتے ہیں تو آسمان سے ایک منادی آواز دیتا ہے: قُوْمُوْا مَغْفُوْرًا لَكُمْ، فَقَدْ بُدِّلَتْ سَیِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ کھڑے ہو جاؤ! تمہیں بخش دیا گیا

1 ..... بخاری، 4/541، حدیث: 7405۔
2 ..... ترمذی، 5/245، حدیث: 3387۔
3 ..... مسلم، ص 1111، حدیث: 6855۔

www.dawateislami.net

ہے، تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے گئے ہیں۔[1]

ذِکر کیلئے کوئی خاص مقام اور وقت مقرر نہیں:

اللہ کریم کا ہم پر یہ اِحسانِ عظیم ہے کہ اُس کا ذِکر ہم ہر جگہ کر سکتے ہیں۔ اِس کے لیے کوئی خاص مقام اور وقت مُقرر نہیں۔ جہاں جائیں، جدھر جائیں، اللہ اللہ کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا حَسَن بصری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے اپنے فرمانِ عظیم: ﴿فَاذْكُرُوْنِيْۤ اَذْكُرْكُمْ﴾ (پ 2، البقرۃ: 152) ترجَمۂ کنزالعرفان: تو تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا۔) سے ہم پر آسانی کر دی ہے اور اپنے ذِکر کے لیے کوئی جگہ مخصوص نہیں فرمائی اگر اللہ پاک ہمارے لیے ذِکر کرنے کی کوئی جگہ مخصوص فرما دیتا تو ہمارا وہاں جانا واجب ہو جاتا خواہ وہ مقام ایک صَدی کی مسافت پر ہی کیوں نہ ہو تا جیسا کہ حج کے لیے لوگوں کو کعبہ میں بُلایا ہے۔[2]

اللہ پاک کا ذِکر کرتے تو خوشی سے جُھوم جاتے:

اِس ضمن میں ایک بزرگ رحمۃُ اللہِ علیہ کا واقعہ ملاحظہ کیجیے چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو الْمُلَیح رحمۃُ اللہِ علیہ جب اللہ پاک کا ذِکر کرتے تو خوشی سے جُھوم جاتے اور فرماتے: میرا یہ جھومنا اللہ پاک کے ذِکر کی وجہ سے ہے کیونکہ اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا ہے: ﴿فَاذْكُرُوْنِيْۤ اَذْكُرْكُمْ﴾ (پ 2، البقرۃ: 152) ترجَمۂ کنزالعرفان: تو تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا۔) اور جب آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کسی راستے پر چلتے اور اللہ پاک کا ذِکر کرنا بھول جاتے تو واپس آ کر پھر اُسی راستے پر چلتے اور اس میں اللہ پاک کا ذِکر کرتے اگرچہ ایک دن کا سفر ہو، اور فرماتے:

1 ..... مسند امام احمد، 19/437، حدیث: 12453۔
2 ..... تنبیہ المغترین، ص 103-104۔

www.dawateislami.net

میں اِس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میں جس زمین سے گزروں وہ تمام حِصۂ زمین قِیامت کے دِن میرے ذِکرُ اللہ کی گواہی دے۔[1]

ذِکر تین طرح کا ہوتا ہے:

اکثر یہی خیال کیا جاتا ہے کہ زَبان سے سُبْحٰنَ اللہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وغیرہ ادا کرنے کا نام ہی ذِکر ہے، اِس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بھی ذِکر ہے مگر کلامِ عرب میں ذِکر کا لَفْظ بہت سے مَعانی میں اِستعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ صَدرُ الافاضل حضرت مولانا مفتی سیّد نعیم الدین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ سورۂ بقرہ کی آیت نمبر 152 ﴿فَاذْكُرُوْنِيْۤ اَذْكُرْكُمْ﴾ کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں لکھتے ہیں: ذِکر تین طرح کا ہوتا ہے: (1) لِسانی (یعنی زَبان سے) (2) قَلْبی (یعنی دل سے) (3) بِالْجَوارِح (یعنی اعضائے جسم سے۔)

(1)... ذِکر لِسانی: تسبیح، تقدیس، ثناوغیرہ بیان کرنا ہے خطبہ، توبہ، اِستغفار اور دُعا وغیرہ اِس میں داخل ہیں۔

(2)... ذِکر قَلْبی: اللہ پاک کی نعمتوں کا یاد کرنا اُس کی عظمت و کبریائی اور اس کے دَلائلِ قدرت میں غور کرنا، عُلَما کا اِستنباطِ مَسائل میں غور کرنا بھی اسی میں داخل ہیں۔

(3)... ذِکر بِالْجَوارِح: یہ ہے کہ اَعضا طاعتِ اِلٰہی میں مشغول ہوں جیسے حج کے لئے سفر کرنا یہ ذِکر بالجوارح میں داخل ہے۔ نماز تینوں قسم کے ذِکر پر مشتمل ہے۔ تسبیح و تکبیر ثنا و قراءت تو ذِکرِ لسانی ہے اور خشوع و خضوع، اِخلاص ذِکرِ قلبی اور قِیام، رُکوع و سجود وغیرہ ذِکر بالجوارح ہے۔[2]

---

1 ..... تنبیہ المغترین، ص104۔

2 ..... تفسیر خزائن العرفان، پ2، البقرۃ، تحت الآیۃ:152۔

www.dawateislami.net

نماز اللہ پاک کا ذِکر ہے:

ذِکر کی مختلف اَقسام ہیں، ان میں سب سے اَوّلین اور بہترین ذِکر "نماز" ہے۔ ہر مسلمان عاقل و بالغ پر دِن رات میں پانچ نمازیں فرضِ عین ہیں۔ نماز اللہ پاک کا بہترین ذِکر ہے، جیسا کہ اللہ پاک قرآنِ کریم میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ۝۱۴﴾ (پ16، طٰہٰ:14) ترجَمۂ کنزالعرفان: اور میری یاد کے لیے نماز قائم رکھ۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ فرماتے ہیں: "مسلمان مَرد کے لیے پانچ وقت نمازِ باجماعت سے بڑا کوئی وَظیفہ نہیں ہے۔"

تلاوت اللہ پاک کا ذِکر ہے:

قرآنِ مجید اللہ پاک کا عطا کردہ ایسا عظیم الشان اِنعام ہے جس کو دیکھنا، پڑھنا، سننا، سمجھنا، اس پر عمل کرنا اور اپنے پاس رکھنا سب نیک کام ہیں۔ قرآنِ پاک کا ایک حَرْف پڑھنے پر 10 نیکیوں کا ثواب ملتا ہے، چُنانچِہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ دِلنشین ہے: جو شخص کتابُ اللہ کا ایک حَرْف پڑھے گا، اُس کو ایک نیکی ملے گی جو دس کے برابر ہوگی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمٓ ایک حَرْف ہے، بلکہ "اَلِف" ایک حَرْف، "لام" ایک حَرْف اور "میم" ایک حَرْف ہے۔[1]

غور کیجئے کہ جو خوش نصیب صِرْف الٓمٓ کی تلاوت کرے تو اس کے نامۂ اَعمال میں چند سیکنڈ میں 30 نیکیوں کا اِضافہ ہو جاتا ہے تو قرآنِ پاک کی ایک سُورت یا ایک رُکوع پڑھنے کا کتنا ثواب ملے گا! ہر اسلامی بھائی کو چاہئے کہ روزانہ کچھ نہ کچھ مِقدار میں تلاوتِ قرآن

1 ..... ترمذی، 4/417، حدیث: 2919۔

www.dawateislami.net

ضرور کرے، زیادہ نہ سہی روزانہ قرآنِ پاک کی کم از کم تین آیات مع ترجمہ کنزالایمان و تفسیر خزائن العرفان / صراط الجنان پڑھنے کا ہی معمول بنالے تو اِن شاءَ اللہ ہر روز اس کے نامۂ اَعمال میں سینکڑوں نیکیوں کا اِضافہ ہوتا رہے گا۔

دُرُودِ پاک بھی اللہ کا ذِکر ہے:

دُرُودِ پاک بھی اللہ کا ذِکر ہے، اس کے بے شمار فضائل ہیں، ایک حدیثِ پاک ملاحظہ کیجیے، حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: قُلْتُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اِنِّی اُکْثِرُ الصَّلَاۃَ عَلَیْکَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلَاتِی؟ قَالَ مَا شِئْتَ۔ قَالَ: قُلْتُ الرُّبُعَ؟ قَالَ مَا شِئْتَ۔ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ فالنِّصْفَ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ وَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ۔ قُلْتُ فَالثُّلُثَیْنِ قَالَ: مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَکَ صَلَاتِیْ کُلَّھَا قَالَ اِذًا تُکْفٰی ھَمَّکَ وَیُکَفَّرُ لَکَ ذَنْبُکَ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میں آپ پر کثرت سے دُرُود پڑھنا چاہتا ہوں، اس کے لیے اپنے اَوراد و وَظائف کے اوقات میں سے کتنا وقت مقرر کروں؟ فرمایا: جتنا تم چاہو؟ میں نے عرض کی: چوتھائی؟ فرمایا: جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لیے اور بہتر ہے۔ میں نے عرض کی: نصف؟ فرمایا: جتنا تم چاہو اور اگر اس سے بھی زیادہ کرلو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کی: دو تہائی؟ فرمایا: جتنا تم چاہو اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لیے اور بہتر ہے۔ میں نے عرض کی: میں سارا وقت دُرُود ہی کے لیے مقرر کرلوں؟ فرمایا: ایسا ہو تو وہ تمہارے سارے اُمور کے لیے کافی ہو گا اور تمہارے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (1)

بزرگانِ دِین رحمۃُ اللہِ علیہم فرماتے ہیں: روزانہ کم از کم 313 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھنے

1 ..... ترمذی، 4/207، حدیث: 2465۔

www.dawateislami.net

والے کو کثرت سے دُرُود پڑھنے والوں میں شامل کر لیا جاتا ہے۔[1]

ذکرِ الٰہی کے لیے 6 آسان اَوراد و وَظائف:

(1)... جو بندہ دِن یا رات کی کسی ساعت میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہتا ہے تو اس کے نامۂ اَعمال میں سے بُرائیاں مٹا کر ان کی جگہ اتنی ہی نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔[2]

(2)... حضرتِ سَیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سرکارِ والا تبار، شفیعِ روزِ شُمار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضِر تھے کہ آپ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی روزانہ ایک ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز ہے؟ حاضِرین میں سے ایک شخص نے عَرض کی: ہم میں سے کوئی ایک ہزار نیکیاں کیسے کما سکتا ہے؟ فرمایا: اگر وہ 100 مرتبہ تسبیح (یعنی سُبْحٰنَ اللّٰہِ) کہے تو اس کے لئے ایک ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں یا ایک ہزار گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔[3]

(3)... جو 100 مرتبہ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ پڑھتا ہے اس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔[4]

(4)... دو کلمے سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحٰنَ اللّٰهِ الْعَظِيْم زَبان پر ہلکے، میزان پر بھاری اور رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کو پسند ہیں۔[5]

(5)... جو صبح کے وقت یہ پڑھے: ”رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا

1 ..... سعادۃ الدارین، ص54۔
2 ..... مجمع الزوائد، 10/88، حدیث:16803۔
3 ..... مسلم، ص1110، حدیث:6852۔
4 ..... ترمذی، 5/287، حدیث:3477۔
5 ..... مسلم، ص1109، حدیث:6846۔

www.dawateislami.net

یعنی میں اللہ پاک کے رَب ہونے اور اِسلام کے دِین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔" تو میں اسے اپنے ہاتھ سے پکڑ کر جنَّت میں داخِل کرنے کی ضمانت دیتا ہوں۔[1]

(6)... حضرتِ سَیِّدُنا ابو ذَر رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں جنَّت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عَرض کی: ضرور بتایئے۔ اِرشاد فرمایا: وہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ ہے۔[2]

مزید اَوراد و وَظائف کے لیے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کا اپنے مُریدین و طالبین کو عطا کردہ "شجرۂ قادریہ رضویہ عطاریہ" اور مکتبۃ المدینہ کے دِیگر کتب و رَسائل مثلاً مدنی پنج سورہ، بیمار عابد، چڑیا اور اندھا سانپ، آسان نیکیاں وغیرہ کا مُطالعہ کیجیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ..... مجمع الزوائد، 10/157، حدیث: 17005۔

2 ..... ابن ماجہ، 4/260، حدیث: 3825۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

رضائے اِلٰہی

دُرُود شریف کی فضیلت:

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: جو مجھ پر ایک دِن میں 50 بار دُرُودِ پاک پڑھے قیامت کے دِن میں اُس سے مُصافحہ کروں (یعنی ہاتھ ملاؤں) گا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ کی رضا پر راضی رہنے کا مطلب:

خوشی، غمی، راحت، تکلیف، نعمت ملنے، نہ ملنے، اَلغرض ہر اچھی بُری حالت یا تقدیر پر اِس طرح راضی رہنا، خوش ہونا یا صبر کرنا کہ اس میں کسی قسم کا کوئی شِکوہ یا واویلا وغیرہ نہ ہو "اللہ پاک کی رضا پر راضی رہنا" کہلاتا ہے۔[2]

اللہ کی رضا پر راضی رہنا بڑی کامیابی ہے:

اللہ پاک قرآنِ کریم میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ط ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۱۹﴾﴾ (پ7، المائدہ:119) ترجَمۂ کنزالعرفان: "اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔"

اِحسان کا بدلہ اِحسان ہے:

اللہ پاک قرآنِ مجید میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿۶۰﴾﴾

1 ..... القول البدیع، ص282۔
2 ..... نجات دلانے والے اعمال کی معلومات، ص193۔

www.dawateislami.net

(پ27، الرحمٰن:60) ترجَمۂ کنزالعرفان: ”نیکی کا بدلہ نیکی ہی ہے۔“ حجۃ الاسلام حضرت سیدنا امام محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اِحسان کی اِنتہا یہ ہے کہ اللہ پاک اپنے بندے سے راضی ہو اور یہ وہ ثواب ہے جو بندے کو اللہ پاک سے راضی ہونے کی صورت میں ملتا ہے۔[1]

ایمان والے اللہ سے شدید محبت رکھتے ہیں:

ایمان والے سب سے زیادہ اللہ پاک سے محبت کرتے ہیں۔ چنانچہ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا یُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ﴾ (پ2، البقرۃ:165) ترجَمۂ کنزالعرفان: اور کچھ لوگ اللہ کے سوا اور معبود بنا لیتے ہیں انہیں اللہ کی طرح محبوب رکھتے ہیں، اور ایمان والے سب سے زیادہ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔

منقول ہے: مشرکین اپنے بہت سے (باطل) معبودوں سے محبت کرتے ہیں اس لئے ان کی محبت مشترک ہے جبکہ مؤمنین کی محبت غیر مشترک ہے کیونکہ وہ صرف خدائے واحد سے محبت کرتے ہیں۔[2]

اِس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں حضرت سیّدُنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہُ عنہما فرماتے ہیں: ”اَشَدُّ“ سے مُراد پختگی اور ہمیشگی ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ مشرکین جب کسی بُت کی پوجا کرتے اور پھر کوئی اس سے اچھی چیز دیکھ لیتے تو اس بُت کو چھوڑ کر اس سے اچھی چیز کی پوجا پاٹ شروع کر دیتے (یعنی کافر اپنی محبتیں بدلتے رہتے تھے جبکہ مؤمن صرف اللہ پاک سے محبت کرتے ہیں اور ہر مشکل میں اس کی رضا پر راضی رہتے ہیں۔)[3]

1 ..... احیاء العلوم، 5/63۔
2 ..... الروض الفائق ص250۔
3 ..... تفسیر کبیر، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ:165، 2/178۔

www.dawateislami.net

اِس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر ”صراطُ الجنان“ میں ہے: اللہ پاک کے مقبول بندے تمام مخلوقات سے بڑھ کر اللہ پاک سے محبت کرتے ہیں۔ محبتِ الٰہی میں جینا اور محبتِ الٰہی میں مَرنا ان کی حقیقی زندگی ہوتا ہے۔ اپنی خوشی پر اپنے رَبّ کی رضا کو ترجیح دینا، نرم و گداز بستروں کو چھوڑ کر بارگاہِ نیاز میں سربسجود ہونا، یادِ الٰہی میں رونا، رضائے الٰہی کے حصول کیلئے تڑپنا، سردیوں کی طویل راتوں میں قیام اور گرمیوں کے لمبے دِنوں میں روزے، اللہ پاک کیلئے محبت کرنا، اسی کی خاطر دُشمنی رکھنا، اسی کی خاطر کسی کو کچھ دینا اور اسی کی خاطر کسی سے روک لینا، نعمت پر شکر، مصیبت میں صبر، ہر حال میں خدا پر توکل، اپنے ہر مُعاملے کو اللہ پاک کے سپرد کر دینا، اَحکامِ الٰہی پر عمل کیلئے ہمہ وقت تیار رہنا، دِل کو غیر کی محبت سے پاک رکھنا، اللہ پاک کے محبوبوں سے محبت اور اللہ پاک کے دُشمنوں سے نفرت کرنا، اللہ پاک کے پیاروں کا نیاز مند رہنا، اللہ پاک کے سب سے پیارے رسول و محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو دِل و جان سے محبوب رکھنا، اللہ پاک کے کلام کی تلاوت، اللہ پاک کے مقرب بندوں کو اپنے دِلوں کے قریب رکھنا، ان سے محبت رکھنا، محبتِ الٰہی میں اِضافے کیلئے اُن کی صحبت اِختیار کرنا، اللہ پاک کی تعظیم سمجھتے ہوئے اُن کی تعظیم کرنا، یہ تمام اُمور اور ان کے علاوہ سینکڑوں کام ایسے ہیں جو محبتِ الٰہی کی دَلیل بھی ہیں اور اس کے تقاضے بھی ہیں۔[1]

رضائے الٰہی پر راضی رہنے کے بارے میں اَحادیثِ مبارکہ:

رسولِ اَکرم، شفیعِ معظم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہُ عنہم کی ایک جماعت سے اِستفسار فرمایا: تم لوگ کیا ہو؟ انہوں نے عرض کی: ہم مومن ہیں۔ اِستفسار

1 ..... تفسیر صراط الجنان، پ2، البقرہ، تحت الآیۃ:165، 1/264۔

www.dawateislami.net

فرمایا: تمہارے اِیمان کی کیا نشانی ہے؟ عرض کی: ہم آزمائشوں پر صبر کرتے ہیں، آسودگی میں شکرِ الٰہی بجالاتے ہیں اور اللہ پاک کی تقدیر پر راضی رہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: رَبِّ کعبہ کی قسم! تم مومن ہو۔[1]

جنّت میں بھی رضائے الٰہی کا سوال:

حضرت سیدنا جابر رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ رسولِ اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اللہ پاک جنتیوں پر تجلی فرمائے گا اور ان سے کہے گا: مجھ سے مانگو۔ جنتی کہیں گے: اِلٰہی! ہم تجھ سے تیری رضا کا سوال کرتے ہیں۔[2]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہر ایک مسلمان کو اللہ پاک کی رضا پر راضی رہنا چاہیے، عموماً لوگوں کا مزاج یہ ہے کہ خوشی کے وقت تو اللہ پاک کی رضا پر راضی رہنے کی بات کرتے ہیں لیکن جب دُکھ، تکالیف اور بیماریاں آتی ہیں تو اس وقت رضائے الٰہی پر راضی رہنے کا ذہن نہیں بناتے۔ ہم جس بات کو اپنے لیے مصیبت سمجھ رہے ہیں ہو سکتا ہے وہی بات ہمارے حق میں بہتر ہو۔ ہمارے لیے کیا بہتر ہے اور کیا بہتر نہیں؟ یہ ہم سے زیادہ ہمارا رب جانتا ہے، قرآنِ کریم میں اِرشاد فرمایا: ﴿وَ عَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْــٴًـا وَّ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْۚ وَ عَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَیْــٴًـا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۠(۲۱۶)﴾ (پ 2، البقرۃ: 216)

ترجَمۂ کنزالعرفان: اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں ناپسند ہو حالانکہ وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے حالانکہ وہ تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

1 ..... معجم اوسط، 6/467، حدیث: 9427 بتغیر قلیل۔ احیاء العلوم، 5/64۔

2 ..... حلیۃ الاولیاء، 6/226، حدیث: 8384۔

www.dawateislami.net

بیمار عابد:

شیخ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ اپنے رِسالے "بیمار عابد" صفحہ 1 پر لکھتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رحمۃُ اللہِ علیہ سے منقول ہے: دو عابِد یعنی عبادت گزار پچاس سال تک اللہ پاک کی عبادت کرتے رہے، پچاسویں سال کے آخر میں ان میں سے ایک عابد سخت بیمار ہو گئے، وہ بارگاہِ ربِّ باری میں آہ وزاری کرتے ہوئے اس طرح مُلْتَجِی ہوئے (یعنی اِلتجا کرنے لگے): "اے میرے پاک پروردگار! میں نے اتنے سال مسلسل تیرا حکم مانا، تیری عبادت بجالایا پھر بھی مجھے بیماری میں مبتلا کر دیا گیا، اِس میں کیا حکمت ہے؟ میرے مولیٰ! میں تو آزمائش میں ڈال دیا گیا ہوں۔" اللہ پاک نے فرشتوں کو حکم فرمایا: ان سے کہو، "تم نے ہماری ہی اِمداد و اِحسان اور عطا کردہ توفیق سے ہماری عبادت کی سعادت پائی، باقی رہی بیماری! تو ہم نے تم کو اَبرار کا رُتبہ دینے کے لئے بیمار کیا ہے۔ تم سے پہلے کے لوگ تو بیماری و مصیبتوں کے خواہشمند ہوا کرتے تھے اور ہم نے تمہیں بِن مانگے عطا فرمادی۔ [1]

بیماری بہت بڑی نعمت ہے:

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بیماری بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے، اس کے مَنافِع بے شمار ہیں، اگرچہ آدمی کو بظاہر اس سے تکلیف پہنچتی ہے مگر حقیقۃً راحت و آرام کا ایک بہت بڑا ذَخیرہ ہاتھ آتا ہے۔ یہ ظاہری بیماری جس کو آدمی بیماری سمجھتا ہے، حقیقت میں روحانی بیماریوں کا ایک بڑا زبردست علاج ہے۔ حقیقی بیماری اَمراضِ رُوحانیہ (مثلاً دُنیا کی مَحبَّت، دولت کی حرص، بخل، دِل

1 ..... عُیُون الحکایات، 2/312 بتصرّف۔

www.dawateislami.net

کی سختی وغیرہ) ہیں کہ یہ البتہ بہت خوف کی چیز ہے اور اِسی کو مرضِ مُہلک (مُہ۔لِک۔ یعنی ہلاک کرنے والی بیماری) سمجھنا چاہئے۔[1]

یہ ترا جسم جو بیمار ہے تشویش نہ کر — یہ مَرَض تیرے گناہوں کو مِٹا جاتا ہے
اصل برباد کن اَمراض گناہوں کے ہیں — بھائی کیوں اِس کو فراموش کیا جاتا ہے[2]

مومِن کی بیماری سابقہ گناہوں کا کفّارہ ہو جاتی ہے:

رَسُول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بیماریوں کا ذِکر کرتے ہوئے فرمایا: مومِن جب بیمار ہو پھر اچھا ہو جائے، اس کی بیماری سابقہ گناہوں سے کفّارہ ہو جاتی ہے اور آئندہ کے لیے نصیحت اور منافق جب بیمار ہوا پھر اچھا ہوا، اس کی مثال اونٹ کی ہے کہ مالک نے اسے باندھا پھر کھول دیا تو نہ اسے یہ معلوم کہ کیوں باندھا، نہ یہ کہ کیوں کھولا۔[3]

اِس حدیثِ پاک کے تحت مُفَسِّر شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ "مراٰۃ المناجیح" جلد 2 صَفْحَہ 424 پر فرماتے ہیں: کیونکہ مومن بیماری میں اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے، وہ سمجھتا ہے کہ یہ بیماری میرے کسی گناہ کی وجہ سے آئی اور شاید یہ آخری بیماری ہو جس کے بعد موت ہی آئے، اِس لیے اسے شِفا کے ساتھ مغفرت بھی نصیب ہوتی ہے۔ (جبکہ) منافق غافل یہی سمجھتا ہے کہ فلاں وجہ سے میں بیمار ہوا تھا (مثلاً فلاں چیز کھالی تھی، موسم کی تبدیلی کے سبب بیماری آئی ہے، آج کل اس بیماری کی ہوا چلی ہے وغیرہ) اور فُلاں دَوا سے مجھے آرام ملا (وغیرہ وغیرہ) اَسباب میں ایسا پھنسا رہتا ہے کہ

1 .....بہارِ شریعت، 1/799۔
2 .....وسائلِ بخشش (مُرمَّم)، ص432۔
3 .....ابوداود، 3/245، حدیث:3089۔

www.dawateislami.net

مُسَبِّبُ الْاَسباب (یعنی سبب پیدا کرنے والے رب) پر نظر ہی نہیں جاتی، نہ توبہ کرتا ہے نہ اپنے گناہوں میں غور۔ (1)

مَرَض اُسی نے دیا ہے دَوا وہی دے گا
کرم سے چاہے گا جب بھی شِفا وہی دے گا

یہ اُمورِ رضائے الٰہی کے خلاف نہیں:

❁ دُعا مانگنا ❁ گناہوں سے نفرت کرنا ❁ گناہوں سے بچنے کی دُعا کرنا ❁ مغفرت طلب کرنا ❁ گناہ کے مُرتکب سے ناراض ہونا ❁ اَسبابِ گناہ کو بُرا جاننا ❁ اس پر راضی نہ ہونا ❁ اَمر بالمعروف و نہی عن المنکر (یعنی نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے) کے ذَریعے اس کو ختم کرنے کی کوشش کرنا ❁ گناہوں والی سرزمین سے بھاگنا اور اس کی مذمت کرنا ❁ دِین پر مُعاونت کرنے والے اَسباب کو اِختیار کرنا ❁ یہ تمام اُمورِ رضا کے خلاف نہیں۔

رضائے الٰہی کے خلاف اُمور:

❁ شِکوے کے طور پر مصیبت کا اِظہار کرنا ❁ دِل سے اللہ پاک پر ناراض ہونا ❁ کھانے کی اَشیا کو بُرا کہنا اور ان میں عیب نکالنا ❁ اِسی طرح یہ کہنا کہ ”فَقر آزمائش ہے، اہل وعیال غم اور تھکاوٹ کا باعث ہیں، پیشہ اِختیار کرنا تکلیف اور مشقت ہے۔“ یہ تمام اُمورِ رضا کے خلاف ہیں۔ بندے کو چاہیے کہ وہ تدبیر اور مملکت کو اس کے مُدبر اور مالک کے سپرد کر دے اور وہ کہے جو امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہُ عنہ نے فرمایا تھا کہ ”مجھے کوئی پَروا نہیں کہ تونگری (یعنی مالداری) کی حالت میں صبح کروں یا فَقر کی حالت

1 ..... مراٰۃ المناجیح، 2/424۔

www.dawateislami.net

میں کیونکہ میں نہیں جانتا کہ ان دونوں میں سے میرے لیے کونسی حالت بہتر ہے۔"[1]

اللہ کی رضا پر راضی رہنے کے طریقے:

❁ رضائے الٰہی پر راضی رہنے کے فضائل پر غور کیجئے ❁ رضائے الٰہی پر راضی رہنے سے متعلق بزرگانِ دِین کے اَقوال کا مُطالعہ کیجئے، اِس کے لیے اِحیاءُ العلوم کا مُطالعہ مفید رہے گا۔ ❁ رضائے الٰہی پر راضی رہنے کے مقامات کی معلومات حاصل کیجئے کہ جب تک بندے کو رضائے الٰہی پر راضی رہنے کے مقامات کا علم نہیں ہو گا کہ تو اس کے لیے رضا کو اِختیار کرنا بہت دُشوار ہے۔ ❁ تکلیف پر ملنے والے ثواب پر غور کیجئے، فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: مسلمان کو جو بھی مصیبت پہنچتی ہے حتّٰی کہ کانٹا بھی چبھتا ہے تو اس کے بدلے اس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔[2] ❁ جب بھی کوئی مصیبت یا تکلیف پہنچے تو اس سے بڑی مصیبت یا تکلیف کو پیشِ نظر رکھیے، مثلاً ہاتھ پر زخم ہو جائے تو یوں ذہن بنایئے کہ میرے ہاتھ پر فقط زخم ہوا ہے، اگر پورا ہاتھ ہی کٹ جاتا تو میری کیفیت کیا ہوتی؟ فقط پاؤں میں تکلیف ہے، اگر پوری ٹانگ ہی کٹ جاتی تو میری کیفیت کیا ہوتی؟ ❁ دُنیوی نقصان پہنچے تو یوں ذہن بنائے کہ فقط دُنیا کا نقصان ہوا ہے میرا دِین تو سلامت ہے، وغیرہ وغیرہ۔ اللہ پاک کی رَحمت سے اُمّید ہے کہ اس سے بھی رضائے الٰہی پر راضی رہنے کا ذہن بنے گا۔

رضائے الٰہی پر راضی رہنے کے 11 مقامات:

(1) جب کسی عزیز کا اِنتقال ہو جائے، اس موقع پر لوگ عموماً نہایت بے صبری کا

1 ..... احیاء العلوم، 5/76۔
2 ..... مسلم، ص1067، حدیث:6563۔

www.dawateislami.net

مُظاہرہ کرتے ہیں بلکہ بعض جاہل اَفراد تو مَعَاذَ اللہ کفریہ کلمات تک بک دیتے ہیں، جس سے اِیمان بَرباد ہو جاتا ہے۔(2) کاروبار میں نقصان ہو جائے۔(3) ایکسیڈنٹ ہو جائے۔ (4) کوئی قدرتی آفت نازِل ہو جائے۔(5) کسی بھی طرح کی بیماری لگ جائے۔(6) اہلِ خانہ میں سے کوئی بیمار ہو جائے یا کسی کو تکلیف پہنچے۔(7) گھر یا دُکان میں چوری یا ڈکیتی ہو جائے۔(8) بِلا وجہ نوکری سے نکال دیا جائے۔(9) دَورانِ سفر جیب کٹ جائے۔ (10) موبائل فون یا گاڑی وغیرہ چھن جائے۔(11) کوئی چیز گم ہو جائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

شُکر

دُرُود شریف کی فضیلت:

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: جو مجھ پر ایک دِن میں ایک ہزار بار دُرُودِ پاک پڑھے گا وہ اُس وقت تک نہیں مرے گا جب تک جنَّت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

شکر کی حقیقت:

صدرُ الافاضل مولانا مفتی نعیم الدین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ تفسیر خزائن العرفان میں لکھتے ہیں: شکر کی حقیقت نعمت کا تصور اور اُس کا اِظہار ہے اور ناشکری نعمت کو بھول جانا اور اس کو چُھپانا ہے۔[2]

شکر کی تعریف:

تفسیر صراط الجنان میں ہے: شکر کی تعریف یہ ہے کہ کسی کے اِحسان کے مقابلے میں زبان، دِل یا اَعضا سے اس کی تعظیم کرنا۔[3]

شاکر اور شَکُور میں فرق:

خوشحالی میں شکر کرنے والا شاکر ہے جب کہ مصیبت میں شکر کرنے والا شَکُور

1 ..... الترغیب والترہیب، 2/328، حدیث: 22۔
2 ..... خزائن العرفان، پ8، الاعراف، تحت الآیۃ: 10۔
3 ..... تفسیر صراط الجنان، پ1، الفاتحہ: تحت الآیۃ: 1، 1/43۔

www.dawateislami.net

ہے۔ عطا (یعنی دینے) پر شکر کرنے والا شاکر ہے جبکہ منع (یعنی نہ دینے) پر شکر کرنے والا شَکُور ہے۔[1]

ستھری چیزیں کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو:

شکر کی اَہمیت بہت زیادہ ہے، بندے پر واجب ہے کہ نعمتوں پر خُدائے بزرگ وبرتر کا شکر ادا کرتا رہے۔ چنانچہ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ(۱۷۲)﴾ (پ2، البقرۃ:172) ترجَمۂ کنزالعرفان: اے ایمان والو! ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔

اِس آیت کی تفسیر میں صَدرُ الاَفاضِل حضرت علامہ مفتی سید محمد نعیم الدین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اِس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کی نعمتوں پر شکر واجب ہے۔[2] تفسیر بیضاوی میں اس کے تحت لکھا ہے: عبادت بغیر شکر کے مکمل نہیں ہوتی۔[3] تفسیر کبیر میں فرمایا کہ شکر تمام عبادتوں کی اصل ہے۔[4]

میرا شکر ادا کرو اور ناشکرے مت بنو:

ایک اور مقام پر اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: ﴿وَ اشْكُرُوْا لِیْ وَ لَا تَكْفُرُوْنِ(۱۵۲)﴾ (پ2، البقرۃ:152) تفسیر خازن میں اس کا معنیٰ یہ بیان کیا گیا ہے کہ ''میری اِطاعت کر کے میرا

1 ..... التوقیف علی مہمات التعاریف، ص207۔
2 ..... تفسیر خزائن العرفان، پ1، البقرۃ: تحت الآیۃ:172۔
3 ..... تفسیر بیضاوی، پ1، البقرۃ: تحت الآیۃ:172، 1/449۔
4 ..... تفسیر کبیر، پ1، البقرۃ: تحت الآیۃ:172، 2/191۔

www.dawateislami.net

شکر ادا کرو اور میری نافرمانی کر کے ناشکرے مت بنو۔" بے شک جس نے اللہ پاک کی اِطاعت کی اس نے اس کا شکر ادا کیا اور جس نے نافرمانی کی اس نے اس کی ناشکری کی۔[1]

تفسیر ابنِ کثیر میں حضرت سیِّدُنا حسن بصری رحمۃُ اللہِ علیہ سے منقول ہے کہ جو بندہ اللہ پاک کا ذِکر کرتا ہے اللہ پاک اس کا ذِکر کرتا ہے اور جو اس کا شکر کرتا ہے اسے وہ اور عطا فرماتا ہے اور جو اس کی ناشکری کرے گا اسے وہ عذاب میں مبتلا فرمائے گا۔[2]

میرا شکر ادا کرو گے تو میں اور زیادہ عطا کروں گا:

ایک اور مقام پر اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَ لَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝﴾ (پ 13، ابراھیم:7) ترجَمۂ کنزالعرفان: اگر تم میرا شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ عطا کروں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو میرا عذاب سخت ہے۔

اِس آیتِ مبارکہ کے تحت صدرُ الافاضل حضرتِ علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ خزائن العرفان میں فرماتے ہیں: اِس آیت سے معلوم ہوا کہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہے۔ شکر کی اصل یہ ہے کہ آدمی نعمت کا تصوّر اور اس کا اِظہار کرے اور حقیقت شکر یہ ہے کہ مُنْعِم (یعنی نعمت دینے والے) کی نعمت کا اس کی تعظیم کے ساتھ اِعتراف کرے اور نفس کو اس کا خُوگر بنائے۔ یہاں ایک باریکی ہے وہ یہ کہ بندہ جب اللہ پاک کی نعمتوں اور اس کے طرح طرح کے فضل و کرم و اِحسان کا مُطالعہ کرتا ہے تو اس کے شکر میں مشغول ہوتا ہے اس سے نعمتیں زیادہ ہوتی ہیں اور بندے کے دِل میں اللہ پاک کی محبت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ یہ مقام بہت بَرتر (یعنی اونچا) ہے اور اس

1 ..... تفسیر خازن، پ2، البقرۃ، تحت الآیۃ:152، 1/103۔
2 ..... تفسیر ابن کثیر، پ2، البقرۃ، تحت الآیۃ:151-152، 1/335-336۔

www.dawateislami.net

سے اعلیٰ مقام یہ ہے کہ مُنْعِم کی محبت یہاں تک غالب ہو کہ قلب کو نعمتوں کی طرف اِلتفات باقی نہ رہے، یہ مقام صِدِّیقوں کا ہے۔ اللہ پاک اپنے فضل سے ہمیں شکر کی توفیق عطا فرمائے۔[1]

شکر کرنے والا نعمت کی زیادتی سے محروم نہ ہو گا:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے، سرکارِ دوعالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جسے شکر کرنے کی توفیق ملی وہ نعمت کی زیادتی سے محروم نہ ہو گا کیونکہ اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا ہے: ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ﴾ (پ 13، ابراہیم :7) (ترجَمۂ کنزالعرفان: اگر تم میرا شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ عطا کروں گا۔) جسے توبہ کرنے کی توفیق عطا ہوئی وہ توبہ کی قبولیت سے محروم نہ ہو گا کیونکہ اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا ہے: ﴿وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ﴾ (پ25، شوریٰ:25) (ترجَمۂ کنزالعرفان: اور وہی ہے جو اپنے بندوں سے توبہ قبول فرماتا ہے۔)[2]

شکر کرنے والوں کو صِلہ دینے کا وعدہ خود اللہ پاک اپنے کلامِ پاک میں کرتے ہوئے اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَ سَنَجْزِی الشّٰكِرِیْنَ ۝۱۴۵﴾ (پ4، اٰلِ عمران: 145) ترجَمۂ کنزالعرفان: اور عنقریب ہم شکر ادا کرنے والوں کو صِلہ عطا کریں گے۔

نعمتوں کو یاد کرنا شکر ہے:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک ہمیں شکر ادا کرنے کا حکم دے رہا ہے، تو شکر زبان سے بھی ادا کیا جاتا ہے اور بزرگانِ دِین رحمۃُ اللہِ علیہم نے کچھ اور چیزیں بھی بیان

1 ..... خزائن العرفان، پ13، ابراہیم، تحت الآیۃ:7۔
2 ..... تفسیر درمنثور، پ13، ابراہیم، تحت الآیۃ:7، 5/9۔

www.dawateislami.net

فرمائی ہیں جن سے شکر ادا کیا جاتا ہے۔ چنانچہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: نعمتوں کو یاد کرنا بھی شکر ہے۔[1]

ذِکرِ الٰہی بھی شکر ہے:

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن سلام رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: اے اللہ! تیرا شکر کس طرح کرنا چاہئے؟ اِرشاد ہوا: اے موسیٰ! تمہاری زبان ہمیشہ میرے ذِکر سے تر رہے۔[2]

گناہوں کو چھوڑ دینا بھی شکر ہے:

حضرت سیِّدُنا مَخْلَد بن حسین رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: شکر کے بارے میں ایک قول یہ ہے: بندہ گناہوں کو چھوڑ دے۔[3]

اِسی وجہ سے بزرگانِ دِین رحمۃُ اللہِ علیہم نے لکھا ہے کہ اَعضا کا شکر ان کو گناہوں سے بچانا اور رَب کی فرمانبرداری میں لگانا ہے۔ جیسے کان کا شکر گناہ کی باتیں نہ سننا، زبان کا شکر جھوٹ، غیبت، چغلی اور گالی وغیرہ سے بچنا، آنکھ کا شکر بد نگاہی سے بچنا، پیٹ کا شکر حرام کھانے سے بچنا وغیرہ۔ مزید تفصیل امام محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ کی کتاب "اِحیاءُ العلوم" کی چوتھی جلد میں دیکھی جاسکتی ہے۔

نعمت کا چرچا کرنا بھی شکر ہے:

حضرت سیِّدُنا نعمان بن بشیر رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: رسولِ مُکَرَّم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا

1 ..... شعب الایمان، 4/102، حدیث: 4422۔
2 ..... الزھد لابن مبارک، ص330، حدیث: 942۔
3 ..... در منثور، پ2، البقرۃ، تحت الآیۃ: 152، 1/371۔

www.dawateislami.net

فرمانِ عظمت نشان ہے: جو قلیل پر شکر نہیں کرتا وہ کثیر پر شکر نہیں کر سکتا۔ جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ پاک کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔ اللہ پاک کی نعمت کا چرچا کرنا اس کا شکر ہے اور اس کا چرچا نہ کرنا ناشکری ہے۔ (مسلمانوں کی) جماعت میں رَحمت ہے اور ان سے علیٰحدہ رہنا (سببِ) عذاب ہے۔[1] معلوم ہوا کہ اللہ پاک کی نعمتوں کا چرچا کرنا بھی شکر ادا کرنے کا ایک طریقہ ہے، جس طرح عاشقانِ رسول میلاد شریف منا کر اللہ پاک کی سب بڑی نعمت کا چرچا اور شکر ادا کرتے ہیں۔

ناشکری کی کیا وعیدات ہیں؟

ناشکری کی سب سے بڑی وعید تو قرآنِ پاک میں ہی بیان ہوئی ہے چنانچہ پارہ 13 سورۂ ابراھیم کی آیت نمبر سات میں اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَ لَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ۝﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: اگر تم میرا شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ عطا کروں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو میرا عذاب سخت ہے۔

حضرت حسن بصری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ اللہ پاک جب کسی قوم کو نعمت عطا فرماتا ہے تو ان سے شکر ادا کرنے کا مُطالبہ فرماتا ہے، جب وہ شکر کریں تو اللہ پاک ان کی نعمت کو زیادہ کرنے پر قادِر ہے اور جب وہ ناشکری کریں تو اللہ پاک ان کو عذاب دینے پر قادِر ہے اور وہ ان کی نعمت کو ان پر عذاب بنا دیتا ہے۔[2]

شکر کی عادت اپنانے کے سات طریقے:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قرآن و حدیث میں اللہ پاک کا شکر ادا کرنے اور

1 ..... مسند امام احمد، 30/390، حدیث: 18449۔
2 ..... موسوعۃ الامام ابن ابی دنیا، 1/484، حدیث: 60۔

www.dawateislami.net

ناشکری سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے لہٰذا ہمیں اللہ پاک کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہیے تاکہ ہم اپنے رَب کے شکر گزار بندے بن جائیں۔ شکر کی عادت اپنانے کے سات طریقے ملاحظہ کیجیے:

(1)... شکر کے فضائل و واقعات کا مُطالعہ کیجیے: کہ فضائل پڑھنے سے شکر کرنے کا ذہن بنے گا، اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک فرامین سہارا دیں گے اور بندہ شکر کی طرف مائل ہو گا اور شکر سے متعلق واقعات پڑھنے سے یہ ذہن بنے گا کہ دُنیا میں اللہ پاک کے کئی ایسے نیک بندے بھی ہیں جن پر مَصائب و آلام کے پہاڑ ٹوٹے لیکن اِس کے باوجود ان کی زبان پر ناشکری کا ایک کلمہ بھی نہ آیا، انہوں نے ہر حال میں اللہ پاک کا شکر ہی ادا کیا۔ شکر کے فضائل پڑھنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مکتبۃ المدینہ کا رِسالہ ''شکر کے فضائل'' اور امام محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ کی مایہ ناز تصنیف ''اِحیاءُ العلوم'' جلد4، صفحہ 239 سے مُطالعہ بہت مفید ہے۔

(2)... اپنے سے کم تر و اَدنیٰ پر نظر کیجئے: مثلاً یوں غور کیجئے کہ ہمارے پاس رہنے کے لیے اپنا مکان ہے مگر کئی لوگ ایسے ہیں جن کے پاس اپنا مکان نہیں، بلکہ بعضوں کے پاس تو مکان ہی نہیں، سڑکوں اور فٹ پاتھوں پر ان کے شَب و روز بسر ہو رہے ہیں، ہمیں صبح دوپہر شام تین وقت کا پُر تکلف کھانا میسر ہے مگر کئی لوگ ایسے بھی ہیں جنہیں دو وقت کی روٹی میسر نہیں، ہمارے لیے میٹھے مشروبات موجود ہیں مگر کئی لوگوں کو تو پینے کا صاف پانی تک میسر نہیں، آلودہ پانی پینے پر مجبور ہیں۔ اُمّید ہے اِس طرح اللہ پاک کی عطا کردہ نعمتوں پر شکر کرنے کا ذہن بنے گا۔

(3)... اللہ پاک کی نعمتوں پر غور کیجئے: کہ اللہ پاک نے بے شمار مخلوقات کو پیدا فرمایا

www.dawateislami.net

لیکن ہمیں اَشرفُ المخلوقات پیدا فرمایا، پھر مسلمان پیدا فرمایا، نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اُمّت میں پیدا فرمایا، ہوا کی نعمت عطا فرمائی، پانی کی نعمت عطا فرمائی، دھوپ کی نعمت عطا فرمائی۔ اپنے جسم میں غور کیجئے کہ دیکھنے کے لیے دو آنکھیں عطا فرمائیں، سننے کے لیے دو کان عطا فرمائے، پکڑنے اور چھونے کے لیے دو ہاتھ عطا فرمائے، سونگھنے کے لیے ناک عطا فرمائی، چلنے کے لیے پاؤں عطا فرمائے، کھانے کے لیے منہ عطا فرمایا، پھر سخت چیزیں چبانے کے لیے دانت عطا فرمائے، اَلغرض اللہ پاک کی نعمتوں کا شمار نہیں مگر جتنی بھی نعمتوں میں غور کریں گے اتنا ہی بارگاہِ الٰہی میں شکر بجالانے کا ذہن بنتا ہی جائے گا۔ نعمتوں کی مختلف اَقسام اور ان کے تفصیلی بیان کے لیے اِحیاءُ العلوم، جلد 4 سے شکر کے باب کا مُطالعہ کیجئے۔

(4)... نعمتوں کے زَوال کا خوف کیجئے: کیونکہ نعمتوں پر شکر ادا کیا جائے تو ان میں اِضافہ ہوتا ہے اور اگر ان کی ناشکری کی جائے تو وہ نعمتیں چھینی جاسکتی ہیں، جب بندے کو نعمتوں کے زَوال کا خوف ہوگا تو خود بخود اس کا ذہن نعمتوں کے شکر کی طرف مائل ہوگا کہ کہیں میرے پاس موجود نعمت زائل نہ ہو جائے۔ بعض بزرگ رحمۃُ اللہِ علیہم فرماتے ہیں: نعمتیں وحشی جانوروں کی طرح ہیں، انہیں شکر کے ذَریعے قید میں رکھو۔[1]

(5)... شکر گزاروں کی صحبت اِختیار کیجیے: کہ صحبت اثر رکھتی ہے، جو بندہ جیسی صحبت اِختیار کرتا ہے وہ ویسا ہی بن جاتا ہے، ناشکروں کی صحبت اِختیار کریں گے تو ناشکری کی عادت پڑ جائے گی اور اللہ پاک کے شکر گزار بندوں کی صحبت اِختیار کریں گے تو اِن شاءَ اللہ شکر ادا کرنے والے بن جائیں گے۔

---

1 ..... احیاء العلوم، 4/156۔

www.dawateislami.net

(6)... مختلف اَعضا سے شکر ادا کیجئے: دِل کے ساتھ اِس طرح کہ بھلائی کا اِرادہ کیجئے، زبان کے ساتھ اِس طرح کہ شکر کا اِظہار کرتے ہوئے اللہ پاک کی حمد کیجئے اور اَعضا کے ساتھ اِس طرح کہ اس نعمت کو اللہ پاک کی اِطاعت و فرمانبرداری کے لیے اِستعمال میں لائیے اور اس کی نافرمانی والے کاموں میں اس سے مدد نہ لیجئے۔ آنکھوں کے شکر میں سے یہ بھی ہے کہ مسلمان کا جو بھی عیب دیکھیں اسے چھپائیں، کانوں کا شکر یہ ہے کہ کسی کا عیب سن لیں تو اُسے چھپائیں، اپنی زبان کو بھی ہر وقت شکرِ الٰہی سے تر رکھیں۔ اَعضا کے شکر میں صرف مثالیں ذِکر کی ہیں ورنہ شکر کی متعدد صورتیں ہو سکتی ہیں۔

(7)... مصیبتوں پر بھی شکر کیجئے: کہ بندہ جب مصیبتوں پر شکر کی عادت بنالے گا تو خود بخود نعمتوں پر بھی شکر بجالائے گا۔

مصیبتوں پر شکر کرنے کے پانچ پہلو:

مصیبتوں پر شکر کرنے کے امام محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ نے پانچ پہلو بیان فرمائے ہیں:

(1)... ہر مصیبت اور بیماری کے بارے میں یہ تصور کرے کہ اِس سے بھی بڑھ کر بیماری اور مصیبت موجود ہے اگر اللہ پاک اس میں اِضافہ فرما دے تو کیا میں روک سکتا ہوں، اسے دور کر سکتا ہوں؟ ہر گز نہیں! پس اللہ پاک کا شکر ہے کہ اس نے بڑی مصیبت و بیماری نہیں بھیجی۔

(2)... یہ تصور کر کے شکر ادا کرے کہ ہو سکتا ہے اِس مصیبت کے بدلے کوئی دِینی مصیبت دور کر دی گئی ہو۔ ایک شخص نے سیدنا سہل بن عبد اللہ تستری رحمۃُ اللہِ علیہ سے کہا: چور میرے گھر میں داخل ہوا اور سامان لے کر چلا گیا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: اللہ پاک کا شکر ادا کرو اگر شیطان تمہارے دِل میں داخل ہو کر اِیمان لوٹ لیتا تو کیا کرتے!

www.dawateislami.net

(3)...یہ تصور کرے کہ ہو سکتا ہے کوئی اُخروی سزا دُنیا میں ہی دے دی گئی ہو اور یہ بھی اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے کیونکہ جسے کسی عمل کی دُنیا میں سزا دے دی گئی تو اب اسے اس عمل کی آخرت میں سزا نہیں ملے گی، فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: بندہ اگر کوئی گناہ کرے پھر اسے دُنیا میں کوئی تکلیف یا مصیبت پہنچ جائے تو اللہ پاک اسے دوبارہ سزا نہیں دے گا۔[1]

(4)...یہ مصیبت وتکلیف تو بندے کے لیے لوحِ محفوظ میں لکھی ہوئی تھی جو لازماً اس کو پہنچنی تھی، جب دُنیا میں پہنچ چکی اور اس کے بعض یا کل سے فراغت اور راحت حاصل کرلی تو یہ بھی اس کے حق میں نعمت ہے لہٰذا اس پر شکر ادا کرے۔

(5)...جس طرح دَوا مریض کے لیے ناپسندیدہ ہوتی ہے مگر اس کے حق میں مفید ہوتی ہے اِسی طرح مومن کو پہنچنے والی تکلیف بھی ناپسندیدہ ہوتی ہے لیکن اس کے حق میں بہتر ہوتی ہے لہٰذا اس پر شکر ادا کرے، مہلک (یعنی ہلاک کرنے والے) گناہوں کی بنیاد دُنیا کی محبت ہے اور دُنیا سے دِل کا اُچاٹ ہو جانا اُخروی نجات کا باعث ہے، تکلیفوں مصیبتوں کی وجہ سے بندے کا دِل دُنیا سے اُچاٹ ہو جاتا ہے تو یہ بذاتِ خود ایک نعمت ہے لہٰذا اِس پر شکر ادا کرنا چاہیے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 .....ترمذی، 4/284، حدیث: 2635۔
2 .....احیاء العلوم، 4/158-160۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

صَبر

دُرُود شریف کی فضیلت:

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: جس نے دِن اور رات میں میری طرف شوق و محبت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دِن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

صبر کی تعریف:

"صبر" کے لغوی معنیٰ رُکنے، ٹھہرنے یا باز رہنے کے ہیں[2] اور نفس کو اس چیز پر روکنا (یعنی ڈٹ جانا) جس پر رُکنے (یعنی ڈَٹے رہنے) کا عقل اور شریعت تقاضا کر رہی ہو صبر کہلاتا ہے۔[3]

اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے:

اللہ پاک قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَاصْبِرُوْا ط اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۚ﴾ (پ10، الانفال:46) ترجَمۂ کنزالعرفان: اور صبر کرو، بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

1 ..... معجم کبیر، 18/362، حدیث:928۔
2 ..... نجات دلانے والے اعمال کی معلومات، ص44۔
3 ..... تفسیر صراط الجنان، پ2، البقرہ، تحت الآیۃ:153، 1/246۔

www.dawateislami.net

صبر اور نماز سے مدد چاہو:

ایک اور مقام پر اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝۱۵۳ ﴾ (پ2، البقرۃ:153) ترجَمۂ کنزالعرفان: اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد مانگو، بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔

اِس آیت میں فرمایا گیا کہ صبر اور نماز سے مدد مانگو۔ صبر سے مدد طلب کرنا یہ ہے کہ عبادات کی اَدائیگی، گناہوں سے رُکنے اور نفسانی خواہشات کو پورا نہ کرنے پر صبر کیا جائے اور نماز چونکہ تمام عبادات کی اصل اور اہلِ ایمان کی مِعراج ہے اور صبر کرنے میں بہترین مُعاوِن ہے اِس لئے اس سے بھی مدد طلب کرنے کا حکم دیا گیا اور اِن دونوں کا بطورِ خاص اس لئے ذِکر کیا گیا کہ بدن پر باطنی اَعمال میں سب سے سخت صبر اور ظاہری اَعمال میں سب سے مشکل نماز ہے۔[1]

صبر کی دو قسمیں ہیں:

بنیادی طور پر صبر کی دو قسمیں ہیں: (1)... بدنی صبر جیسے بدنی مشقتیں برداشت کرنا اور ان پر ثابت قدم رہنا۔ (2)... طبعی خواہشات اور خواہش کے تقاضوں سے صبر کرنا۔

پہلی قسم کا صبر جب شریعت کے مُوافق ہو تو قابلِ تعریف ہوتا ہے، لیکن مکمل طور پر تعریف کے قابل صبر کی دوسری قسم ہے۔[2]

صبر اِبتدائے صَدمہ پر ہے:

یاد رہے کہ کامل صبر اُسی حالت میں کہلائے گا جب آپ صدمہ پہنچتے ہی اسے ضَبط

1 ..... تفسیر روح البیان، پ2، البقرۃ، تحت الآیۃ:153، 1/257 ملخصاً۔
2 ..... تفسیر صراط الجنان، پ2، البقرہ، تحت الآیۃ:153، 1/246۔

www.dawateislami.net

کرنے کی کوشش کریں، بعض لوگ اپنے دِل کی ساری بھڑاس نکالنے کے بعد کہتے ہیں ”میں نے صبر کیا“ حالانکہ جَزع وفَزع کے بعد کیا جانے والا صبر وہ نہیں کہ جس پر اَجر و ثواب کی اُمّید کی جاسکے۔ چنانچہ،

حضرت اَنَس رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایک عورت کے قریب سے گزرے جو ایک قبر کے پاس رو رہی تھی، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: خدا سے ڈر اور صبر کر۔ (وہ آپ کو پہچان نہ سکی اور) کہا: آپ تشریف لے جائیں اور مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں، آپ کو کیا معلوم کہ مجھے کیا مصیبت پہنچی ہے! جب اسے بتایا گیا کہ وہ تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہیں تو وہ دَرِ اقدس پر حاضر ہوئی۔ دَربانوں کو نہ پا کر اس نے (معذرت خواہانہ اَنداز میں) عرض کی: میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا (اب میں صبر کرتی ہوں) آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: صبر تو صدمہ کی اِبتدا کے وقت ہوتا ہے۔[1]

مطلب یہ ہے کہ حقیقی صبر وہی ہوتا ہے جو صدمے کے آغاز میں کیا جائے ورنہ مصیبت کا وقت گزر جانے کے بعد سکون آ جانا صبر نہیں بلکہ غم کو بھول جانا ہے۔ جبکہ مصیبت کی اِبتدا میں دِل کو اچانک ایسا دھچکا لگتا ہے کہ اس وقت پُرسکون رہنا اور تقدیر پر راضی رہنا حقیقی صبر ہی کے ذَریعے ممکن ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اَجر مصیبت پر نہیں ملتا کیونکہ وہ اِنسان کی اِختیار کردہ نہیں ہوتی البتہ اَجر و ثواب اچھی نیت اور مصیبت پر صبر جَمیل کی بدولت ملتا ہے۔[2]

حضرت سَیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجہَہُ الکریم نے حضرت سَیِّدُنا اَشْعَث رضی اللہُ عنہ سے

1 ..... بخاری، 1/433-434، حدیث: 1283۔
2 ..... عمدۃ القاری، 6/94، تحت الحدیث: 1283 ملخصًا۔

www.dawateislami.net

اِرشاد فرمایا: اگر تم صبر کرنا چاہو تو ایمان اور اَجر کی اُمّید پر صبر کر لو ورنہ جانوروں کی طرح صبر آ ہی جائے گا۔[1]

تین چیزیں صابرین کے لئے مخصوص ہیں:

صبر کرنے کے فضائل اللہ پاک نے قرآنِ مجید میں متعدد مقامات پر ارشاد فرمائے ہیں، اور اکثر دَرَجات اور بھلائیوں کو صبر سے منسوب کیا ہے اور انہیں صبر کا پھل قرار دیا ہے اور صابروں کے لئے ایسے اِنعامات رکھے ہیں جو کسی اور کے لئے نہیں رکھے، چنانچہ اللہ پاک کا فرمانِ عالیشان ہے: ﴿اُولٰٓىٕكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ ۟ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ۠ ۝۱۵۷﴾ (پ2، البقرۃ:157) ترجَمۂ کنزالعرفان: ”یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے درود ہیں اور رحمت اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔“ لہٰذا ثابت ہوا کہ ہدایت، رَحمت اور صلوات تین چیزیں صابرین کے لئے مخصوص ہیں۔

اَحادیثِ مبارکہ میں صبر کرنے کے فضائل:

اَحادیثِ مبارکہ میں بھی صبر کرنے کے بے شمار فضائل بیان ہوئے ہیں، چار اَحادیثِ مبارکہ پیشِ خدمت ہیں:

(1)... حضرتِ جابر رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے اِیمان کے متعلق پوچھا گیا: آپ نے فرمایا: اِیمان، صبر اور سخاوت کا نام ہے۔[2]

(2)... ایک حدیثِ پاک میں اِرشاد فرمایا: صبر، جنَّت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔[3]

(3)... ایک مَرتبہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے دَریافت کیا گیا کہ اِیمان کیا ہے؟ آپ

1 ..... کتاب الکبائر، ص219۔
2 ..... مکارم الاخلاق، ص370، حدیث:155۔
3 ..... احیاء العلوم، 4/76۔

www.dawateislami.net

صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: صبر۔[1] اور یہ بات حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اس فرمان کے مثل ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے دَریافت کیا گیا تھا کہ حج کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: وقوفِ عرفہ۔[2] یعنی اَہم رُکن وقوفِ عرفات ہے۔

(4)... رسولِ رَحمت، شفیعِ اُمَّت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی بندے کو اُس کے جسم، مال یا اَولاد کے ذَریعے آزمائش میں مبتلا کروں، پھر وہ صبرِ جمیل کے ساتھ اُس کا اِستقبال کرے تو قیامت کے دِن مجھے حیا آئے گی کہ اس کے لیے میزان قائم کروں یا اس کا نامۂ اَعمال کھولوں۔[3]

صبر کرنے کے مختلف اَحکام:

❁ شریعت نے جن کاموں سے منع کیا ہے اُن سے صبر (یعنی رُکنا) فرض ہے۔[4]

❁ ناپسندیدہ کام (جو شرعاً گناہ نہ ہو اس) سے صبر مستحب ہے۔[5]

❁ تکلیف دہ فعل جو شرعاً ممنوع ہے اس پر صبر (یعنی خاموشی) ممنوع ہے۔ مثلاً کسی شخص یا اس کے بیٹے کا ہاتھ ناحق کاٹا جائے تو اس شخص کا خاموش رہنا اور صبر کرنا ممنوع ہے، ایسے ہی جب کوئی شخص شہوت کے ساتھ بُرے اِرادے سے اس کے گھر والوں کی طرف بڑھے تو اس کی غیرت بھڑک اُٹھے لیکن غیرت کا اِظہار نہ کرے اور گھر والوں کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے اس پر صبر کرے اور قدرت کے باوجود نہ روکے تو شریعت نے اس

1 ..... شعب الایمان، 7/425-426، حدیث: 10837۔
2 ..... ابن ماجہ، 3/468-469، حدیث: 3015۔
3 ..... نوادر الاصول للحکیم ترمذی، 4/277، حدیث: 962۔
4 ..... نجات دلانے والے اعمال کی معلومات، ص45۔
5 ..... نجات دلانے والے اعمال کی معلومات، ص46۔

www.dawateislami.net

صبر کو حرام قرار دیا ہے۔[1]

❁ صبر جمیل یعنی سب سے بہترین صبر یہ ہے کہ مصیبت میں مبتلا شخص کو کوئی نہ پہچان سکے، اس کی پریشانی کسی پر ظاہر نہ ہو۔[2]

❁ صبر کا اعلیٰ ترین دَرَجہ یہ ہے کہ لوگوں کی طرف سے پہنچنے والی تکالیف پر صبر کیا جائے۔ فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: جو تم سے قطع تعلق کرے اس سے صِلۂ رحمی سے پیش آؤ، جو تمہیں محروم کرے اسے عطا کرو اور جو تم پر ظلم کرے اسے مُعاف کرو۔[3] حضرت سیدنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اِرشاد فرمایا: میں تم سے کہتا ہوں کہ بُرائی کا بدلہ بُرائی سے نہ دو بلکہ جو تمہارے ایک گال پر مارے اپنا دوسرا گال اس کے آگے کر دو، جو تمہاری چادر چھینے تم کمر بند بھی اسے پیش کر دو اور جو تمہیں ایک میل ساتھ چلنے پر مجبور کرے تم اس کے ساتھ دو میل تک چلو۔[4] اِن تمام اِرشادات میں تکالیف پر صبر کرنے کا فرمایا گیا ہے اور یہی صبر کا اعلیٰ مرتبہ ہے۔

بچھو کے کاٹنے پر صبر:

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃ المدینہ کی 656 صفحات پر مشتمل کتاب ”فیضانِ ریاض الصالحین“ جلد اول، صفحہ 316 پر ہے: حضرت سیدنا سری رحمۃُ اللہِ علیہ سے صبر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے صبر سے متعلق بیان شروع کر دیا۔ اِسی دَوران ایک بچھو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی ٹانگ پر مسلسل ڈنک مارتا رہا لیکن آپ پُرسکون رہے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ

1 ..... احیاء العلوم، 4/85۔
2 ..... احیاء العلوم، 4/91۔
3 ..... شعب الایمان، 6/222، حدیث: 7959۔
4 ..... اِحیاء العلوم، 4/88۔

www.dawateislami.net

اس مُوذی (یعنی تکلیف دینے والے) کو ہٹایا کیوں نہیں؟ فرمایا: مجھے اللہ پاک سے حیا آ رہی تھی کہ میں صبر کا بیان کروں لیکن خود صبر نہ کروں۔[1]

صبر کی عادت بنانے کے سات طریقے:

(1)... صبر کے فَضائل کا مُطالعہ کیجئے: کیونکہ کسی بھی نیک یا اچھے عمل کے فضائل پیشِ نظر ہوں تو اس پر عمل کرنے کا جلدی ذہن بن جاتا ہے۔ صبر تو وہ باطنی خوبی ہے کہ جس کے فضائل قرآن و حدیث میں بکثرت بیان فرمائے گئے ہیں۔ صبر سے متعلق آیاتِ کریمہ، اَحادیثِ مبارکہ، اَقسام اور تفصیلی معلومات کے لیے دعوتِ اسلامی کے مکتبۃ المدینہ کی کتب "اِحیاءُ العلوم (جلد چہارم)، فیضانِ ریاض الصالحین (جلد اول)، مکاشفۃ القلوب، منہاج العابدین، جنَّت میں لے جانے والے اَعمال" وغیرہ کا مُطالعہ بہت مفید رہے گا۔

(2)... بارگاہِ اِلٰہی میں صبر کی دُعا کیجیے: دُعا مومن کا ہتھیار ہے، جب مومن اپنا ہتھیار اِستعمال نہیں کرے گا تو یقیناً اس کے خطرناک دُشمن نفس و شیطان اس پر حملہ آور ہوتے رہیں گے اور مصیبتوں پر صبر و شکر کے بجائے ناشکری و بے صبری جیسے مذموم اَفعال صادِر ہوتے رہیں گے۔

(3)... اپنی ذات میں عاجزی پیدا کیجئے: کہ کسی کی طرف سے ملنے والی تکلیف پر بے صبری اور اِنتقامی کاروائی کا ایک سبب تکبر بھی ہے، جب بندہ اپنی ذات میں عاجزی و اِنکساری پیدا کرے گا تو اِنتقامی کاروائی کا ذہن ختم ہو جائے گا اور لوگوں سے ملنے والی تکالیف پر صبر نصیب ہو گا اور رَحمتِ الٰہی سے اس صبر پر اَجر ملے گا۔

(4)... جلد بازی نہ کیجئے: ہماری زندگی میں کئی کام ایسے ہیں جن میں جلد بازی کی وجہ

---

1 ..... رسالہ قشیریۃ، ص223۔

www.dawateislami.net

سے صبر رُخصت ہو جاتا ہے، بلکہ اس جلد بازی کی وجہ سے بسا اوقات شدید نقصان بھی اُٹھانا پڑتا ہے، لہٰذا جلد بازی کی عادت کو دور کرتے ہوئے صبر سے کام لیجئے۔

(5)... مُعاف کرنے کی عادت اپنایئے: جب کسی کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو نفس اس سے بدلہ لینے پر اُبھارتا ہے جس کی ضِد عفو و دَرگزر یعنی مُعاف کر دینا ہے، جب بندہ مُعاف کر دینے کی عادت اپنائے گا تو تکالیف پہنچنے پر اسے خود بخود صبر بھی نصیب ہو جائے گا۔

(6)... مصیبت میں نعمتوں کو تلاش کیجیے: یہ بزرگانِ دِین رحمۃُ اللہِ علیہم کا طریقہ ہے اور اس سے صبر کرنے میں مدد ملتی ہے، ہر مصیبت میں کوئی نہ کوئی نعمت چھپی ہوتی ہے، مثلاً بسا اوقات ایک چھوٹی مصیبت کسی بڑی مصیبت کو ٹالتی ہے، کوئی مصیبت کسی گناہ کے لیے کفارہ بن جاتی ہے، مصیبتیں دَرَجات میں بلندی کا باعث بھی ہوتی ہیں، دُنیوی مصیبتیں اُخروی مصیبتوں سے نجات بھی دِلاتی ہیں، یقیناً یہ تمام صورتیں اللہ پاک کی بڑی نعمتیں ہیں جو مصیبت میں پوشیدہ ہیں۔ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے مجھے جس مصیبت میں بھی مبتلا کیا اس میں مجھ پر چار نعمتیں تھیں: (۱) وہ آزمائش میرے دِین میں نہ تھی۔ (۲) اس سے بڑھ کر مصیبت نہ آئی۔ (۳) میں اس پر راضی ہونے کی دولت سے محروم نہ ہوا۔ (۴) مجھے اس پر ثواب کی اُمّید رہی۔[1]

(7)... اپنے سے بڑی مصیبت والے کو دیکھیے: کیونکہ جسے کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ یہی سمجھتا ہے شاید مجھے سب سے زیادہ یا بڑی مصیبت پہنچی ہے اور یہی بات بسا اوقات اسے بے صبری میں مبتلا کر دیتی ہے، جب وہ اپنے سے بڑی مصیبت والے کو دیکھے گا تو شکر کرے گا اور اسے صبر کی نعمت نصیب ہو گی۔

---

1 ..... احیاء العلوم، 4/158۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

عِلم اور عُلَماء کے فضائل

دُرُود شریف کی فضیلت:

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ پاک میں عِلم اور عُلَما کے فضائل:

قرآنِ پاک کی متعدد آیات میں عِلم اور عُلَما کے فضائل بیان ہوئے ہیں، ان میں سے چند آیاتِ مبارکہ پیش کی جاتی ہیں، پارہ 3، سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 18 میں اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآىٕمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: اور اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے قائم ہو کر، اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا حکمت والا۔

تفسیر صراط الجنان میں ہے: اِس آیت میں فرمایا گیا کہ اللہ پاک اور فرشتے اور اہلِ علم یعنی اَنبیا علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام اور اَولیا رحمۃُ اللہِ علیہم نے گواہی دی کہ اللہ پاک کے سِوا کوئی معبود نہیں۔ اِس سے معلوم ہوا کہ اہلِ علم بڑی عزت والے ہیں کہ رَبِّ کریم نے انہیں اپنی توحید کا گواہ اپنے ساتھ بنایا، لیکن عُلَماءِ دِین سے مُراد عُلَماءِ رَبّانی ہیں یعنی صحیحُ العقیدہ اور

1 ..... معجم کبیر، 3/82، حدیث: 2729۔

www.dawateislami.net

صالحین عُلَما۔ عُلَماءِ رَبّانی وہ ہیں جو خود اللہ پاک والے ہیں اور لوگوں کو اللہ پاک والا بناتے ہیں، جن کی صحبت سے خدا کی کامل محبت نصیب ہوتی ہے، جس عالِم کی صحبت سے اللہ پاک کے خوف اور حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبت میں کمی آئے وہ عالِم نہیں، ظالم ہے۔[1]

عُلَماءِ دِین بڑے دَرَجے والے ہیں:

پارہ28، سورۃُ المجادلہ کی آیت نمبر 11 میں اِرشاد ہوتا ہے: ﴿یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْۙ وَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: اللہ تم میں سے ایمان والوں کے اور ان کے درجات بلند فرماتا ہے جنہیں علم دیا گیا۔

تفسیر صراط الجنان جلد 10 صفحہ 47 میں ہے: اِس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عُلَماءِ دِین بڑے دَرَجے والے ہیں اور دُنیا و آخرت میں ان کی عزت ہے، جب اللہ پاک نے ان کے دَرَجات کی بلندی کا وعدہ کیا ہے تو انہیں اس کے فضل و کرم سے دُنیا و آخرت میں عزت ضرور ملے گی۔

حضرت حسن بصری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ نے اِسی آیت کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا: اے لوگو! اِس آیت کو سمجھو اور علم حاصل کرنے کی طرف راغب ہو جاؤ کیونکہ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے کہ وہ مومن عالِم کو اس مومن سے بلند دَرَجات عطا فرمائے گا جو عالِم نہیں ہے۔[2]

عِلم والے اور بغیر عِلم والے برابر نہیں:

یاد رَکھیے! عِلم والے اور بغیر عِلم والے برابر نہیں ہو سکتے، چنانچہ پارہ 23 سورۃُ الزمر

1 ..... تفسیر صراط الجنان، پ3، آل عمرٰن، تحت الآیۃ:18، 1/448۔
2 ..... خازن، پ28، المجادلۃ، تحت الآیۃ:10، 4/241۔

www.dawateislami.net

کی آیت نمبر 9 میں اِرشاد فرمایا: ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: تم فرماؤ: کیا علم والے اور بے علم برابر ہیں؟ (یعنی جاہل کسی طرح عالم کے مرتبہ کو نہیں پہنچتا۔)

اَحادیثِ مبارکہ میں عِلم اور عُلَما کے فضائل:

عِلم اور عُلَما کے فضائل جس طرح قرآنِ پاک میں بیان کیے گئے ہیں اِسی طرح اَحادیثِ مبارکہ میں بھی اِرشاد فرمائے گئے ہیں۔ موضوع کی مناسبت سے عِلم اور عُلَما کے فضائل پر چند اَحادیثِ مبارکہ ملاحظہ کیجیے:

(1)... ایک ساعت (یعنی گھڑی بھر) علم حاصل کرنا ساری رات قیام (یعنی عبادت) کرنے سے بہتر ہے۔[1]

(2)... عِلم عبادت سے افضل ہے۔[2]

(3)... عِلم اسلام کی حیات اور دِین کا ستون ہے۔[3]

(4)... عُلَما زمین کے چراغ اور اَنبیاءِ کرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام کے وارث ہیں۔[4]

(5)... مرنے کے بعد بھی بندے کو عِلم سے نفع پہنچتا رہتا ہے۔[5]

(6)... ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔[6]

---

1 ..... مسند الفردوس، 2/441، حدیث: 3917۔

2 ..... کنز العمال، 5/58، حدیث: 28653۔

3 ..... کنز العمال، 5/58، حدیث: 28657۔

4 ..... کنز العمال، 5/59، حدیث: 28673 ملخصًا۔

5 ..... مسلم، ص684، حدیث: 4223 ملخصًا۔

6 ..... ترمذی، 4/311-312، حدیث: 2690۔

www.dawateislami.net

(7)...علم کی مجالس جنّت کے باغات ہیں۔[1]

(8)...علم کی طلب میں کسی راستے پر چلنے والے کے لئے اللہ پاک جنّت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔[2]

(9)...قیامت کے دِن عُلَما کی سیاہی اور شُہدا کے خون کا وزن کیا جائے گا تو ان کی سیاہی شہدا کے خون پر غالب آجائے گی۔[3]

(10)...عالِم کے لئے ہر چیز مغفرت طلب کرتی ہے حتّٰی کہ سمندر میں مچھلیاں بھی مغفرت کی دُعا کرتی ہیں۔[4]

(11)...عُلَما کی صحبت میں بیٹھنا عبادت ہے۔[5]

(12)...عُلَما کی تعظیم کرو کیونکہ وہ اَنبیاءِ کرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام کے وارث ہیں۔[6]

(13)...عُلَما آسمان میں ستاروں کی مثل ہیں جن کے ذَریعے خشکی اور تری کے اندھیروں میں راہ پائی جاتی ہے۔[7]

عُلَما شفاعت کریں گے:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح دُنیا میں اہلِ علم کو عام لوگوں پر فضیلت

1 ..... معجم کبیر، 11/78، حدیث: 11158 ملخصاً۔

2 ..... ترمذی، 4/294، حدیث: 2655۔

3 ..... کنز العمال، 5/61، حدیث: 28711۔

4 ..... کنز العمال، 5/63، حدیث: 28735۔

5 ..... مسند الفردوس، 4/156، حدیث: 6486۔

6 ..... تاریخ ابن عساکر، عبد الملک بن محمد، 37/104۔

7 ..... کنز العمال، 5/65، حدیث: 28765۔

www.dawateislami.net

حاصل ہے تو اسی طرح آخرت میں بھی عُلَمائے کرام کی شان و عظمت کا اَنداز نرالا ہو گا۔ حدیثِ پاک میں ہے: قیامت کے دِن اَنبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام کے بعد عُلَما شفاعت کریں گے۔[1]

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے، حضورِ انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: (قیامت کے دِن) عالِم اور عبادت گزار کو لایا جائے گا اور عبادت گزار سے کہا جائے گا: تم جنّت میں داخل ہو جاؤ، جبکہ عالِم سے کہا جائے گا کہ تم ٹھہرو اور لوگوں کی شفاعت کرو کیونکہ تم نے ان کے اَخلاق کو سنوارا ہے۔[2]

جنّت میں بھی عُلَما کی حاجت ہو گی:

مدینے کے سلطان، رَحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: جنتی جنّت میں عُلَمائے کِرام کے محتاج ہوں گے اِس لئے کہ وہ ہر جمعہ کو اللہ پاک کے دِیدار سے مشرف ہوں گے، اللہ پاک فرمائے گا: ”تَمَنَّوْا عَلَیَّ مَا شِئْتُمْ یعنی مجھ سے مانگو، جو چاہو۔“ جنتی عُلَمائے کِرام کی طرف متوجہ ہوں گے کہ اپنے رَبِّ کریم سے کیا مانگیں؟ وہ فرمائیں گے: یہ مانگو، وہ مانگو، جیسے وہ لوگ دُنیا میں عُلَمائے کِرام کے محتاج تھے، جنّت میں بھی ان کے محتاج ہوں گے۔[3]

قرآن و حدیث میں بیان کردہ فضائل دِینی عِلم کے ہیں:

یاد رَکھیے! قرآن و حدیث میں جو عِلم کے فضائل بیان ہوئے ہیں یہ دِینی عِلم کے ہیں نہ

1 ..... کنز العمال، 5/65، حدیث: 28766۔
2 ..... شعب الایمان، 2/268، حدیث: 1717۔
3 ..... مسند الفردوس، 1/230، حدیث: 880۔ جامع صغیر، ص135، حدیث: 2235۔

www.dawateislami.net

کہ دُنیاوی تعلیم کے بارے میں۔ حدیثِ پاک میں ہے: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ عِلم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔[1] یہ مشہور و معروف حدیث ہے، لوگ اسے دُنیاوی عُلوم کے حوالے سے بھی پیش کرتے ہیں حالانکہ اِس حدیثِ پاک میں فرض عِلم سے مُراد اسکول، کالج کی دُنیاوی تعلیم نہیں۔

اِس حدیثِ پاک کی شرح میں خطیب بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اس کا معنٰی یہ ہے کہ ہر شخص پر فرض ہے کہ وہ اپنی موجودہ حالت کے مَسائل سیکھے جس پر اس کی لاعِلمی کو قدرت نہ ہو۔[2]

موجودہ حالت کے مُطابِق مسئلے سیکھنا فرضِ عَین ہے:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ اپنی کتاب ”غیبت کی تباہ کاریاں“ صفحہ 5 پر تحریر فرماتے ہیں: سرکارِ دوعالم، نُورِ مجسّم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یعنی علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔[3]

یہاں اسکول کالج کی دُنیوی تعلیم نہیں بلکہ ضروری دِینی عِلم مُراد ہے۔ لہٰذا سب سے پہلے بنیادی عقائد کا سیکھنا فرض ہے، اس کے بعد نَماز کے فرائض و شرائط و مفسدات، پھر رَمضانُ المبارَک کی تشریف آوری پر فرض ہونے کی صورت میں روزوں کے ضَروری مَسائل، جس پر زکوٰۃ فرض ہو اُس کے لئے زکوٰۃ کے ضَروری مَسائل، اِسی طرح حج فرض

1 ..... ابنِ ماجہ، 1/146، حدیث: 224۔
2 ..... کتاب الفقہ والمتفقہ، 1/171۔
3 ..... ابنِ ماجہ، 1/146، حدیث: 224۔

www.dawateislami.net

ہونے کی صورت میں حج کے، نکاح کرنا چاہے تو اس کے، تاجر کو خرید و فروخت کے، نوکری کرنے والے کو نوکری کے، نوکر رکھنے والے کو اِجارے کے، وعلٰی ھٰذا القیاس (یعنی اور اسی پر قِیاس کرتے ہوئے) ہر مسلمان عاقِل و بالغ مرد و عورت پر اُس کی موجودہ حالت کے مُطابِق مسئلے سیکھنا فرضِ عَین ہے۔ اِسی طرح ہر ایک کیلئے مَسائلِ حلال و حرام بھی سیکھنا فرض ہے۔ نیز مَسائلِ قلب یعنی فرائضِ قَلْبِیہ (باطِنی فرائض) مثلاً عاجِزی و اِخلاص اور توکُّل وغیرہا اور ان کو حاصِل کرنے کا طریقہ اور باطِنی گناہ مثلاً تکبُّر، رِیاکاری، حَسَد وغیرہا اور ان کا علاج سیکھنا ہر مسلمان پر اَہم فرائض سے ہے۔

مُہلکات یعنی ہلاکت میں ڈالنے والی چیزوں جیسا کہ جھوٹ، غیبت، چغلی، بہتان وغیرہ کے بارے میں ضَروری معلومات حاصل کرنا بھی فرض ہے تاکہ ان گناہوں سے بچا جا سکے۔ اَوَّلاً تو ہمارے مُعاشرے کی ایک بڑی تعداد عِلمِ دِین سے دور نظر آتی ہے اور دِینی کتابیں پڑھنے والوں کی بھی ایک تعداد فرض عُلوم سیکھنے کے بجائے واقعات اور فضائل اور دِیگر مستحب عُلوم وغیرہ پڑھنے کا زیادہ شوق رکھتی ہے، اگرچہ ان کا پڑھنا بھی فائدے سے خالی نہیں لیکن یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ ہر مسلمان پر پہلے فرض عُلوم کا سیکھنا ضروری اور لازمی ہے، فرض عُلوم کا جاننا ضروری اور نہ جاننا سخت گناہ ہے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: نماز کے مَسائلِ ضَروریہ کا نہ جاننا بھی فِسق (یعنی گناہ) ہے۔[1]

عِلمِ دِین کیسے حاصل کیا جائے؟

عِلمِ دِین کے یہ فضائل و برکات حاصل کرنے کے لئے اللہ توفیق دے تو عاشقانِ رسول

1 ..... فتاویٰ رضویہ، 6/523۔

www.dawateislami.net

کے جامعہ میں داخلہ لے کر باقاعدہ عِلمِ دِین حاصل کیجئے۔ دعوتِ اسلامی کے جامعاتُ المدینہ میں ملک و بیرونِ ملک بِلامُعاوضہ دَرسِ نظامی یعنی عالِم کورس کروایا جاتا ہے۔ اِسی طرح دعوتِ اسلامی کے آن لائن جامعات سے بھی اِستفادہ کیا جاسکتا ہے۔ نیز عاشقانِ رسول عُلَمائے کرام کی صحبت، عُلَمائے کرام کی کتب کا مُطالعہ، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اِجتماع میں شرکت، قافلوں میں سفر اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے مدنی مذاکروں میں شرکت سے بھی عِلمِ دِین حاصل ہوتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مَوت اور رُوح

دُرُود شریف کی فضیلت:

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: بے شک تمہارے نام مَع شناخت مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں، لہٰذا مجھ پر اَحسن (یعنی بہترین الفاظ میں) دُرُودِ پاک پڑھو۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

زندگی اور موت کی حکمت:

کائنات میں موجود ہر شے کا خالق اللہ پاک ہے، وہ جسے چاہے زندگی دے اور جسے چاہے موت، بلکہ خود زندگی اور موت بھی اسی کی پیدا کردہ ہیں، قرآنِ حکیم میں زندگی اور موت کی حکمت بیان کرتے ہوئے اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: ﴿اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط﴾ (پ 29، الملک:2) ترجَمۂ کنزالعرفان: وہ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون زیادہ اچھے عمل کرنے والا ہے۔

تفسیر صراط الجنان میں ہے: یہاں زندگی اور موت پیدا کرنے کی حکمت بیان کی جارہی ہے کہ اے لوگو! اللہ پاک نے تمہاری موت اور زندگی کو اِس لئے پیدا کیا تاکہ دُنیا کی زندگی میں وہ اپنے اَحکامات اور ممنوعات کے ذَریعے تمہاری آزمائش کرے کہ کون زیادہ

1 ..... مصنف عبد الرزاق، 2/140، حدیث 3116۔

www.dawateislami.net

فرمانبردار، مخلص اور شریعت کے بیان کردہ طریقے کے مُطابق عمل کرنے والا ہے۔[1]

موت ایک اٹل حقیقت ہے:

موت ایسی اٹل حقیقت ہے کہ کوئی کافر اور مُلحِد (یعنی بے دین) بھی موت کا منکر نہیں، کیونکہ یہ بھی لوگوں کو مَرتے ہوئے دیکھتے ہیں، لیکن بات یہاں ختم نہیں ہوتی بلکہ موت کا مقصد ہی یہ ہے کہ دُنیا میں ہونے والی جانچ / اِمتحان کا آخرت میں بدلہ دیا جائے۔ کامیاب ہونے والوں کو "جنَّت" کی نعمتیں اور مَعاذَ اللہ ناکام رہنے والوں کو اللہ کے عذاب کی جگہ "جہنم۔" موت سے کسی کو اِستثنا حاصل نہیں، جو پیدا ہوا ہے اس نے بالآخر مَرنا ہے۔

اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَ اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ﴾ (پ4، اٰلِ عمران: 185) ترجَمۂ کنزالعرفان: ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے اور قیامت کے دن تمہیں تمہارے اجر پورے پورے دیئے جائیں گے تو جسے آگ سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا تو وہ کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سامان ہے۔

ہر ذِی رُوح نے موت کا ذائقہ بھی چکھنا ہے:

یاد رکھیے! ہر ذِی رُوح جس نے زِندگی کا جام پی لیا ہے اُس نے موت کا ذائقہ بھی چکھنا ہے۔ اَمیر ہو یا غریب، بادشاہ ہو یا وزیر، چوکیدار ہو یا دُکاندار، پروفیسر ہو یا اَن پڑھ، عالِم ہو یا غیر عالِم، پیر ہو یا فقیر، مُسلم ہو یا غیر مُسلم، جس بھی حیثیَّت کا حامِل کوئی انسان ہے، اسے ضَرور موت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ موت ہر ایک کو آنی ہے اس سے فَرار ممکن نہیں۔

---

1 ..... تفسیر صراط الجنان، پ29، الملک، تحت الآیۃ:2، 10/238۔

www.dawateislami.net

ہم دُنیا کے کسی بھی گوشے میں پہنچ جائیں اور موت سے بچنے کیلئے جتنے بھی جَتن کر لیں لیکن موت سے ہر گز پیچھا نہیں چُھڑا سکتے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں اِس بارے میں متنبہ فرماتے ہوئے اِرشاد فرماتا ہے: ﴿اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَ لَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍؕ﴾ (پ 5، النساء:78) ترجَمۂ کنزالعرفان: تم جہاں کہیں بھی ہو گے موت تمہیں ضرور پکڑ لے گی اگرچہ تم مضبوط قلعوں میں ہو۔

اِس آیتِ مُبارَکہ کے تحت تفسیرِ نعیمی میں ہے: ہر شخص کی موت کا وَقت، موت کی جگہ مُقَرَّر ہے، کوئی اس سے کسی تدبیر، کسی حیلہ سے بچ نہیں سکتا، تم جہاں کہیں رہو، اپنے وَقْت پر تم کو موت ضَرور پہنچے گی اگرچہ تم مَضْبُوط قَلعوں یا آسمان کے بُرجوں میں پہنچ جاؤ، زِندگی کیلئے کتنے ہی حِفاظَت کے سامان بنالو مگر مَرو گے ضَرور۔[1]

موت آئی پہلوان بھی چل دیئے
خُوبصورت نوجوان بھی چل دیئے
چل دِیئے دُنیا سے سب شاہ و گدا
کوئی بھی دُنیا میں کب باقی رہا
تو خُوشی کے پُھول لے گا کب تلک
تُو یہاں زِندہ رہے گا کب تلک
ایک دِن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

1 ..... تفسیرِ نعیمی، پ5، النساء، تحت الآیۃ: 78۔ 5/242۔

www.dawateislami.net

موت کا وقت مقرر ہے:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! موت کا وقت مقرر ہے، ہماری زندگی کا وقت جیسے ہی پورا ہو گا فوراً روح قبض کر لی جائے گی اور کسی کو مہلت نہیں ملے گی۔ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ۝۶۱﴾ (پ14، النحل:61) ترجَمۂ کنزالعرفان: پھر جب ان کی مدت آجائے گی تو وہ نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹیں گے اور نہ ہی آگے بڑھیں گے۔

موت کے معنٰی رُوح کا جسم سے جُدا ہو جانا:

موت کے معنٰی رُوح کا جسم سے جُدا ہو جانا ہے، جب زندگی کا وقت پورا ہو جاتا ہے، اُس وقت حضرت عزرائیل علیہ السّلام قبضِ رُوح کے لیے آتے ہیں اور اُس شخص کو دائیں بائیں جہاں تک نگاہ کام کرتی ہے فرشتے دِکھائی دیتے ہیں، مسلمان کے آس پاس رَحمت کے فرشتے ہوتے ہیں اور کافر کے آس پاس عذاب کے۔ اس وقت ہر شخص پر اسلام کی حقّانیت آفتاب سے زیادہ روشن ہو جاتی ہے، مگر اُس وقت کا ایمان معتبر نہیں، اس لیے کہ حکم ایمان بالغیب کا ہے اور اب غیب نہ رہا بلکہ یہ چیزیں مُشاہدہ ہو گئیں۔ جسم کی ایک ایک رَگ سے رُوح کھینچی جاتی ہے۔ اس وقت اِنسان کو سکراتِ موت کا سامنا ہوتا ہے۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ جَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِیْدُ ۝۱۹﴾ (پ26، ق:19) ترجَمۂ کنزالعرفان: اور موت کی سختی حق کے ساتھ آگئی، یہ وہ ہے جس سے تُو بھاگتا تھا۔

حضرتِ سیِّدُنا شداد بن اوس رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: اہلِ ایمان پر موت دونوں جہان کی تمام تر ہولناکیوں سے زیادہ دَردناک ہے۔ موت کی تکالیف قینچیوں سے کاٹے

www.dawateislami.net

جانے، آروں سے چیرے جانے اور ہنڈیوں میں اُبالے جانے سے سخت تر ہیں۔ اگر مرنے والا اُٹھ کر دُنیا والوں کو موت کی تکالیف سے آگاہ کر دے تو ان کا جینا دوبھر ہو جائے اور نیند کا سب مزہ جاتا رہے۔[1]

بدن مَرتا ہے رُوح نہیں مَرتی:

یاد رَکھیے! عذاب اور ثواب رُوح اور بدن دونوں کے لیے ہے،[2] بدن مَرتا ہے، رُوح نہیں مَرتی کیونکہ رُوح کو فنا نہیں یہ باقی رہے گی۔ موت کے معنٰی رُوح کا جسم سے جدا ہو جانا ہے، نہ یہ کہ رُوح مَر جاتی ہے، جو رُوح کو فنا مانے، بدمذہب ہے۔[3] موت کے بعد رُوح کی جاننے، سننے اور دیکھنے کی صَلاحیت نہ صرف باقی رہتی ہے بلکہ پہلے سے بڑھ جاتی ہے۔[4]

جسم سڑے گا، گلے گا، مگر جسم کا ایک باریک ذَرّہ جسے "عَجْبُ الذَّنْب" کہتے ہیں یہ نظر نہیں آتا، اسے فنا نہیں، اسے نہ آگ جَلا سکتی ہے، نہ زمین گلا سکتی ہے، یہ باقی رہتا ہے اسی پر قیامت کے دِن بدن کی ترکیب ہو گی۔ یہ سمجھیں کہ بدن کی اصل اور بنیاد یہی "عَجْبُ الذَّنْب" ہے۔ عذاب و ثواب جسم اور رُوح دونوں پر ہے اور بدن کے ساتھ رُوح کا تعلق رہتا ہے ورنہ بدن کو عذاب کا کس طرح پتا چلے گا۔ کیونکہ اصل اِدراک یعنی محسوس رُوح ہی کرتی ہے۔[5]

---

1 ..... موسوعۃ ابن ابی دنیا، 5/446، حدیث 170۔
2 ..... بہارِ شریعت، 1/113۔
3 ..... بہارِ شریعت، 1/104۔
4 ..... فتاویٰ رضویہ، 9/658 مفہوماً۔
5 ..... فتاویٰ رضویہ، 9/658 ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

رُوح کیا چیز ہے؟

اللہ پاک قرآنِ پاک میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَاۤ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا﴾ (پ15، بنی اسرائیل:85) ترجَمۂ کنزالعرفان: تم فرماؤ: رُوح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور (اے لوگو!) تمہیں بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے۔[1]

مسلمانوں کی رُوحوں کے مختلف مقامات:

مسلمانوں کی رُوحوں کے مختلف مقامات بھی مُقرّر ہیں اور انہیں اور مقامات پر جانے کی اِجازت بھی ہوتی ہے جیسا کہ حضرت سیِّدُنا امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مؤمنوں کی اَرواح آزاد ہوتی ہیں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں۔[2]

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: مؤمنین کی اَرواح سبز پرندوں میں ہوتی ہیں، جنّت میں جہاں چاہیں سیر کرتی ہیں۔ عرض کی گئی: اور کافروں کی رُوحیں؟ اِرشاد فرمایا: سِجّین (جہنم کی ایک وادی) میں قید ہوتی ہیں۔[3]

بہارِ شریعت میں ہے: مَرنے کے بعد مسلمان کی رُوح حَسبِ مرتبہ مختلف مقاموں میں رہتی ہے، بعض کی قبر پر، بعض کی چاہِ زَمزم شریف (یعنی زَم زَم شریف کے کنویں) میں، بعض کی آسمان و زمین کے دَرمیان، بعض کی پہلے، دوسرے، ساتویں آسمان تک اور بعض کی آسمانوں سے بھی بلند اور بعض کی رُوحیں زیرِ عرش قِنْدیلوں میں اور بعض کی اَعلیٰ عِلّیّین میں مگر کہیں ہوں اپنے جسم سے اُن کو تعلّق بدستور رہتا ہے۔ جو کوئی قبر پر آئے اُسے

1 ..... عمدۃ القاری، 2/284، تحت الحدیث: 125 ملخصًا۔
2 ..... الاستذکار، 2/617، تحت الحدیث: 292۔
3 ..... اھوال القبور واحوال اھلھا الی النشور، ص182۔

www.dawateislami.net

دیکھتے، پہچانتے، اُس کی بات سنتے ہیں بلکہ رُوح کا دیکھنا قُربِ قبر ہی سے مخصوص نہیں، اِس کی مثال حدیث میں یہ فرمائی ہے کہ ایک طائر (یعنی پرندہ) پہلے قَفَس (یعنی پنجرے) میں بند تھا اور اب آزاد کر دیا گیا۔[1]

کافروں کی خبیث رُوحوں کے مقامات:

کافروں کی خبیث رُوحوں کے بھی مقام مقرّر ہیں وہ آزاد نہیں گھومتیں بلکہ بعض کی اُن کے مَرگھٹ (یعنی مُردے جَلانے کی جگہ) یا قبر پر رہتی ہیں، بعض کی چاہِ برہُوت میں کہ یمن میں ایک نالہ (یعنی وادی) ہے، بعض کی پہلی، دوسری، ساتویں زمین تک، بعض کی اُس کے بھی نیچے سِجّین میں اور وہ کہیں بھی ہو، جو اُس کی قبر یا مَرگھٹ پر گزرے اُسے دیکھتے، پہچانتے، بات سُنتے ہیں، مگر کہیں جانے آنے کا اِختیار نہیں، کہ قید ہیں۔[2]

رُوحوں کے بارے میں عمومی خیالات:

عام طور پر اِس طرح کی باتیں سننے کو ملتی ہیں کہ فلاں مکان میں رُوح کا ڈیرا ہے، وہ مار دیتی ہے، فلاں جگہ ایک آدمی قتل ہوا تھا وہاں اس کی رُوح بھٹک رہی ہے، قتل ہونے والوں کی رُوحیں دُنیا میں بھٹکتی رہتی ہیں، اس حویلی میں کافر رُوحوں کا بسیرا ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب بے سَر و پا تَوَہُّمات ہیں اور ہنود کی خرافات، حقیقت سے ان کا کوئی تعلّق نہیں۔

رُوحوں پر مقرر فرشتوں کے نام:

شرحُ الصدور میں ہے: وفات کے بعد مؤمنین کی رُوحیں ”رِمیائیل“ نامی فرشتے

1 ..... بہارِ شریعت، 1/101، حصّہ:1۔
2 ..... بہارِ شریعت، 1/103، حصّہ:1۔

www.dawateislami.net

کے حوالے کی جاتی ہیں، وہ مؤمنین کی رُوحوں کے خازِن ہیں۔ جبکہ کفّار کی رُوحوں پر مقرر فرشتے کا نام "دَومہ" ہے۔[1]

تناسُخ اور آواگون کا ماننا کُفر ہے:

غیر مسلموں کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ اِنسان کے مَرنے کے بعد اس کی رُوح کسی دوسرے بدن میں چلی جاتی ہے خواہ وہ بدن اِنسان کا ہو یا کسی جانور کا اسے آواگون کہتے ہیں، یعنی ایک ہی رُوح نئے جسم کے ساتھ سات یا کئی جنم لیتی ہے۔ صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یہ خیال کہ وہ رُوح کسی دوسرے بدن میں چلی جاتی ہے، خواہ وہ آدمی کا بدن ہو یا کسی اور جانور کا جس کو تناسُخ اور آواگون کہتے ہیں، مَحض باطِل اور اس کا ماننا کُفر ہے۔[2]

اِسی طرح کے ایک اور سُوال کے جواب میں فتاویٰ امجدیہ میں تحریر فرماتے ہیں: اِس قول سے ظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص تناسخ یعنی آواگون کا قائِل ہے کیونکہ وہ کہتا ہے کہ اپنے اَعمال کے مُطابق بارِ دِیگر (یعنی دوسری بار) پیدا ہونا ہے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اگر اَعمال اچھے ہوں تو اس کی رُوح اچھے جسم میں جنم لیتی ہے اور بُرے اَعمال ہوں تو جانور وغیرہ کے جسم میں جنم ہوتا ہے (یہ تناسخ ہے) اور تناسخ کا قول باطِلِ محض ہے۔ مسلمان تو مسلمان کسی اَہلِ کتاب یہود و نصاریٰ کے نزدیک بھی دُرُست نہیں۔ قرآن کا حکم تو یہ ہے: ﴿ثُمَّ اِنَّكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ﴾ (پ18، المومنون:16) ترجَمۂ کنزُ العرفان: "پھر تم سب قیامت کے دن اُٹھائے جاؤ گے۔" اور فرماتا ہے: ﴿مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِیْهَا نُعِیْدُكُمْ

1 ..... شرح الصدور، ص237۔

2 ..... بہارِ شریعت، 1/103، حصّہ:1۔

www.dawateislami.net

وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿۵۵﴾ (پ16، طٰہٰ:55) ترجَمۂ کنزُالعرفان: ”ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا اور اسی میں تمہیں پھر لوٹائیں گے اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔“

یعنی مَرنے کے بعد پھر زمین سے اُٹھائے جاؤ گے۔ یہ عقیدہ مسلمانوں کا ہے کہ مَرنے کے بعد بعث (یعنی اُٹھنا) ہو گا۔ اپنی اپنی قبروں سے اُٹھائے جائیں گے، نہ یہ کہ ایک رُوح مُتَعَدَّد اَجسام لیتی رہے۔[1] بعض اوقات عورتیں غصّہ میں آکر بچّے کو کہہ دیتی ہیں: کون سے جنم میں سُدھرے گا؟ مَعَاذَ اللہ یہ غیر مسلموں سے سیکھا ہے کیونکہ اِسلامی عقیدے میں ہر ایک کا ایک ہی بار جنم ہوتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں اِسلامی عقائد و مُعاملات سیکھنے اور پھر ان کے مُطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

عذابِ قبر حق ہے اس کا منکر گمراہ اور گمراہ گر:

اہلِ سنّت کا اِس بات پر اِتفاق ہے کہ عذابِ قَبْر اور تَنْعِیمِ قبر رُوح اور جسم دونوں کو ہوتا ہے۔[2] حضرت سیّدنا امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ لَا یُنْکِرُہٗ اِلَّا ضَالٌّ مُضِلٌّ یعنی عذابِ قبر حق ہے، اِس کا اِنکار گمراہ اور گمراہ گر کے سِوا کوئی نہیں کرے گا۔[3] کافر اور منافق (یعنی زبان سے اِسلام کا دعویٰ اور دِل میں اِسلام سے اِنکار کرنے والے) کو ہمیشہ عذابِ قبر ہو گا۔ گناہ گار مسلمان کو گناہوں کے برابر قبر میں عذاب ہو گا لیکن دُعا، صَدَقہ وغیرہ کے سبب (جب اللہ پاک چاہے گا تو) اُن سے عذاب اُٹھا لیا جائے گا۔[4]

1 ..... فتاویٰ امجدیہ، 2/443-444، حصہ:4۔
2 ..... بہارِ شریعت، 1/111-112 ملخصاً۔ تفسیر روح البیان، پ24، المومن تحت الآیۃ:46، 8/91۔
3 ..... طبقاتِ حنابلہ، 1/166۔
4 ..... تحفۃ المرید علی جوہرۃ التوحید، ص403۔

www.dawateislami.net

عذابِ قبر سے مُراد:

یاد رہے! عذابِ قبر سے مراد بَرزَخ میں ہونے والا عذاب ہے، اسے عذابِ قبر اس لئے کہا جاتا ہے کہ عام طور پر میّت کو قبر میں ہی دَفن کیا جاتا ہے ورنہ جسے اللہ پاک نے عذاب دینے کا اِرادہ فرمایا ہے اسے عذاب ضرور ہو گا، چاہے وہ قبر میں دَفن ہو یا نہ ہو، خواہ اسے دِرندوں نے کھالیا ہو، یا اسے جَلا کر اس کی خاک ہوا میں اُڑا دی گئی ہو۔[1]

عذابِ قبر کا ثبوت:

قرآنِ پاک میں ہے: ﴿سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَیْنِ ثُمَّ یُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِیْمٍ﴾ (پ11، التوبۃ:101) ترجَمۂ کنزالعرفان: ”عنقریب ہم انہیں دو مرتبہ عذاب دیں گے پھر انہیں بڑے عذاب کی طرف پھیرا جائے گا۔“ اِس آیت کے تحت امام علی بن محمد خازِن رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: دو مرتبہ عذاب دینے سے مُراد یہ ہے کہ ایک بار تو دُنیا میں رُسوائی یا قتل کا اور دوسری مَرتبہ قبر کا عذاب۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ..... شرح الصاوی علی جوہرۃ التوحید، ص371۔
2 ..... تفسیر خازن، پ11، التوبۃ، تحت الآیۃ:101، 2/276 ملخصًا۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ہر صحابیِ نبی، جنّتی جنّتی

دُرُود شریف کی فضیلت:

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: بے شک جبرائیل (علیہ السّلام) نے مجھے بِشارت دی: جو آپ (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے، اللہ پاک اُس پر رَحمت بھیجتا ہے اور جو آپ (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) پر سلام پڑھتا ہے اللہ پاک اُس پر سلامتی بھیجتا ہے۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

صحابی کی تعریف:

شریعت میں صحابی وہ اِنسان ہے جو ہوش و اِیمان کی حالت میں حُضُورِ انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو دیکھے یا صُحبت میں حاضر ہو اور ایمان پر اس کا خاتمہ ہو جائے۔ (2)

قرآنِ کریم میں صحابۂ کرام کی شان:

قرآنِ کریم کی متعدد آیات میں اللہ پاک نے اپنے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے خوش نصیب صحابۂ کِرام رضی اللہُ عنہم کی شان کو واضح طور پر بیان فرمایا ہے، چند آیاتِ کریمہ پیشِ خدمت ہیں:

صحابۂ کرام کفار پر سخت، آپس میں نرم:

اللہ پاک پارہ 26 سُوْرَۃُ الْفَتْح کی آیت نمبر 29 میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ

1 ..... مسند امام احمد، 1/407، حدیث: 1664 ملخصاً۔
2 ..... مراٰۃ المناجیح، 8/334۔

www.dawateislami.net

اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا ۫ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۚۖ وَ مَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: ”محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت، آپس میں نرم دل ہیں۔ تُو انہیں رکوع کرتے ہوئے، سجدے کرتے ہوئے دیکھے گا، اللہ کا فضل و رضا چاہتے ہیں، ان کی علامت ان کے چہروں میں سجدوں کے نشان سے ہے۔ یہ ان کی صفت تورات میں (مذکور) ہے اور ان کی صفت انجیل میں (مذکور) ہے۔“

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اِس آیت میں اللہ پاک نے صحابۂ کِرام کی عبادات، اُن کے رُکوع سجدے، اُن کا آپس میں رَحیم و کریم ہونا وغیرہ کا اِعلان فرمایا۔[1] صحابہ کرام رضی اللہُ عنہم کی یہ صفات توریت اور انجیل شریف میں بھی بیان ہوئیں۔

اللہ پاک صحابۂ کرام سے راضی:

پارہ 11 سُوْرَۃُ التَّوْبَہ کی آیت نمبر 100 میں اِرشاد ہوتا ہے: ﴿ وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: اور بیشک مہاجرین اور انصار میں سے سابقینِ اولین اور دوسرے وہ جو بھلائی کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والے ہیں ان سب سے اللہ راضی ہوا اور یہ اللہ سے راضی ہیں اور اس نے ان کیلئے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے، یہی بڑی کامیابی ہے۔

---

1 ..... امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، ص25۔

www.dawateislami.net

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: اِس آیت میں تمام صحابہ کے متعلق تین چیزوں کا اِعلان ہوا: (1) اللہ اُن سے راضی ہو چکا (2) وہ اللہ سے راضی ہو چکے (3) جنّت اور وہاں کی نعمتیں اُن کے نام زَد (یعنی مقرر) ہو چکیں۔[1]

صحابہ مِعیارِ ایمان ہیں:

صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم وہ ہستیاں ہیں جن کے اِیمان کو اللہ پاک نے مِعیار قرار دیتے ہوئے فرمایا: ﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَاۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ﴾ (پ1، البقرۃ:137) ترجَمۂ کنزالعرفان: پھر اگر وہ بھی یونہی ایمان لے آئیں جیسا تم ایمان لائے ہو جب تو وہ ہدایت پا گئے۔

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اِس آیت میں فرمایا گیا کہ وہ ہی اِیمان کا مدعی (یعنی دعویٰ کرنے والا) ہدایت پر ہے جو صحابہ کی طرح اِیمان رکھتا ہو یعنی صحابہ اِیمان کی کسوٹی ہیں۔[2]

اَحادیثِ مبارکہ میں صحابۂ کرام کی شان:

رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے پیارے صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کی جو شان و عظمت بیان فرمائی ہے، ان میں سے چند اَحادیثِ مبارکہ ملاحظہ کیجیے:

(1)... میرے اَصحاب کو بُرا بھلا نہ کہو، اِس لئے کہ اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دے تو وہ اُن کے ایک مُد (ایک پیمانہ) کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا اور نہ اس مُد کے آدھے کو۔[3]

(2)... جب اللہ پاک کسی کی بھلائی چاہتا ہے تو اُس کے دِل میں میرے صحابہ کی محبت

1 ..... امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، ص28-29۔
2 ..... امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، ص29۔
3 ..... بخاری، 2/522، حدیث:3673۔

www.dawateislami.net

پیدا فرما دیتا ہے۔[1]

(3)...میرے تمام صحابہ میں خیر (یعنی بھلائی) ہے۔[2]

(4)...جو میرے صحابہ کو بُرا کہے اس پر اللہ کی لعنت اور جو اُن کی عزت کی حفاظت کرے، میں قیامت کے دِن اس کی حفاظت کروں گا۔[3] یعنی اسے جہنم سے محفوظ رکھوں گا۔[4]

(5)...میرے صحابہ کے مُعاملے میں اللہ پاک سے ڈرو، میرے صحابہ کے مُعاملے میں اللہ پاک سے ڈرو، میرے بعد ان کو طعن و تشنیع کا نشانہ نہ بنا لینا، پس جس شخص نے ان سے محبت کی تو اس نے میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا تو اس نے میرے بغض کے سبب ان سے بغض رکھا اور جس نے انہیں اِیذا پہنچائی تو اس نے ضرور مجھے اِیذا پہنچائی اور جس نے مجھے اِیذا پہنچائی تو ضرور اس نے اللہ پاک کو اِیذا پہنچائی تو جس نے اللہ پاک کو اِیذا پہنچائی تو قریب ہے کہ اللہ پاک اس کی پکڑ فرمائے گا۔[5]

صحابۂ کرام کی تعداد:

اکابر محدثین کے مُطابق صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کی تعداد ایک لاکھ سے سوا لاکھ کے دَرمیان تھی، اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے

1 ..... تاریخ اصبہان، 2/41، حدیث:23۔
2 ..... ابن عساکر، عبد اللہ بن صالح بن محمد بن مسلم ابو صالح المصری، 29/184۔
3 ..... ابن عساکر، عمر بن خطاب، 44/222۔
4 ..... السراج المنیر شرح جامع الصغیر، 3/86۔
5 ..... ترمذی، 5/463، حدیث:3888۔

www.dawateislami.net

ہیں: تمام صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کے نام معلوم نہیں، جن کے نام معلوم ہیں ان کی تعداد تقریباً سات ہزار ہے۔[1]

صحابۂ کرام میں افضلیت کی ترتیب:

بعدِ اَنبیا و مُرسلین علیہمُ السّلام، تمام مخلوقاتِ اِلٰہی اِنس و جن و مَلک (اِنسان، جنات، فرشتوں) سے سِوا ملائکہ مقربین، افضل صدیقِ اکبر ہیں، پھر عمر فاروقِ اعظم، پھر عثمان غنی، پھر مولیٰ علی، پھر بقیہ عشرۂ مبشرہ و حضراتِ حسنین کریمین و اَصحابِ بدر و اَصحاب بیعۃ الرضوان رضی اللہُ عنہم کے لیے افضلیت ہے اور یہ سب قطعی (یعنی یقینی) جنتی ہیں۔[2]

صحابۂ کرام کا مقام و مرتبہ:

اللہ پاک نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے فیضِ صحبت کی وجہ سے صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کو نہایت بلند اور مُمتاز مقام عطا فرمایا کہ جس تک کوئی بڑے سے بڑا ولی، قُطب، غوث، اَبدال بھی نہیں پہنچ سکتا۔ بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 253 پر ہے: ”کوئی ولی کتنے ہی بڑے مَرتبے کا ہو کسی صحابی کے رُتبے کو نہیں پہنچ سکتا۔“[3]

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: اَلَا وَاِنَّ اَصْحَابِیْ خِیَارُکُمْ فَاَکْرِمُوْھُمْ یعنی خبردار! میرے صحابہ تم سب میں بہترین ہیں ان کی عزت کرو۔[4]

---

1 ..... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص400۔
2 ..... بہارِ شریعت، 1/241-249 بتغیر قلیل۔
3 ..... فتاویٰ رضویہ، 29/357۔
4 ..... معجم اوسط، 5/6، حدیث:6405۔

www.dawateislami.net

یہ ساری رِفعتِ شان، رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے فیضِ صحبت کی وجہ سے ہے، جسے حالتِ ایمان میں ایک لمحہ بھی حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی صحبت حاصل ہو گئی اب اس کے مَرتبے کو کوئی عبادت گزار کیا، ولی اللہ بھی نہیں پہنچ سکتا۔[1]

ہر صحابی نبی جنّتی ہے:

ہر صحابی نبی جنّتی ہے، شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ اپنے مدنی مذاکروں میں ایک نعرہ لگاتے ہیں: ”ہر صحابی نبی، جنّتی جنّتی“ یہ نعرہ حکمِ قرآنی کی ترجمانی ہے، چنانچہ اللہ پاک پارہ 27 سُوْرَۃُ الْحَدِیْد کی آیت نمبر 10 میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَ ؕ اُولٰٓىٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْا ؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ۠(۱۰)﴾ ترجَمۂ کنز العرفان: تم میں فتح سے پہلے خرچ کرنے والے اور جہاد کرنے والے برابر نہیں ہیں، وہ بعد میں خرچ کرنے والوں اور لڑنے والوں سے مرتبے میں بڑے ہیں اور ان سب سے اللہ نے سب سے اچھی چیز کا وعدہ فرمالیا ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

اِس آیتِ مُقدَّسہ میں صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کی دو اَقسام بیان کی گئیں اور ان سب کے لئے ”حُسْنٰی“ یعنی جنَّت کا وعدہ کیا گیا: ﴿وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ﴾ (ترجَمۂ کنز العرفان: اور ان سب سے اللہ نے سب سے اچھی چیز کا وعدہ فرمالیا ہے۔) کے تحت شیخ احمد صاوی مالکی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: معنیٰ یہ ہے کہ وہ تمام صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم جو فتحِ مکہ سے پہلے ایمان لائے اور راہِ خدا میں خرچ کیا اور جنہوں نے فتحِ مکہ کے بعد ایمان لا کر راہِ خدا میں خرچ کیا، اور ایمان

1 ..... فتاویٰ رضویہ، 29/357 مفہوماً۔

www.dawateislami.net

پر اِنتقال ہوا، اللہ پاک نے ان تمام سے حُسْنٰی یعنی جنّت کا وعدہ فرمالیا ہے۔[1]

مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اِس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: ان (صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم) کے دَرَجے اگرچہ مختلف ہیں مگر ان سب کا جنّتی ہونا بالکل یقینی ہے کیونکہ ربّ وعدہ فرماچکا ہے۔ تمام صحابہ عادِل و متقی ہیں کیونکہ سب سے ربِّ کریم نے جنت کا وعدہ فرمالیا، جنت کا وعدہ فاسِق سے نہیں ہوتا۔ جو تاریخی واقِعہ ان میں سے کسی (صحابی) کا فِسق (یعنی گناہگار ہونا) ثابِت کرے وہ (واقِعہ ہی) جھوٹا ہے، قرآن سچّا ہے۔[2] (یا پھر اللہ پاک نے انہیں توبہ کی توفیق عطا فرمادی اور وہ گناہ پر جمے نہ رہے۔)

ہر صحابیِ نبی جنّتی جنّتی
سب صحابیات بھی جنّتی جنّتی

صحابۂ کرام کے متعلق عقیدہ و نظریہ:

تمام صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم اہلِ خیر و صلاح ہیں اور عادل، ان کا جب ذِکر کیا جائے تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے۔ کسی صحابی کے ساتھ سُوءِ عقیدت بدمذہبی و گمراہی و استحقاقِ جہنم ہے کہ وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ بغض ہے۔[3] تمام صحابۂ کرام اعلیٰ و ادنیٰ (اور ان میں ادنیٰ کوئی نہیں) سب جنتی ہیں، وہ جہنم کی بِھنک (ہلکی سی آواز بھی) نہ سنیں گے اور ہمیشہ اپنی مَن مانتی مُرادوں میں رہیں گے۔[4]

اِن نفوسِ قدسیہ کی فضیلت و مدح، ان کے حُسنِ عمل، حُسنِ اَخلاق اور حُسنِ اِیمان

1 ..... تفسیر صاوی، 6/2104۔
2 ..... تفسیر نور العرفان، پ27، الحدید، تحت الآیۃ:10۔
3 ..... بہار شریعت، 1/252، حصہ:1۔
4 ..... بہار شریعت، 1/254، حصہ:1۔

www.dawateislami.net

کے تذکروں سے کتابیں مالا مال ہیں اور انہیں دُنیا ہی میں مغفرت، اِنعاماتِ اُخروی اور اللہ پاک کی رضا وخوشنودی کا مژدہ سنایا گیا۔ چنانچہ قرآنِ مجید میں اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ﴾ (پ11، التوبہ:100) ترجَمۂ کنز العرفان: اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔

یاد رَکھیے! اِن نُفوسِ قدسیہ کی بے ادبی و اِیذا، اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اِیذا و تکلیف دینا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اِیذا دینا اللہ پاک کی ناراضی کا سبب ہے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: جس نے میرے صحابہ کو اِیذا دی اس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے اِیذا دی اس نے اللہ پاک کو اِیذا دی اور جس نے اللہ پاک کو اِیذا دی تو قریب ہے کہ اللہ پاک اسے پکڑے۔[1]

صَحابۂ کرام کے گستاخوں کے ساتھ برتاؤ:

صدرُ الافاضِل حضرتِ علامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مسلمان کو چاہیے کہ صَحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کا نہایت اَدب رکھے اور دِل میں ان کی عقیدت و محبت کو جگہ دے۔ ان کی محبت حُضُور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبت ہے اور جو بدنصیب صَحابۂ کِرام رضی اللہُ عنہم کی شان میں بے ادَبی کے ساتھ زَبان کھولے وہ دُشمنِ خدا و رسول ہے، مسلمان ایسے شخص کے پاس نہ بیٹھے۔[2]

میرے صحابہ کو بُرا مت کہو:

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: میرے صحابہ کو گالی مَت دو، کیونکہ آخر زمانے

1 ..... ترمذی، 5/463، حدیث: 3888 ملتقطاً۔
2 ..... سوانح کربلا، ص31-32۔

www.dawateislami.net

میں ایک قوم آئے گی، جو میرے صَحابہ کو گالی دے گی، پس اگر وہ (گالیاں دینے والے) بیمار ہو جائیں تو ان کی عِیادت نہ کرنا، اگر مَر جائیں تو ان کی نَمازِ جنازہ نہ پڑھنا، ان سے ایک دوسرے کا نِکاح نہ کرنا، نہ انہیں وِراثت میں سے حصّہ دینا، نہ انہیں سلام کرنا اور نہ ہی ان کے لئے رَحمت کی دُعا کرنا۔ (1)

ایک اور حدیثِ پاک میں اِرشاد فرمایا: اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ، فَقُوْلُوْا: لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰی شَرِّكُمْ جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو کہ جو میرے صحابہ کو بُرا کہتے ہیں تو کہو: تمہارے شَر پر اللہ کی لعنت ہو۔ (2)

اِس حدیثِ پاک کے تحت حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یعنی صحابۂ کرام تو خیر ہی خیر ہیں تم ان کو بُرا کہتے ہو تو وہ بُرائی خود تمہاری طرف ہی لوٹتی ہے اور اس کا وَبال تم پر ہی پڑتا ہے۔ (3)

اللہ پاک ہمیں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے تمام صحابۂ کرام و اہلِ بیتِ اَطہار رضی اللہُ عنہم کی سچی محبت سے مالامال فرمائے، اِن نفوسِ قدسیہ کی بے اَدبی و گستاخی کی لعنت سے محفوظ رکھے اور اپنے محبوبوں کی تعظیم و توقیر اور ان کے اَدب و اِحترام کی توفیق بخشے، آمین بِجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب　　صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ..... تاریخ بغداد، الحسین بن ولید، 8/139۔
2 ..... ترمذی، 5/464، حدیث: 3892۔
3 ..... مراٰۃ المناجیح، 8/344۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

والدین کے حقوق

دُرُود شریف کی فضیلت:

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: جس نے مجھ پر صبح وشام دس دس بار دُرُودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دِن میری شفاعت ملے گی۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ پاک میں والدین کے حقوق:

وہ شخص بڑا خوش نصیب ہے جو ماں باپ کو خوش رکھتا ہے، جو بدنصیب ماں باپ کو ناراض کرتا ہے اُس کیلئے بربادی ہے۔ اللہ پاک پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 23 تا 25 میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا ۲۳ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ۲۴ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِیْ نُفُوْسِكُمْ ؕ﴾ ترجمۂ کنز العرفان: اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر تیرے سامنے ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے اُف تک نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے خوبصورت، نرم بات کہنا اور ان کے لیے نرم دلی سے عاجزی کا بازو جھکا کر رکھ اور دعا کر کہ اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا تمہارا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے۔

1 ..... مجمع الزوائد، 10/163، حدیث: 17022۔

www.dawateislami.net

تفسیر صراط الجنان میں ہے: یعنی اگر تیرے والدین پر کمزوری کا غلبہ ہو جائے اور ان کے اَعضا میں طاقت نہ رہے اور جیسا تو بچپن میں اُن کے پاس بے طاقت تھا ایسے ہی وہ اپنی آخری عمر میں تیرے پاس ناتواں رہ جائیں تو ان سے اُف تک نہ کہنا یعنی ایسا کوئی کلمہ زبان سے نہ نکالنا جس سے یہ سمجھا جائے کہ اُن کی طرف سے طبیعت پر کچھ بوجھ ہے اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے خوبصورت، نرم بات کہنا اور حُسنِ ادب کے ساتھ اُن سے خطاب کرنا۔[1]

والدین کا مقام اِنتہائی بلند ہے:

ایک اور مقام پر اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: ﴿وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِۚ-حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّ فِصٰلُهٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیْكَؕ-اِلَیَّ الْمَصِیْرُ(۱۴)﴾ (پ21، لقمٰن: 14) ترجَمۂ کنزالعرفان: اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی۔ اس کی ماں نے کمزوری پر کمزوری برداشت کرتے ہوئے اسے پیٹ میں اٹھائے رکھا اور اس کا دودھ چھڑانے کی مدت دو سال میں ہے کہ میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کرو۔ میری ہی طرف لوٹنا ہے۔

تفسیر صراط الجنان میں ﴿اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیْكَؕ﴾ کے تحت ہے: اِس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ والدین کا مقام اِنتہائی بلند ہے کیونکہ اللہ پاک نے اپنے ساتھ بندے کے والدین کا ذِکر فرمایا اور ایک ساتھ دونوں کا شکر ادا کرنے کا حکم دیا، اب اگر کوئی بدقسمت اپنے والدین کی خدمت نہ کرے اور انہیں تکلیفیں دے تو یہ اس کی بدنصیبی اور محرومی ہے۔[2]

1 ..... تفسیر صراط الجنان، پ15، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ:23، 5/443-444۔
2 ..... تفسیر صراط الجنان، پ21، لقمٰن، تحت الآیۃ:14، 7/490۔

www.dawateislami.net

والدین کی طرف رَحمت کی نظر کرنے کا ثواب:

اَحادیثِ مبارکہ میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے والدین کے بارے میں اِنتہائی خوبصورت تعلیمات و اِرشادات موجود ہیں۔ والدین اللہ پاک کی عظیم نعمت ہیں، سرورِ ذِیشان، رَحمت عالمیان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: جب اَولاد اپنے ماں باپ کی طرف رَحمت کی نظر کرے تو اللہ پاک اُس کیلئے ہر نظر کے بدلے حجِّ مبرور (یعنی مقبول حج) کا ثواب لکھتا ہے۔ صَحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم نے عرض کی: اگرچہ دن میں 100 مرتبہ نظر کرے! فرمایا: نَعَمْ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَاَطْیَبُ یعنی ”ہاں، اللہ پاک سب سے بڑا ہے اور اَطْیَب (یعنی سب سے زیادہ پاک) ہے۔“ (1)

یقیناً اللہ پاک ہر شے پر قادِر ہے، وہ جس قدر چاہے دے سکتا ہے، ہر گز عاجز و مجبور نہیں لہٰذا اگر کوئی اپنے ماں باپ کی طرف روزانہ 100 بار بھی رَحمت کی نظر کرے تو وہ اُسے 100 مقبول حج کا ثواب عنایت فرمائے گا۔

والدین کی فرمانبرداری جنت میں داخلے کا سبب:

یاد رہے! والدین کی فرمانبرداری جنَّت میں داخلے کا سبب اور ناراضی مَعاذَ اللہ جہنم میں داخلے کا سبب بن سکتی ہے، چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہُ عنہما سے رِوایت ہے کہ سلطانِ دوجہان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس نے اس حال میں صبح کی کہ اپنے ماں باپ کا فرمانبردار ہے، اُس کیلئے صبح ہی کو جنَّت کے دو دَروازے کُھل جاتے ہیں اور ماں باپ میں سے ایک ہی ہو تو ایک دَروازہ کُھلتا ہے۔ اور جس نے اِس حال میں شام کی کہ ماں باپ کے بارے میں اللہ پاک کی نافرمانی کرتا ہے اس کے لئے صُبح

1 ..... شعب الایمان، 6/186، حدیث: 7856۔

www.dawateislami.net

ہی کو جہنَّم کے دو دَروازے کُھل جاتے ہیں اور (ماں باپ میں سے) ایک ہو تو ایک دَروازہ کھلتا ہے۔ ایک شخص نے عرض کی: اگرچِہ ماں باپ اُس پر ظلم کریں۔ فرمایا: اگرچِہ ظلم کریں، اگرچِہ ظلم کریں، اگرچِہ ظلم کریں۔ (1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو، پھر اس شخص کی ناک خاک آلود ہو، پھر اس شخص کی ناک خاک آلود ہو۔ صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! کس کی ناک خاک آلود ہو؟ اِرشاد فرمایا: جس نے اپنے ماں باپ دونوں یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا، پھر وہ شخص جنَّت میں داخل نہ ہوا۔ (2)

جنَّت میں موسیٰ علیہ السّلام کا ساتھی:

اَولاد کے حق میں ماں باپ کی دُعا قبول ہوتی ہے۔ اِس ضمن میں ایک حکایت سماعت فرمائیں، حضرتِ سیّدنا موسیٰ کلیمُ اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام ایک بار اللہ پاک کے دَربار میں عرض گزار ہوئے: یا اللہ! مجھے میرا جنَّت کا ساتھی دِکھا دے۔ اللہ پاک نے فرمایا: فُلاں شہر میں جاؤ، وہاں فُلاں قصّاب تمہارا جنَّت کا ساتھی ہے۔ چنانچِہ سیّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام وہاں اُس قصّاب کے پاس تشریف لے گئے، (ناواقفیّت کے باوُجُود مسافِر و مہمان ہونے کے ناطے) اُس نے آپ علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام کی دعوت کی۔ جب کھانا کھانے بیٹھے تو اُس نے ایک بڑا سا ٹوکرا اپنے پاس رکھ لیا، اندر دو نوالے ڈالتا اور ایک نوالہ خود کھاتا۔ اِتنے میں کسی نے دَروازے پر دَستک دی، قصّاب اُٹھ کر باہَر گیا۔ سیّدُنا

1 ..... شعب الایمان، 6/206، حدیث: 7916۔
2 ..... مسلم، ص1060، حدیث: 6510۔

www.dawateislami.net

موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام نے اُس زَنبیل (یعنی ٹوکرے) میں دیکھا تو اس کے اندر ضعیفُ العُمر مَرد و عورت تھے۔ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام پر نظر پڑتے ہی اُن کے ہونٹوں پر مُسکراہٹ پھیل گئی، اُنہوں نے آپ علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام کی رِسالت کی گواہی دی اور اُسی وقت رِحلَت (یعنی اِنتِقال) کر گئے۔ قصّاب واپس آیا تو زنبیل میں اپنے والدین کو فوت شُدہ دیکھ کر مُعامَلہ سمجھ گیا اور آپ علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام کی دَست بوسی کر کے عرض کی: آپ اللہ پاک کے نبی حضرتِ موسیٰ کلیمُ اللہ (علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام) معلوم ہوتے ہیں۔ فرمایا: تمہیں کیسے اَندازہ ہوا؟ عرض کی: میرے ماں باپ روزانہ گِڑگِڑا کر دُعا کیا کرتے تھے کہ اللہ پاک! ہمیں حضرت موسیٰ (علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام) کے جَلووں میں موت نصیب کرنا۔ ان دونوں کے اِس طرح اچانک اِنتِقال فرمانے سے میں نے اَندازہ لگایا کہ آپ ہی حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ (علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام) ہوں گے۔ قصّاب نے مزید عرض کی: میری ماں جب کھانا کھالیتی، تو خوش ہو کر میرے لئے یوں دُعا کیا کرتی تھی: یااللہ پاک! میرے بیٹے کو جنَّت میں حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ (علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام) کا ساتھی بنانا۔ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام نے فرمایا: مبارَک ہو کہ اللہ پاک نے تم کو میرا جنَّت کا ساتھی بنایا ہے۔[1]

ماں کو جواب نہ دینے والا گونگا ہو گیا:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ماں باپ کی دُعا اَولاد کے حق میں قبول ہوتی ہے لہٰذا ماں باپ کو ہمیشہ خوش رکھنا چاہیے۔ اگر والِدَین ناراض ہو کر بد دُعا کر دیں تو وہ بھی مقبول ہے۔ چنانچہ منقول ہے: ایک شخص کو اُس کی ماں نے آواز دی لیکن اُس نے

1 ..... نزہۃ المجالس، 1/266-267۔

www.dawateislami.net

جواب نہ دیا اِس پر اُس کی ماں نے اسے بد دُعا دی تو وہ گونگا ہو گیا۔[1] دیکھا آپ نے! ماں کی پکار کا جواب نہ دینے والا جیتے جی گونگا ہو گیا۔

ماں باپ بد دعا دینے سے بچیں تو اچھا ہے:

اِس میں ماں باپ کے نافرمانوں کیلئے جہاں عبرت ہی عبرت ہیں، وہاں ماں باپ کیلئے بھی مقامِ غور ہے، خُصُوصاً وہ مائیں جو بات بات پر اپنی اَولاد کو اِس طرح کہہ کر کہ تیرا سَتّیاناس ہو، تُو پھٹ پڑے، تجھے کوڑھ نکلے وغیرہ کو سنیں (یعنی بد دُعائیں) دیتی ہیں ان کو اپنی زَبان قابو میں رکھنی چاہئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ قَبولیَّت کی گھڑی ہو، دُعا قَبول ہو جائے اور اَولاد کو سچ مُچ "کُچھ" ہو جائے اور یوں ماں خود بھی ٹینشن میں آ جائے! لہٰذا اَولاد کو صِرف دُعائے خیر سے نوازتے رہنا ہی اَنْسَب (یعنی زیادہ مُناسِب) ہے۔

والدین اِنسان کی جنَّت و دوزخ ہیں یعنی یہ راضی ہیں تو جنَّت اور خدانخواستہ ناراض ہیں تو مَعاذَ اللہ جہنم کی حقداری ہے۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ماں باپ تیری دوزخ اور جنَّت ہیں۔[2] ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا: سب گناہوں کی سزا اللہ پاک چاہے تو قِیامت کیلئے اُٹھا رکھتا ہے مگر ماں باپ کی نافرمانی کی سزا جیتے جی پہنچاتا ہے۔[3]

والدین کے بڑھاپے میں ان کی خدمت کریں:

خاص طور پر ماں باپ کے بڑھاپے میں ان کی خوب خدمت کریں اور ماں باپ کی ناراضی سے ہر صورت بچیں، قرآنِ کریم میں اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿اِمَّا یَبْلُغَنَّ

1 ..... بر الوالدین، ص79۔
2 ..... اِبن ماجہ، 4/186، حدیث:3662۔
3 ..... مستدرک، 5/216-217، حدیث:7345۔

www.dawateislami.net

عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا ﴿۲۳﴾

(پ15، بنی اسرائیل:23) ترجَمۂ کنزالعرفان: اگر تیرے سامنے ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے اُف تک نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے خوبصورت، نرم بات کہنا۔

اِس آیتِ کریمہ میں اللہ پاک نے والِدَین کے ساتھ حُسنِ سُلُوک کا حکم دیا ہے اور خُصوصاً ان کے بڑھاپے میں زیادہ خدمت کی تاکید فرمائی ہے۔ یقیناً ماں باپ کا بُڑھاپا اِنسان کو اِمتحان میں ڈال دیتا ہے، سخت بڑھاپے میں بَسا اوقات بِستر ہی پر بَول و بَراز (یعنی گندگی) کی ترکیب ہوتی ہے جس کی وجہ سے عُمُوماً اَولاد بیزار ہو جاتی ہے، مگر یاد رَکھیے! ایسے حالات میں بھی ماں باپ کی خدمت لازِمی ہے، بچپن میں ماں بھی تو آخر بچّے کی گندگی برداشت کرتی ہی ہے۔ بُڑھاپے اور بیماریوں کے باعِث ماں باپ کے اندر خواہ کتنا ہی چڑچڑاپن آجائے، سَٹھیا جائیں، خوب بڑبڑائیں، بِلاوجہ لڑیں، چاہے کتنا ہی جھگڑیں، بیشک پریشان کر کے رکھ دیں مگر صبر، صبر اور صبر ہی کرنا اور ان کی تعظیم بجالانا ہے۔ اُن سے بدتمیزی کرنا، ان کو جھاڑنا وغیرہ دَرکنار اُن کے آگے ”اُف“ تک نہیں کرنا، ورنہ بازی ہاتھ سے نکل سکتی اور دونوں جہان کی تباہی مقدّر بن سکتی ہے کہ والِدَین کا دِل دُکھانے والا اِس دُنیا میں بھی ذَلیل وخوار ہوتا ہے اور آخرت کے عذاب کا بھی حقدار ہوتا ہے۔

دِل دُکھانا چھوڑ دیں ماں باپ کا
ورنہ اس میں ہے خسارہ آپ کا

گدھا نُما مُردہ:

حضرتِ سیِّدُنا عَوّام بن حَوشَب رحمۃُ اللہِ علیہ (جو کہ تبعِ تابِعی بُزُرگ گزرے ہیں اور

www.dawateislami.net

انہوں نے ۱۴۸ھ میں وفات پائی) فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں کسی محلّے سے گزرا، اُس کے کَنارے پر قبرِستان تھا، بعدِ عَصر ایک قَبْر شَق ہوئی (یعنی پھٹی) اور اُس میں سے ایک ایسا آدَمی نکلا جس کا سر گدھے جیسا اور باقی جسم اِنسان کا تھا، وہ تین بار گدھے کی طرح رَینکا (یعنی چیخا)، پھر قَبْر میں چلا گیا اور قَبْر بند ہو گئی۔ ایک بڑی بی بیٹھی سُوت کات رہی تھیں، ایک خاتون نے مجھ سے کہا: بڑی بی کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: اِس کا کیا مُعاملہ ہے؟ کہا: یہ قَبْر والے کی ماں ہے، وہ شرابی تھا، جب شام کو گھر آتا، ماں نصیحت کرتی کہ اے بیٹے! اللہ پاک سے ڈر، آخر کب تک اس ناپاک کو پیئے گا! یہ جواب دیتا: تُو گدھے کی طرح ڈِھیچوں ڈھیچوں کرتی ہے۔ اس شخص کا عَصر کے بعد اِنتِقال ہوا، جب سے فوت ہوا ہے ہر روز بعدِ عَصر اس کی قَبْر شَق ہوتی ہے اور یوں تین بار گدھے کی طرح چِلّا کر پھر قَبْر میں سَما جاتا ہے اور قَبْر بند ہو جاتی ہے۔[1]

اللہ اکبر! ہم اللہ پاک کی جناب میں توبہ کرتے اور اِس سے عافیت کا سُوال کرتے ہیں آہ! ماں باپ کی دِل آزاری کس قَدَر رُسوائی اور دَرد ناک عذاب کا باعِث ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ یعنی قبر کا عذاب حق ہے۔[2] کبھی کبھی دُنیا میں بھی اس کا منظر دِکھا دیا جاتا ہے تاکہ لوگ عبرت حاصِل کریں۔

والدین کے نافرمان کا کوئی نیک عمل مقبول نہیں:

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: باپ کی نافرمانی اللہ جبّار وقہّار کی نافرمانی ہے اور باپ کی ناراضی اللہ جبّار وقہّار کی ناراضی ہے، آدَمی

1 ..... الترغیب والترھیب، 3/226، حدیث: 17۔
2 ..... نَسائی، ص225، حدیث: 1305۔

www.dawateislami.net

ماں باپ کو راضی کرے تو وہ اس کے جنّت ہیں اور ناراض کرے تو وُہی اس کے دوزخ ہیں۔ جب تک باپ کو راضی نہ کرے گا، اُس کا کوئی فرض، کوئی نَفل، کوئی نیک عمل اَصلاً مقبول نہ ہو گا، عذابِ آخرت کے علاوہ دُنیا میں ہی جیتے جی سخت بلا (یعنی شدید آفت) نازِل ہو گی، مَرتے وقت مَعَاذَ اللہ کلمہ نصیب نہ ہونے کا خوف ہے۔[1]

کافر والدین کے ساتھ حُسنِ سُلوک بھی ضَروری ہے:

یاد رَکھیے! ماں باپ مَعَاذَ اللہ کافر بھی ہوں تب بھی شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے اُن کے ساتھ حُسنِ سُلوک ضَروری ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی 1182 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ جلد 2 صَفْحَہ 452 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ ”عالمگیری“ کے حوالے سے نَقْل فرماتے ہیں: اگر کسی مسلمان کا باپ یا ماں کافِر ہے اور کہے کہ تو مجھے بُت خانے پہنچادے تو نہ لے جائے اور اگر وہاں سے آنا چاہتے ہیں تو لا سکتا ہے۔[2]

اللہ پاک کی نافرمانی میں کسی کی اِطاعت جائز نہیں:

ماں باپ کی اِطاعت و فرمانبرداری کرنا اَولاد پر لازِم ہے لیکن ماں باپ اگر کسی خلافِ شرع بات کا حکم دیں تو اِس صورت میں شریعت نے اُن کا حکم ماننے سے منع فرمایا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَةِ اللہِ یعنی اللہ پاک کی نافرمانی میں مخلوق کی اِطاعت جائز نہیں ہے۔[3]

---

1 ..... فتاویٰ رضویہ، 24/384۔
2 ..... عالمگیری، 2/350۔
3 ..... مسند امام احمد، 7/363، حدیث: 20678۔

www.dawateislami.net

معلوم ہوا ماں باپ اگر کسی خلافِ شرع بات کا حکم دیں ہر گز نہ کریں۔ اگر ناجائز باتوں میں ان کی پیروی کریں گے تو گنہگار ہوں گے مثلاً ماں باپ جھوٹ بولنے کا حکم دیں یا داڑھی مُنڈوانے یا ایک مٹھی سے گھٹانے کا کہیں تو ان کی یہ باتیں ہر گز نہ مانیں، چاہے وہ کتنے ہی ناراض ہوں، آپ نافرمان نہیں ٹھہریں گے، ہاں اگر مان لیں گے تو خدائے حنّان ومنّان کے نزدیک ضَرور نافرمان قرار پائیں گے۔

یہاں تک کہ ماں باپ میں باہَم طَلاق ہو گئی تو اب ماں لاکھ رو رو کر کہے کہ دودھ نہیں بخشوں گی اور حکم دے کہ اپنے والِد سے مَت ملنا تو یہ حکم نہ مانے، والِد سے ملنا بھی ہو گا اور اُس کی خدمت بھی کرنی ہو گی کہ ان کی آپَس میں اگرچِہ جدائی ہو چکی مگر اَولاد کا رِشتہ جُوں کا تُوں باقی ہے، اَولاد پر دونوں کے حُقُوق بر قرار ہیں۔

حقوق والدین کے بارے میں اِسلام کی خوبصورت تعلیمات:

والدین کے حقوق کے بارے میں بیان کردہ آیاتِ کریمہ، اَحادیثِ مبارکہ اور اِسلام کی خوبصورت تعلیمات جاننے کے بعد ہر ذِی شُعور اِنسان پر واضح ہو جائے گا کہ والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے اور ان کے حقوق کی رِعایت کرنے کی جیسی عظیم تعلیم اِسلام نے اپنے ماننے والوں کو دی ہے ویسی پوری دُنیا میں پائے جانے والے دِیگر مذاہب میں نظر نہیں آتی۔ فی زمانہ غیر مسلم ممالک میں بوڑھے والدین ایسی نازک ترین صورتِ حال کا شکار ہیں کہ ان کی جوان اَولاد کسی طور پر بھی انہیں سنبھالنے اور ان کی خدمت کر کے ان کا سہارا بننے کے لئے تیار نہیں ہوتی، اسی وجہ سے وہاں کی حکومتیں ایسی پناہ گاہیں بنانے پر مجبور ہیں جہاں بوڑھے اور بیمار والدین اپنی زندگی کے آخری اَیّام گزار سکیں۔ اور ایسا ہی سلوک اِسلامی تعلیمات سے دُوری کی وجہ سے کچھ نادان مسلمان بھی کر رہے ہوتے ہیں۔

www.dawateislami.net

جبکہ قرآن ہمیں حکم دیتا ہے: ﴿وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴾ (پ15، بنی اسرائیل:24) ترجمۂ کنز العرفان: اور ان کے لیے نرم دلی سے عاجزی کا بازو جھکا کر رکھ اور دعا کر کہ اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

اللہ پاک ہمیں قرآنِ کریم کے اَحکامات پر عمل کرنے اور اپنے والدین کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

پُل صِراط

دُرُود شریف کی فضیلت:

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

صِراط حق ہے:

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: صِراط حق ہے۔ یہ ایک پُل ہے کہ پشتِ جہنَّم پر نصب (یعنی قائم) کیا جائے گا۔ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہو گا۔ جنَّت میں جانے کا یہی راستہ ہے۔ سب سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم گزر فرمائیں گے، پھر اور اَنبیا و مُرسلین، پھر یہ اُمَّت پھر اور اُمتیں گزریں گی اور حَسبِ اختلافِ اَعمال (یعنی اَعمال کے مختلف ہونے کے اِعتبار سے) پُل صراط پر لوگ مختلف طرح سے گزریں گے، بعض تو ایسے تیزی کے ساتھ گزریں گے جیسے بجلی کا کوندا کہ ابھی چمکا اور ابھی غائب ہو گیا اور بعض تیز ہوا کی طرح، کوئی ایسے جیسے پرند اُڑتا ہے اور بعض جیسے گھوڑا دوڑتا ہے اور بعض جیسے آدمی دوڑتا ہے، یہاں تک کہ بعض شخص سرین پر گھسٹتے ہوئے اور کوئی چیونٹی کی چال جائے گا اور پُل صراط کے دونوں جانب بڑے بڑے آنکڑے (اللہ پاک ہی جانے کہ وہ کتنے بڑے ہوں گے) لٹکتے ہوں گے، جس شخص

1 ..... مسند ابی یعلیٰ، 5/458، حدیث: 6383۔

www.dawateislami.net

کے بارے میں حکم ہو گا اُسے پکڑ لیں گے، مگر بعض تو زخمی ہو کر نجات پا جائیں گے اور بعض کو جہنَّم میں گرا دیں گے اور یہ ہلاک ہوا۔ (1)

پُل صِراط کی مسافت:

پُل صِراط کی مسافت کے بارے میں مختلف اَقوال ہیں:

(1)...بہت سے عُلَما و مفسرین نے حضرت سیِّدنا امام مجاہد اور حضرت سیِّدنا امام ضَحّاک رحمۃُ اللہِ علیہما سے نقل فرمایا کہ پُل صراط کا سفر تین ہزار سال کی راہ ہے، ایک ہزار سال اوپر چڑھنے کے، ہزار سال نیچے اُترنے کے اور ہزار سال اس کی سطح پر چلنے کے۔ (2)

(2)...حضرتِ سیِّدُنا فضیل بن عِیاض رحمۃُ اللہِ علیہ سے منقول ہے: پُل صِراط کا سفر پندرہ ہزار سال کی راہ ہے، پانچ ہزار سال اوپر چڑھنے کے، پانچ ہزار سال نیچے اُترنے کے اور پانچ ہزار سال (اس کی پشت پر) چلنے کے۔ اس پر سے وہ گزر سکے گا جو خوفِ خدا کے باعث ناتوان و کمزور ہو گا۔ (3)

پُل صِراط سے گزرنے کا منظر:

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جہنَّم پر ایک پُل ہے جو بال سے زِیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے، اس پر لوہے کے کُنڈے اور کانٹے ہیں جسے اللہ پاک چاہے گا یہ اُسے پکڑیں گے۔ لوگ اس سے گزریں گے، بعض پلک جھپکنے کی طرح، بعض بجلی کی طرح، بعض ہوا کی طرح، بعض بہترین اور اچھے گھوڑوں اور اُونٹوں کی طرح (گزریں گے)

1 ..... بہارِ شریعت، 1/147-148۔
2 ..... عمدۃ القاری، 13/482۔
3 ..... البدور السافرۃ، ص334 مختصراً۔

www.dawateislami.net

اور فِرشتے کہتے ہوں گے: ”رَبِّ سَلِّمْ، رَبِّ سَلِّمْ“ (یعنی اے پَروَردگار سلامتی سے گزار، اے پروَردگار سلامتی سے گزار) بعض مسلمان نجات پائیں گے، بعض زخمی ہوں گے، بعض اَوندھے ہوں گے اور بعض منہ کے بل جہنَّم میں گر پڑیں گے۔[1]

حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ان کی رَفتاروں میں یہ فرق ان کے نیک اَعمال اور اِخلاص کے فرق کی وجہ سے ہو گا جیسا کہ عمل، جیسا اِخلاص ویسی وہاں کی رفتار۔ یہاں (صاحبِ) اَشِعَّۃُ اللَّمعات نے فرمایا کہ اَعمال سببِ رفتار ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نگاہِ کرم اصلی وجہ رفتار کی ہے جتنا کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے قُرب زیادہ اتنی رفتار تیز۔[2]

کیا پُل صِراط سے سب کو گزرنا ہو گا؟

پُل صِراط سے ہر ایک کو گُزرنا ہو گا جیسا کہ قرآنِ مجید میں ہے: ﴿وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۚ﴾ (پ16، مریم: 71) ترجَمۂ کنزالعرفان: ”اور تم میں سے ہر ایک دوزخ پر سے گزرنے والا ہے۔ یہ تمہارے رب کے ذمہ پر حتمی فیصلہ کی ہوئی بات ہے۔“

حضرت سیّدنا عَبد اللہ بن مَسعود، حضرت سیّدنا حسن اور حضرت سیّدنا قتادہ رضی اللہُ عنہم سے رِوایت ہے کہ جہنم پر وارِد ہونے سے مُراد پُل صِراط پر سے گزرنا ہے جو کہ جہنم کے اوپر بچھایا گیا ہے۔[3]

1 ..... مسند امام احمد، 41/302-303، حدیث: 24793۔
2 ..... مراٰۃ المناجیح، 7/474۔
3 ..... تفسیر البحر المحیط، پ16، مریم، تحت الآیۃ: 71، 6/197۔

www.dawateislami.net

پُل صِراط سے گزرنے والے جنتیوں پر اِنعام:

ایک مَرتبہ حضرتِ سیِّدُنا کعبُ الْاَحْبار رحمۃُ اللہِ علیہ نے سورۂ مَریم کی یہی آیت: ﴿وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۚ﴾ (پ16، مریم: 71) (ترجَمۂ کنزالعرفان: اور تم میں سے ہر ایک دوزخ پر سے گزرنے والا ہے۔ یہ تمہارے رب کے ذمہ پر حتمی فیصلہ کی ہوئی بات ہے۔) تلاوت کی: پھر فرمایا: تم جانتے ہو کہ دوزخ پر لوگوں کا گزر کس طرح ہو گا؟ پھر خود ہی فرمانے لگے: جہنم لوگوں پر ایسے ظاہر ہو گا گویا چربی کی تہ جمی ہے، جب نیک و بد کے قدم اس پر جَم جائیں گے تو ایک منادی نِدا دے گا: اے جہنم! اپنے اَصحاب پکڑ لے اور میرے اَصحاب چھوڑ دے پھر جہنم میں جانے والے اس میں گرنے لگیں گے وہ انہیں اس طرح پہچان لے گا جیسے کوئی باپ اپنے بیٹے کو پہچانتا ہے، مؤمن اسے اس طرح پار کر لیں گے کہ ان کے کپڑوں پر کوئی نشان نہیں ہو گا۔[1] جنّتیوں پر یہ اِنعام بھی ہو گا کہ اُنہیں جہنم کی ہلکی سی آواز بھی سُنائی نہیں دے گی چنانچہ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَ هُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ۚ﴾ (پ17، الانبیآء:102) ترجَمۂ کنزُالعِرفان: وہ اس کی ہلکی سی آواز بھی نہ سنیں گے اور وہ اپنی دل پسند نعمتوں میں ہمیشہ رہیں گے۔

خوفِ خدا رکھنے والے مسلمان بچا لئے جائیں گے:

اُمُّ المؤمنین حضرتِ حفصہ رضی اللہُ عنہا سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو غزوۂ بدر و حُدَیبیہ میں حاضر تھے، اِن شاءَ اللہ وہ آگ میں داخل

1 ..... حلیۃ الاولیاء، 5/403، حدیث: 7527۔

www.dawateislami.net

نہیں ہوں گے۔ میں نے عرض کی: یارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اللہ پاک نے یہ نہیں فرمایا: ﴿وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۚ﴾ (پ 16، مریم: 71) (ترجَمۂ کنزالعرفان: اور تم میں سے ہر ایک دوزخ پر سے گزرنے والا ہے۔ یہ تمہارے رب کے ذمہ پر حتمی فیصلہ کی ہوئی بات ہے۔) آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے نہیں سنا: ﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ نَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ۝﴾ (پ16، مریم: 72) (ترجَمۂ کنزالعرفان: پھر ہم ڈرنے والوں کو بچالیں گے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل گرے ہوئے چھوڑ دیں گے۔)[1]

مُجرِم جہنَّم میں گر پڑیں گے:

اِس رِوایت سے معلوم ہوا کہ ہر ایک کو دوزخ سے گزرنا ہو گا۔ خوفِ خدا رکھنے والے مسلمان بچالئے جائیں گے اور مجرم و ظالم لوگ جہنَّم میں گر پڑیں گے۔ واقعی اِنتہائی دُشوار مُعاملہ ہے، ہائے! ہائے! پھر بھی ہم خوابِ غفلت سے بیدار نہیں ہوتے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ..... اِبن ماجہ، 4/508، حدیث: 4281۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

جِنّات

دُرُود شریف کی فضیلت:

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: اللہ پاک کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے جب باہم (یعنی آپس میں) ملیں اور مُصافحہ کریں (یعنی ہاتھ ملائیں) اور نبی (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

جنات کو کس چیز سے پیدا کیا گیا؟

جنات کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے۔ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾﴾ (پ14، الحجر:27) ترجَمۂ کنزالعرفان: اور ہم نے اس سے پہلے جن کو بغیر دھویں والی آگ سے پیدا کیا۔

سورۂ رَحمٰن میں اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿۱۵﴾﴾ (پ27، الرحمٰن:15) ترجَمۂ کنزالعرفان: اور اس نے جن کو بغیر دھویں والی آگ کے خالص شعلے سے پیدا کیا۔

شارحِ بخاری علامہ بدرُ الدین محمود بن احمد عینی رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات:855ھ) لکھتے ہیں: حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہُ عنہا سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صلی اللہ

[1] ..... مسند ابی یعلیٰ، مسند انس بن مالک، 3/95، حدیث:2951۔

www.dawateislami.net

علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: فرشتوں کو نُور سے، جنات کو آگ کے شعلہ سے اور آدم (علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام) کو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے۔[1] اِس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ جن کی اصل آگ ہے جیسا کہ اِنسان کی اصل مٹی ہے۔ قرآنِ پاک میں حکایت کردہ ابلیس کا قول: ﴿خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ﴾ (پ8، الاعراف:12) (ترجَمۂ کنز العرفان: تو نے مجھے آگ سے بنایا۔) بھی اِس بات کا ثُبوت ہے کہ جن کی اصل آگ ہے۔[2]

جنات کھاتے پیتے بھی ہیں:

جنات کھاتے پیتے ہیں جیسا کہ اَحادیثِ مبارکہ میں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہُ عنہ رِوایت کرتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ میرے لئے پتھر تلاش کرو تاکہ میں اس سے اِستنجا کروں لیکن ہڈی اور لید مَت لانا۔ میں نے آپ کی خدمت میں وہ پتھر پیش کر دیئے جو میں نے پلّے باندھ رکھے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فارغ ہو گئے تو میں نے عرض کی: ہڈی اور لید سے منع کرنے میں کیا حکمت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: یہ دونوں چیزیں جنات کی خوراک ہیں، میرے پاس نصیبین (ایک شہر کا نام ہے وہاں) کے جنوں کا ایک وَفد آیا تھا۔ وہ بہت نیک جن تھے، انہوں نے مجھ سے خوراک مانگی تو میں نے اللہ پاک سے ان کیلئے دُعا کی کہ یہ جس ہڈی اور لید کے پاس جب بھی گزریں اسی پر اپنی غذا موجود پائیں۔[3]

جنات کی خوراک:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہُ عنہ رِوایت کرتے ہیں کہ ہم حضورِ پاک صلی اللہ

1 ..... مسلم، ص1221، حدیث:7495۔
2 ..... عُمدۃ القاری، 10/643۔
3 ..... بخاری، 2/576، حدیث:3860۔

www.dawateislami.net

علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھے کہ ایک سانپ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور اپنا منہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے کان مبارک کے قریب لے جا کر کچھ عرض کی۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ اس کے بعد وہ لوٹ گیا۔ حضرت جابر رضی اللہُ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ یہ ایک جن تھا جس نے مجھ سے یہ دَرخواست کی کہ آپ اپنی اُمَّت کو حکم فرمایئے کہ وہ لید اور بوسیدہ ہڈیوں سے اِستنجا نہ کیا کریں کیونکہ اللہ پاک نے ان میں ہمارا رِزق رکھا ہے۔[1]

جنات کی تعداد:

حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بِکالی رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: جب اِنسان کا ایک بچّہ پیدا ہوتا ہے تو جنات کے یہاں نو بچّے پیدا ہوتے ہیں۔[2] معلوم ہوا کہ اِنسانوں کے مقابلے میں جنات کی تعداد 9 گُنا ہے۔

جنّات بھی شریعت کے مکلف ہیں:

جس طرح اِنسانوں پر شرعی اَحکامات لاگو ہوتے ہیں اِسی طرح جنات بھی شریعت مطہرہ کے پابند ہیں۔ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ﴾ (پ27، الذّٰریٰت:56) ترجَمۂ کنز العرفان: اور میں نے جن اور آدمی اسی لئے بنائے کہ میری عبادت کریں۔

علامہ فخر الدین رازی رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات:606ھ) لکھتے ہیں: بِلاشُبہ جنات بھی اِنسانوں

---

1 ..... لقط المرجان فی احکام الجان، ص46۔

2 ..... تفسیر طبری، پ17، الانبیاء، تحت الآیۃ:96، 9/85۔

www.dawateislami.net

کی طرح شریعت کے مکلف ہیں۔[1]

علامہ ابنِ حجر مکی رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات:974ھ) فرماتے ہیں: علامہ تاج الدین سبکی رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے فتاویٰ میں تحریر فرماتے ہیں: جنات ہر چیز میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شریعت کے مکلف ہیں۔ اَخبار و آثار میں وارِد ہے کہ مومنین جنات نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، حج کرتے ہیں، تلاوتِ قرآن کرتے ہیں، عُلومِ دِینیہ اور رِوایتِ حدیث اِنسانوں سے حاصل کرتے ہیں اگرچہ اِنسانوں کو اس کا پتا نہ چلے۔[2]

صَدرُ الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات: 1367ھ) تفسیر خزائن العرفان میں لکھتے ہیں: عُلَماءِ محققین کا اِس پر اِتفاق ہے کہ جن سب کے سب مکلف ہیں۔[3]

جِنّات کے وُجود کا اِنکار کرنا کیسا؟

صَدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی مایہ ناز تالیف ”بہارِ شریعت“ میں لکھتے ہیں: جِنّات کے وُجود کا اِنکار یا بدی کی قُوّت کا نام جِنّ یا شیطان رکھنا کُفر ہے۔[4]

جنّات میں بھی مختلف مذاہب ہوتے ہیں:

جس طرح اِنسانوں میں مختلف مذاہب کے لوگ ہوتے ہیں اِسی طرح جنات میں بھی

1 ..... تفسیر کبیر، پ29، الجن، تحت الآیۃ:1، 10/665۔
2 ..... فتاویٰ حدیثیہ، ص99 ملخصاً۔
3 ..... تفسیر خزائن العرفان، پ26، الاحقاف، تحت الآیۃ:29۔
4 ..... بہارِ شریعت، 1/97، حصہ:1۔

www.dawateislami.net

دِینِ اسلام کے ماننے اور نہ ماننے والے دونوں قسم کے گروہ موجود ہیں۔ حضرت سیدنا محمد بن کعب رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جنات میں مومن بھی ہوتے ہیں اور کافر بھی۔[1]

علامہ عبد الغنی نابلسی رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات: 1143ھ) لکھتے ہیں: ہمارے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جن و اِنس کی طرف مبعوث ہوئے ہیں تو جو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دِین میں داخل ہوا وہ گروہِ مومنین میں ہے اور دُنیا و آخرت اور جنَّت میں ان کے ساتھ ہو گا اور جس نے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو جھٹلایا وہ شیطان ہے اور مومنین کے گروہ سے دُور اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔[2]

جنات کے ہاں اَولاد پیدا ہوتی اور نسل چلتی ہے:

جنات کے یہاں اَولاد پیدا ہوتی ہے جس سے ان کی نسل چلتی ہے۔ اللہ پاک نے قرآنِ مجید میں اَولادِ شیطان کا ذِکر ان اَلفاظ میں کیا ہے: ﴿اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَ ذُرِّیَّتَهٗۤ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِیْ وَ هُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ﴾ (پ 15، الکہف: 50) ترجَمۂ کنز العرفان: تو (اے لوگو!) کیا تم اسے اور اس کی اَولاد کو میرے سوا دوست بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں۔

اِس آیت کے تحت علامہ محمود آلوسی رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات: 1270ھ) لکھتے ہیں: ظاہر یہ ہے کہ ذُرِّیَّت سے مُراد اَولاد ہے، پس یہ آیت اس پر دَلیل ہے کہ شیطان کی بھی اَولاد ہوتی ہے۔[3]

سورۂ رَحمٰن کی آیت نمبر 56 کے تحت امام فخر الدین رازی رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات:

1 ..... کتاب العظمۃ، ص429، حدیث: 1137۔
2 ..... الحدیقۃ الندیۃ، 1/73۔
3 ..... تفسیر رُوحُ المعانی، 15/370۔

www.dawateislami.net

606ھ) لکھتے ہیں: جنات کی بھی اَولاد ہوتی ہے۔[1]

حضرت سیدنا ابو الشیخ اصبہانی رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات:396ھ) ''کتاب العظمۃ'' میں اللہ پاک کے فرمان: ﴿اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَ ذُرِّیَّتَهٗۤ﴾ کی تفسیر میں حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے رِوایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جنات کی بھی اسی طرح اَولاد پیدا ہوتی ہے جس طرح اِنسانوں کی پیدا ہوتی ہیں اور جنات کثیر تعداد میں پیدا ہوتے ہیں۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ..... تفسیر کبیر، پ27، الرحمن، تحت الآیۃ:56، 10/376۔

2 ..... کتاب العظمۃ، ص431، رقم:1148۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

جَنَّت

دُرُود شریف کی فضیلت:

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اُس کے لیے اِستغفار (یعنی بخشش کی دُعا) کرتے رہیں گے۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پرہیز گاروں کیلئے ان کے رب کے پاس جنتیں ہیں:

جنت وہ مقامِ رَحمت ہے جسے اللہ پاک نے اپنے اِطاعت گزار بندوں کے لئے تخلیق فرمایا ہے۔ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَیْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ط لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴾ (پ،3، آلِ عمران:15) ترجَمۂ کنز العرفان: (اے حبیب!) تم فرماؤ، کیا میں تمہیں ان چیزوں سے بہتر چیز بتا دوں؟ (سنو، وہ یہ ہے کہ) پرہیز گاروں کے لئے ان کے رب کے پاس جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور (ان کیلئے) پاکیزہ بیویاں اور اللہ کی خوشنودی ہے اور اللہ بندوں کو دیکھ رہا ہے۔

جنتیوں کیلئے رَحمت اور خوشنودی کی بشارت:

ایک اور مقام پر اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿یُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ رِضْوَانٍ

1 ..... معجم اَوسط، 1/497، حدیث:1835۔

www.dawateislami.net

وَّ جَنّٰتٍ لَّهُمْ فِیْهَا نَعِیْمٌ مُّقِیْمٌۙ(۲۱) خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِیْمٌ(۲۲) ﴾ (پ10، التوبہ:21-22) ترجَمۂ کنز العرفان: ان کا رب انہیں اپنی رَحمت اور خوشنودی اور باغوں کی بشارت دیتا ہے، ان کے لئے ان باغوں میں دائمی نعمتیں ہیں وہ ہمیشہ ہمیشہ ان جنتوں میں رہیں گے بیشک اللہ کے پاس بہت بڑا اَجر ہے۔

جنت میں پانی، دودھ، شراب اور شہد کی نہریں:

سورۂ محمد میں اِرشاد ہوتا ہے: ﴿مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِیْهَاۤ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَ لَهُمْ فِیْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ﴾ (پ26، محمد:15) ترجَمۂ کنز العرفان: اس جنت کا حال جس کا پرہیز گاروں سے وعدہ کیا گیا ہے یہ ہے کہ اس میں خراب نہ ہونے والے پانی کی نہریں ہیں اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہ بدلے اور ایسی شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کیلئے سراسر لذت ہے اور صاف شفاف شہد کی نہریں ہیں اور ان کے لیے اس میں ہر قسم کے پھل (ہیں)۔

جنّت اور اس کی تعمیر کا تذکرہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ ہم نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! ہمیں جنّت اور اس کی تعمیر سے متعلق بتایئے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اس کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی ہے اور اس کا گارا مشک کا ہے اور اس کی کنکریاں موتی اور یاقُوت کی ہیں اور اس کی مٹی زَعفران کی ہے۔[1]

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ سے ہی رِوایت ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے

1 ..... ترمذی، 4/236، حدیث:2534۔

www.dawateislami.net

فرمایا: جنّت کی زمین سفید ہے، اس کا میدان کافُور کی چٹانوں کا ہے، اس کے گرد ریت کے ٹیلوں کی طرح مشک کی دیواریں ہیں اور اس میں نہریں جاری ہیں۔[1]

اللہ پاک اہلِ جنّت سے کلام فرمائے گا:

حضرت ابو سَعِید خُدْرِی رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ پاک اہلِ جنّت سے فرمائے گا: اے جنتیو! تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے رَب! ہم حاضر ہیں اور بھلائی تو تیرے ہی دَستِ قدرت میں ہے۔ اللہ پاک فرمائے گا: کیا تم راضی ہو؟ تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے رَب! ہم کیوں نہ راضی ہوں کہ تو نے ہمیں وہ کچھ عطا فرمایا جو تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو عطا نہیں فرمایا۔ اللہ پاک فرمائے گا: میں تمہیں اس سے بھی افضل نعمت نہ عطا فرماؤں؟ وہ عرض کریں گے: اس سے افضل شے کون سی ہو گی؟ تو اللہ پاک فرمائے گا: میں تمہیں اپنی رضا سونپتا ہوں لہٰذا آج کے بعد کبھی تم سے ناراض نہ ہوں گا۔[2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ پکارنے والا پکار کر کہے گا: (اے جنّت والو!) تم تندرست رہو گے کبھی بیمار نہ ہو گے۔ تم زندہ رہو گے کبھی نہ مَرو گے۔ تم جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہ ہو گے۔ تم آرام سے رہو گے کبھی محنت و مشقت نہ اُٹھاؤ گے۔[3]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر

1 ..... الترغیب والترھیب، 4/283، حدیث: 34۔
2 ..... ترمذی، 4/250، حدیث: 2564۔
3 ..... مسلم، ص1166، حدیث: 7157۔

www.dawateislami.net

رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی اِنسان کے دِل پر ان کا خطرہ گزرا۔[1]

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اگر جنّت کی چیزوں میں سے ناخن برابر کوئی چیز ظاہر ہو جائے تو آسمان و زمین کے اَطراف و جوانب اس سے آراستہ ہو جائیں۔[2]

سب سے بڑے مَرتبے کا جنتی:

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہُ عنہما رِوایت کرتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ پاک کے نزدیک سب سے بڑے مَرتبہ کا جنتی وہ شخص ہو گا جو صبح و شام دِیدارِ الٰہی سے مشرف ہو گا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یہ آیتِ کریمہ تلاوت فرمائی: ﴿وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ نَّاضِرَةٌ ۙ(۲۲) اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۚ(۲۳)﴾ (پ 29، القیٰمۃ:22-23) ترجَمۂ کنز العرفان: کچھ چہرے اس دِن تر و تازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھنے والے ہوں گے۔[3]

جنتیوں کا کھانا:

جنتیوں کو کھانے کیلئے لذیذ میوہ جات اور گوشت دیا جائے گا نیز ان کے کھانے کے ہر نوالے کا مزہ جُداگانہ ہو گا، قرآنِ مجید میں اِرشاد ہوتا ہے: ﴿وَ فَاكِهَةٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ ۙ(۲۰) وَ لَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ ؕ(۲۱)﴾ (پ27، الواقعۃ:20-21) ترجَمۂ کنز العرفان: اور پھل میوے جو جنتی پسند کریں گے اور پرندوں کا گوشت جو وہ چاہیں گے۔

---

1 ..... بخاری، 2/391، حدیث:3244۔

2 ..... ترمذی، 4/241، حدیث:2547۔

3 ..... ترمذی، 4/249، حدیث:2562۔

www.dawateislami.net

سب سے نچلے دَرجے کا جنتی:

حضرت اَنس بن مالک رضی اللہُ عنہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے مَرفوعاً رِوایت کرتے ہیں کہ جنتیوں میں سب سے نچلے دَرجے کا جنتی وہ شخص ہو گا جس کے ساتھ دس ہزار خادم کھڑے ہوں گے اور ہر خادم کے پاس دو پیالے ہوں گے، جن میں سے ایک سونے کا اور دوسرا چاندی کا ہو گا۔ ہر پیالے میں کھانے کی ایک ایسی قسم ہو گی جو دوسرے میں نہ ہو گی۔ وہ اس کے آخر سے بھی اسی طرح کھائے گا جس طرح اس کے شروع سے کھائے گا اور جو لذت و ذائقہ اس کے پہلے حصہ میں پائے گا، دوسرے میں اس کے علاوہ پائے گا۔[1]

اُمُّ المومنین حضرت مَیْمُونَہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی جنَّت میں کسی پرندے کی خواہش کرے گا تو وہ پرندہ بختی اونٹ کی طرح اس کے دَستر خوان پر آ گرے گا، نہ تو اسے دھواں پہنچا ہو گا اور نہ ہی آگ نے چھوا ہو گا۔ وہ شکم سیر ہونے تک اس پرندے سے کھائے گا پھر وہ پرندہ اُڑ جائے گا۔[2]

جنتیوں کا مشروب:

جنتیوں کو پینے کے لئے ایسی پاکیزہ شراب دی جائے گی جس میں نشہ نہیں ہو گا، قرآنِ مجید میں اِرشاد ہوتا ہے: ﴿یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿۱۷﴾ بِاَكْوَابٍ وَّ اَبَارِیْقَ ۙ وَ كَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ﴿۱۸﴾ لَّا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَ لَا یُنْزِفُوْنَ ﴿۱۹﴾﴾ (پ 27، الواقعۃ:19 تا 17) ترجَمۂ

1 ..... الترغیب والترھیب، 4/291، حدیث:70۔

2 ..... موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب صفۃ الجنۃ، 6/346، حدیث:123۔

www.dawateislami.net

کنزالعرفان: ان کے اِرد گرد ہمیشہ رہنے والے لڑکے پھریں گے، کوزوں اور صراحیوں اور آنکھوں کے سامنے بہنے والی شراب کے جام کے ساتھ اس سے نہ انہیں سر دَرد ہو گا اور نہ ان کے ہوش میں فرق آئے گا۔

جنتیوں کے بیٹھنے کا اَنداز:

جنتی لوگ تخت پر ٹیک لگا کر بیٹھا کریں گے، چنانچہ اِرشاد ہوتا ہے: ﴿مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآىٕكِ ؕ نِعْمَ الثَّوَابُ ؕ وَ حَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴾ (پ 15، الکہف:31) ترجَمۂ کنزالعرفان: وہاں تختوں پر تکیے لگائے ہوئے ہوں گے۔ یہ کیا ہی اچھا ثواب ہے اور جنت کی کیا ہی اچھی آرام کی جگہ ہے۔

جنتیوں کا لباس:

جنتیوں کو سونے کے کنگن اور سبز کپڑے پہنائے جائیں گے۔ جیسا کہ قرآنِ کریم میں اِرشاد ہوتا ہے: ﴿يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ يَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ﴾ (پ 15، الکہف:31) ترجَمۂ کنزالعرفان: انہیں ان باغوں میں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور وہ سبز رنگ کے باریک اور موٹے ریشم کے کپڑے پہنیں گے۔

حضرت کَعْب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر اہلِ جنت کے کپڑوں میں سے ایک کپڑا آج پہن لیا جائے تو اس کی طرف دیکھنے والے کی نظر اچک لی جائے اور لوگوں کی بینائیاں اسے برداشت نہ کر سکیں۔[1]

جنَّت کی وُسعت آسمانوں اور زمین کے برابر:

اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَ سَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ

1 ..... الترغیب والترہیب، 4/294، حدیث:84۔

www.dawateislami.net

وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۳۳﴾ (پ4، آلِ عمران:133) ترجَمۂ کنزالعرفان: اور اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ وہ پرہیز گاروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

جنت میں 100 منزلیں ہیں:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہُ عنہ رِوایت کرتے ہیں کہ رَحمتِ کونین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جنت میں 100 منزلیں ہیں اور ان میں سے ہر دو منزلوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے۔[1] حضرت ابوسعید رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جنَّت میں 100 منزلیں ہیں، اگر اس کے ایک دَرَجہ میں تمام جہانوں کے لوگ بھی جمع ہو جائیں تو وہ سب کو کافی ہو جائے گا۔[2]

جنَّت کے آٹھ دَروازے:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جنَّت کے آٹھ دَروازے ہیں۔[3]

جنتیوں کی عمر:

حضرت ابوسعید رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اہلِ جنَّت میں سے جو کوئی چھوٹا یا بوڑھا مر جائے گا تو اسے جنَّت میں تیس سال

1 ..... ترمذی، 4/238، حدیث:2539۔
2 ..... ترمذی، 4/239، حدیث:2540۔
3 ..... بخاری، 2/394، حدیث:3257۔

www.dawateislami.net

کا بنا دیا جائے گا۔[1]

تین مَرتبہ جنَّت کا سوال کرنے کی فضیلت:

حضرت اَنَس بن مالِک رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جس نے تین مَرتبہ اللہ پاک سے جنَّت کا سوال کیا، تو جنَّت دُعا کرتی ہے کہ یا اللہ! اسے جنَّت میں داخل فرما، اور جس نے تین مرتبہ دوزخ سے پناہ مانگی تو دوزخ دُعا کرتی ہے کہ یا اللہ! اسے دوزخ سے پناہ دے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ..... ترمذی، 4/254، حدیث: 2571۔

2 ..... ترمذی، 4/257، حدیث: 2581۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

جہنّم

دُرُود شریف کی فضیلت:

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اس کی دہشتوں (یعنی گھبراہٹوں) اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہو گا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا کے اندر بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

جہنم رنج واَلَم اور ذِلّت ورُسوائی کا گھر ہے؟

"جہنم" اللہ پاک کے غضب اور اس کے عذاب و عقاب کا مظہر ہے۔ اس کے عذابات نہایت ہی سخت ہیں جنہیں بَرداشت کرنا کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔ اس جہنم سے اِیمان والوں کو بھی ڈرنا چاہئے اور اللہ پاک کی پناہ مانگنی چاہیے کیونکہ بعض فاسق و فاجر مسلمان ایسے بھی ہوں گے جن کو ان کے گناہوں کے سبب اس میں داخل کیا جائے گا۔

جہنم رنج واَلَم اور ذِلّت ورُسوائی کا گھر ہے، اِس کا اِنکار کرنے والوں کو بھی اس سے اَمان نہیں ہو گی، ان کے لئے ہمیشہ اس میں رہنا لکھ دیا گیا ہے۔ اللہ پاک اِرشاد ہوتا ہے:

﴿وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ﴿۱۹﴾﴾ (پ27، الحدید:19) ترجَمۂ کنزالعرفان: اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ دوزخی ہیں۔

1 ..... الفردوس بماثور الخطاب، 5/277، حدیث: 8175۔

www.dawateislami.net

کفار کا سخت عذاب اور جہنم کی شدت:

کفار کے سخت عذاب اور جہنم کی شدت کے بارے میں اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِیْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَیْرَهَا لِیَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِیْزًا حَكِیْمًا﴾ (پ5، النساء:56) ترجمۂ کنز العرفان: بیشک وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیتوں کا اِنکار کیا عنقریب ہم ان کو آگ میں داخل کریں گے۔ جب کبھی ان کی کھالیں خوب جَل جائیں گی تو ہم ان کی کھالوں کو دوسری کھالوں سے بدل دیں گے کہ عذاب کا مزہ چکھ لیں۔ بیشک اللہ زبردست ہے، حکمت والا ہے۔

ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا: ﴿اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ؕ وَ اِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَ ؕ بِئْسَ الشَّرَابُ ؕ وَ سَآءَتْ مُرْتَفَقًا﴾ (پ15، الکہف:29) ترجمۂ کنز العرفان: بیشک ہم نے ظالموں کے لیے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی دیواریں انہیں گھیر لیں گی اور اگر وہ پانی کے لیے فریاد کریں تو ان کی فریاد اس پانی سے پوری کی جائے گی جو پگھلائے ہوئے تانبے کی طرح ہو گا جو اُن کے منہ کو بھون دے گا۔ کیا ہی بُرا پینا اور دوزخ کیا ہی بُری ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

سورۂ رحمٰن میں اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: ﴿هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ یُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۙ یَطُوْفُوْنَ بَیْنَهَا وَ بَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ ۚ﴾ (پ27، الرحمٰن 43-44) ترجمۂ کنز العرفان: یہ وہ جہنم ہے جسے مجرم جھٹلاتے تھے جہنمی جہنم اور اِنتہائی کھولتے ہوئے پانی میں چکر لگائیں گے۔

سورۂ فاطر میں اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: ﴿وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا یُقْضٰى عَلَیْهِمْ فَیَمُوْتُوْا وَ لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِیْ كُلَّ كَفُوْرٍ ۚ﴾ (پ22، فاطر:36)

www.dawateislami.net

ترجَمۂ کنزالعرفان: اور جنہوں نے کفر کیا ان کے لیے جہنم کی آگ ہے، نہ ان پر قضا آئے کہ وہ مر جائیں اور نہ ان سے جہنم کا عذاب کچھ ہلکا کیا جائے گا، ہم ہر بڑے ناشکرے کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔

ان کے لئے جہنم میں رونا ہی رونا اور بھڑکنے والی آگ کا عذاب ہے۔ منکرین اور شکوک وشبہات کی وادیوں میں بھٹکنے والوں کے لئے کتنی بُری جگہ ہے، اس میں ان کا کھانا زقوم (یعنی جہنم کا کانٹے دار درخت)، پینا جہنمیوں کی پیپ اور پگھلا ہوا سِیسَہ ہو گا۔

اَحادیثِ مبارکہ میں جہنم کی کیفیت:

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: جب جہنم میں ہمیشہ رہنے والے باقی رہ جائیں گے تو انہیں تابوتوں میں رکھا جائے گا پھر ان تابوتوں کو دوسرے تابوتوں میں رکھا جائے گا۔ کوئی شخص بھی یہ گمان نہ کرے گا کہ میرے علاوہ بھی کسی کو عذاب دیا جارہا ہے[1] اور قیامت کے دن ہر شخص اِس اِنتظار میں ہو گا کہ آیا اس کا ٹھکانا جنت ہو گا یا جہنم؟ جہنمیوں سے کہا جائے گا: اگر تم عمل کرتے (تو عذاب کے حقدار نہ ہوتے) اور جنتیوں سے کہا جائے گا: اگر تم پر اللہ پاک کا فضل وکرم نہ ہوتا (تو جہنم کا ایندھن بنتے)[2]

حضور پاک، صاحبِ لَولاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: قیامت کے دن جب جہنم کو لایا جائے گا تو اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی، ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے پکڑ کر کھینچتے ہوں گے۔[3]

---

1 ..... معجم کبیر، 9/224، حدیث: 9087 بتغیرٍ قلیلٍ۔

2 ..... حکایتیں اور نصیحتیں، ص218۔

3 ..... مسلم، ص1167، حدیث: 7164۔

www.dawateislami.net

دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: تم جو آگ جلاتے ہو یہ جہنم کی آگ کے 70 اَجزا میں سے ایک جز ہے۔ صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! اللہ پاک کی قسم! اگر جہنم ہماری یہی دُنیوی آگ بھی ہوتی تب بھی کافی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جہنم کی آگ کو دُنیوی آگ سے 69 گنا زیادہ تیز کیا گیا ہے اور ان میں سے ہر جز کی گرمی دُنیوی آگ کی طرح ہے۔ (1)

رسولِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: وادیٔ حزن سے اللہ پاک کی پناہ مانگا کرو، یہ ایسی وادی ہے جس سے جہنم بھی روزانہ 400 مرتبہ پناہ مانگتا ہے، اس میں دِکھاوے کیلئے عمل کرنے والے قاری داخل ہوں گے اور بے شک اللہ پاک کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ قاری وہ ہیں جو اُمَرا سے ملنے کے لئے جاتے ہیں۔ (2)

رسولِ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ معظم ہے: بے شک جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم روزانہ 400 مرتبہ پناہ مانگتا ہے، اللہ پاک نے یہ وادی اُمَّتِ محمدیہ کے ان رِیاکاروں کے لئے تیار کی ہے جو قرآنِ پاک کے حافظ، غیر اللہ کے لئے صدقہ کرنے والے، اللہ پاک کے گھر کے حاجی اور راہِ خدا میں نکلنے والے ہوں گے۔ (3)

جہنم کے سات طبقات:

اللہ پاک قرآنِ مجید میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ؕ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ

1 ..... ترمذی، 4/265، حدیث: 2598۔
2 ..... ابن ماجہ، 1/166-167، حدیث: 256، ملتقطاً۔
3 ..... معجم کبیر، 12/136، حدیث: 12803۔

www.dawateislami.net

مَّقْسُوْمٌ ﴿۴۴﴾ (پ 14، الحجر: 44) ترجَمۂ کنز العرفان: اس کے سات دروازے ہیں، ہر دروازے کے لیے ان میں سے ایک ایک حصہ تقسیم کیا ہوا ہے۔

اِس آیت کی تفسیر میں مفسرین کا قول ہے کہ جہنم کے سات طبقات ہیں، جن کے نام یہ ہیں: (۱) جَہَنَّم (۲) لَظٰی (۳) حُطَمَہ (۴) سَعِیر (۵) سَقَر (۶) جَحِیم (۷) ہاوِیَہ۔

آیت کا مطلب یہ ہے کہ شیطان کی پیروی کرنے والے بھی سات حصوں میں منقسم ہیں، ان میں سے ہر ایک کیلئے جہنم کا ایک طبقہ معین ہے۔[1]

دوزخ پر مُقرّر نگران فرشتوں کی تعداد:

دوزخ پر مُقرّر نگران فرشتوں کی تعداد 19 ہے، ایک حضرت مالک علیہ السّلام اور 18 اُن کے ساتھی۔ جیسا کہ اللہ پاک کا فرمانِ عالیشان ہے: ﴿وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿۲۷﴾ لَا تُبْقِیْ وَ لَا تَذَرُ ﴿۲۸﴾ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿۲۹﴾ عَلَیْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿۳۰﴾﴾ (پ29، المدثر:27 تا 30) ترجَمۂ کنز العرفان: اور تمہیں کیا معلوم کہ دوزخ کیا ہے؟ نہ باقی رہنے دے گی اور نہ چھوڑے گی آدمی کی کھال جلا دینے والی ہے اس پر اُنیس داروغہ ہیں۔

وہ ایسی جگہ ہے کہ عقل اس کی شدت اور سختی کا اَندازہ نہیں لگا سکتی، وہ نہ کسی عذاب کے مستحق کو چھوڑے گی اور نہ کسی کے جسم پر گوشت، پوست یعنی کھال لگی رہنے دے گی، بلکہ عذاب کے مستحق کو گرفتار کرے گی اور گرفتار کو جَلائے گی اور ایسا نہیں ہو گا کہ ہلاک ہونے کے بعد مُعاملہ ختم ہو جائے گا بلکہ جب اس میں داخل لوگ جَل جائیں گے تو پھر ویسے ہی کر دیئے جائیں گے جیسے پہلے تھے اور جہنم پھر انہیں جَلائے گی، وہ جہنم تو جلا کر

1 ..... حاشیۃ الصاوی علی الجلالین، پ14، الحجر:44، 3/1043۔

www.dawateislami.net

آدمی کی کھال اُتار لینے والی ہے اور اس پر 19 فرشتے حضرت مالک علیہ السّلام اور ان کے 18 ساتھی داروغہ کے طور پر مقرر ہیں۔[1]

کیا جہنم پیدا ہو چکی ہے؟

اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَجِایْٓءَیَوْمَىٕذٍۭ بِجَهَنَّمَۙ﴾ (پ 30، الفجر: 23) ترجَمۂ کنزالعرفان: اور اس دن جہنم لائی جائے گی۔

مُفَسِّرِ شہیر، مُحَدِّثِ کَبِیر، حکیم الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اِس فرمانِ عالی سے معلوم ہوتا ہے کہ دوزخ پیدا ہو چکی ہے، نیز وہ اِس وقت اُس جگہ نہیں جہاں قیامت کے بعد ہو گی یعنی محشر اور جنّت کے درمیان راستے میں، ابھی یہ کسی اور جگہ ہے۔ اُس دن ملائکہ اُسے کھینچ کر وہاں پہنچائیں گے جہاں اس نے رہنا ہے۔ اس کی تائید قرآنِ کریم کی اِس آیت سے ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے معراج میں دوزخ کی سیر فرمائی اس جگہ جہاں وہ تھی۔ آج اتنا بڑا سورج کس قدر تیزی سے حرکت کر رہا ہے، یوں ہی دوزخ اپنی جگہ سے ہٹا کر لائی جائے گی۔[2]

جہنم کے عذابات سے نجات پانے والے:

اَحادیثِ مبارکہ میں جہنم سے نجات پانے والوں کا تذکرہ ملتا ہے جیسا کہ سرکارِ عالی وقار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کو اس کی چاہت کی چیز کھلائے،

1 ..... روح البیان، پ 29، المدثر، تحت الآیۃ: 27-30، 10/ 231۔ خازن، پ 29، المدثر، تحت الآیۃ: 27-30، 4/ 329 ملتقطاً۔

2 ..... مراٰۃ المناجیح، 7/ 532۔

www.dawateislami.net

اللہ پاک اسے دوزخ پر حرام کر دے۔[1]

ایک اور حدیثِ پاک میں اِرشاد فرمایا: جو اپنے (مسلمان) بھائی کو کھلائے یہاں تک کہ اُس کا پیٹ بھر جائے اور اُسے پانی پلائے یہاں تک کہ اُس کی پیاس بجھ جائے تو اللہ پاک اُسے دوزخ سے ایسی سات خندقوں کے برابر دور کر دے گا جن میں سے ہر دو خندقوں کے دَرمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔[2]

خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو:

ایک شخص نے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میں کس چیز کے ذَریعے جہنم سے نجات پاسکتا ہوں؟ اِرشاد فرمایا: اپنی آنکھوں کے آنسوؤں سے۔ ان دونوں کے آنسوؤں کو اللہ پاک کے خوف سے بہاؤ کیونکہ جو آنکھ اللہ پاک کے خوف سے روئے اسے جہنم کا عذاب نہیں ہو گا۔[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ..... شعب الایمان، 3/222، حدیث: 3382۔
2 ..... الترغیب والترھیب، 2/36، حدیث: 14۔
3 ..... الترغیب والترھیب، 4/114، حدیث: 9۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فرشتے

دُرُود شریف کی فضیلت:

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کے لیے مغفرت ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

فرشتے اللہ پاک کا حکم نہیں ٹالتے:

اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ۝﴾ (پ28، التحریم:6) ترجَمۂ کنز العرفان: جو اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

تفسیر صراط الجنان میں ہے: جہنم پر ایسے فرشتے مقرر ہیں کہ جو جہنمیوں پر سختی کرنے والے اور اِنتہائی طاقتور ہیں اور ان کی طبیعتوں میں رحم نہیں، وہ اللہ پاک کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے۔

ایک اور مقام پر اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: ﴿اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَ مَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ یَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّ عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَ اتَّبَعُوْا سَبِیْلَكَ وَ قِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ۝﴾ (پ24، المؤمن:7) ترجَمہ کنز العرفان: عرش اُٹھانے والے اور اس کے اِرد گرد موجود (فرشتے) اپنے رب کی تعریف

1 ..... تاریخ ابن عساکر، ناشرۃ بن سمی، 61/381، حدیث: 12661۔

www.dawateislami.net

کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور مسلمانوں کی بخشش مانگتے ہیں۔ اے ہمارے رب! تیری رحمت اور علم ہر شے سے وسیع ہے تو انہیں بخش دے جو توبہ کریں اور تیرے راستے کی پیروی کریں اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

عرش اُٹھانے والے فرشتے ایمان والوں سے محبت رکھتے ہیں:

اِس آیت میں یہ بتایا جارہا ہے کہ عرش اُٹھانے والے اور اس کے اِرد گرد موجود فرشتے جو کہ بہت افضل مخلوق ہیں وہ ایمان والوں سے اِنتہائی محبت اور اُلفت رکھتے ہیں اور ان کی بھلائی چاہنے میں مشغول رہتے ہیں، عرش اُٹھانے والے فرشتے جو بارگاہِ الٰہی میں خاص قُرب اور شرف رکھتے ہیں نیز عرش کے اِرد گرد موجود وہ فرشتے جو عرش کا طواف کر رہے ہیں، یہ اپنے رَب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور سُبْحٰنَ اللّٰہ وَبِحَمْدِہٖ کہتے ہیں اور یہ فرشتے اللہ پاک پر ایمان رکھتے اور اس کی وحدانیّت کی تصدیق کرتے ہیں اور مسلمانوں کے لئے بخشش مانگتے ہیں اور اللہ پاک کی بارگاہ میں اس طرح عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے رَب! تیری رَحمت اور عِلم ہر شے سے وَسیع ہے، تو انہیں بخش دے جو اپنے گناہوں سے توبہ کریں اور تیرے دِین اسلام کے راستے کی پیروی کریں اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔[1]

عرش اُٹھانے والے فرشتوں کی تعداد:

حدیث شریف میں ہے کہ عرش اُٹھانے والے فرشتوں کی تعداد چار ہے اور قیامت

---

1 ..... تفسیر کبیر، پ24، المومن، تحت الآیۃ:7 تا9، 9/487-493۔ خازن، پ24، المومن، تحت الآیۃ:7 تا9، 4/66-67۔ جلالین، پ24، المومن، تحت الآیۃ:7 تا9، ص391۔۔ روح البیان، المؤمن، پ24، المومن، تحت الآیۃ:7 تا9، 8/155-160 ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

کے دن اللہ پاک ان کی تعداد میں اِضافہ فرما کر انہیں آٹھ کر دے گا، جیسا کہ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَ یَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ یَوْمَىٕذٍ ثَمٰنِیَةٌ ؕ﴾ (پ 29، الحاقۃ: 17)

ترجَمۂ کنزالعرفان: اور اس دن آٹھ فرشتے تمہارے رَب کا عرش اپنے اوپر اُٹھائیں گے۔

ایک قول یہ ہے کہ اس وقت وہی آٹھ فرشتے اللہ پاک کا عرش اُٹھائے ہوئے ہیں جو قیامت کے دِن اُٹھائیں گے۔

عرش اُٹھانے والے فرشتوں کی تسبیح:

حضرت شہر بن حَوشب رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ عرش اُٹھانے والے فرشتے آٹھ ہیں، ان میں سے چار کی تسبیح یہ ہے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ "یعنی اے اللہ! تو پاک ہے اور تیری ہی حمد ہے، اپنے علم کے بعد اپنے حِلم پر تو ہی حمد کا مستحق ہے۔" اور چار کی تسبیح یہ ہے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ یعنی اے اللہ! تو پاک ہے اور تیری ہی حمد ہے، اپنی قدرت کے بعد اپنے عفو پر تو ہی حمد کا مستحق ہے۔[1]

حضرت وَہب بن مُنَبِّہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: عرش کے گرد ملائکہ کی 70 ہزار صفیں ہیں اور ان کے پیچھے فرشتوں کی ایسی 70 ہزار صفیں ہیں جن کے پیچھے ایک لاکھ صفیں ہیں۔[2]

فرشتوں کا اِنکار کرنا کیسا؟

فِرشتوں کے وجود کا اِنکار کرنا کُفر ہے۔[3]

1 ..... خازن، پ24، المومن، تحت الآیۃ:7، 4/67۔
2 ..... تفسیر بغوی، پ24، المومن، تحت الآیۃ:7، 4/81 ملتقطاً۔
3 ..... بہارِ شریعت، 1/95، حصہ:1۔

www.dawateislami.net

اَنبیا اور فرشتے معصوم ہیں:

مخلوقاتِ الٰہی میں مَعصوم صرف اَنبیا اور فرشتے ہیں اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿لَا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ۠(۶)﴾ (پ28، التحریم:6) ترجَمۂ کنزالعرفان: جو اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

پارہ 14 سورۂ نحل کی آیت نمبر 50 میں اِرشاد ہوتا ہے: ﴿یَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ۠(۵۰)﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: وہ اپنے اوپر اپنے رب کا خوف کرتے ہیں اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

اِس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ فرشتے اپنے اوپر اللہ پاک کا عذاب نازل ہونے سے ڈرتے ہیں اور وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ انہوں نے کبھی بھی اپنے رب کی نافرمانی نہیں کی بلکہ انہوں نے اللہ پاک کے ہر حکم کو پورا کیا اور ممنوعہ کاموں سے باز رہے۔ اِس آیت سے ثابت ہوا کہ فرشتے مُکَلف ہیں۔[1]

نیکی اور بدی لکھنے والے فرشتے:

نیکی اور بدی لکھنے والے فرشتے علیٰحدہ علیٰحدہ ہیں، یوں ہی رات اور دِن کے بھی علیٰحدہ علیٰحدہ ہیں۔ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿اِذْ یَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّیٰنِ عَنِ الْیَمِیْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ(۱۷)﴾ (پ26، ق:17) ترجَمۂ کنزالعرفان: جب اس سے لینے والے دو فرشتے لیتے ہیں، ایک دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب بیٹھا ہوا ہے۔

اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ(۱۸)﴾ (پ26،

1 ..... تفسیر نسفی، پ14، النحل، تحت الآیۃ:50، ص597۔ تفسیر صاوی، پ14، النحل، تحت الآیۃ:50، ص1071 ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

ق:18) ترجَمۂ کنز العرفان: وہ زبان سے کوئی بات نہیں نکالتا مگر یہ کہ ایک محافظ فرشتہ اس کے پاس تیار بیٹھا ہوتا ہے۔

بندہ جو بات زبان سے نکالتا ہے اسے لکھنے کیلئے ایک محافظ فرشتہ اس کے پاس تیار ہوتا ہے خواہ وہ بندہ کہیں بھی ہو۔

یعنی ہم اس وقت بھی اِنسان کے دِل کی رَگ سے زیادہ اس کے قریب ہوتے ہیں جب اِنسان کا ہر عمل اور ہر بات لکھنے پر مامور دو فرشتے اس کا ہر قول اور فعل لکھ لیتے ہیں، ان میں سے ایک فرشتہ دائیں جانب نیکیاں لکھنے کیلئے اور دوسرا بائیں جانب بُرائیاں لکھنے کیلئے بیٹھا ہوا ہے۔

اِس سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک فرشتوں کے لکھنے سے بھی بے نیاز ہے کیونکہ وہ سب سے زیادہ پوشیدہ چیز کو بھی جاننے والا ہے اور نفس کے وَسوسے تک اس سے چھپے نہیں ہیں البتہ یاد رہے کہ فرشتوں کا لکھنا حکمت کے تقاضے کے مطابق ہے کہ قیامت کے دن ہر شخص کے اَعمال نامے اس کے ہاتھ میں دے دیئے جائیں۔[1]

فرشتے دِلوں کا حال جان لیتے ہیں:

اللہ پاک کی عطا سے اَعمال لکھنے والے فرشتے دِلوں کا اِرادہ جان لیتے ہیں، حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: (اَعمال لکھنے والے) فرشتے بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے ہیں: پَروَردگار! تیرا بندہ گناہ کرنے کا اِرادہ کر رہا ہے۔ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: اس کا اِنتظار کرو، اگر یہ اس گناہ کو کرلے تو ایک ہی گناہ لکھو اور اگر نہ کرے تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دو کیونکہ اس نے میری وجہ سے یہ گناہ ترک کیا۔[2]

1 ..... تفسیر خازن، پ26، ق، تحت الآیۃ:17، 4/176۔ تفسیر نسفی، پ26، ق، تحت الآیۃ:17، ص1161 ملتقطاً۔

2 ..... مسلم، ص1090-1091، حدیث:6726۔

www.dawateislami.net

فرشتوں سے گفتگو اور ملاقات کے لئے ولایت دَرکار ہے:

فرشتوں سے گفتگو اور ملاقات کرنا ہر ایک کا کام نہیں ہے اور فرشتے اللہ پاک کی ایسی مخلوق ہیں جن کو ہم نہیں دیکھ سکتے البتہ اللہ جسے دِکھانا چاہے دِکھا سکتا ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کی بارگاہ میں کسی نے سوال کیا تھا کہ میں فرشتوں سے بات چیت کرنا چاہتا ہوں تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: اس کے لئے ولایت دَرکار ہے۔[1]

نیز اللہ پاک چاہے تو فرشتہ اِنسانی شکل میں آسکتا ہے جیسا کہ حضرت سیدنا جبریل امین علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام بارگاہِ رسالت میں اکثر (صحابیِ رسول) حضرت دحیہ کلبی رضی اللہُ عنہ کی شکل میں حاضر ہوتے تھے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ..... فتاویٰ رضویہ، 21/606 ملخصاً۔

2 ..... نسائی، ص799، حدیث: 5001۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

قَسم کھانا

دُرُود شریف کی فضیلت:

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: جو مجھ پر ایک بار دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ پاک اُس کے لیے ایک قیراط اَجر لکھتا ہے اور قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

قسم کی تعریف کیا ہے؟

قسم کو عربی زبان میں "یَمِیْن" کہتے ہیں جس کا مطلب ہے داہنی (سیدھی جانب)، اہلِ عرب قسم کھاتے یا قسم لیتے وقت ایک دوسرے سے داہنا ہاتھ ملاتے تھے اِس لئے قسم کو "یمین" کہنے لگے یا پھر یمین "یُمن" سے بنا ہے جس کا مطلب ہے "برکت و گفتگو"[2] شرعی لحاظ سے قسم اس عَقْد (یعنی عہد و پیمان) کو کہتے ہیں جس کے ذَریعے قسم کھانے والا کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا پختہ اِرادہ کرتا ہے[3] مثلاً کسی نے یوں کہا: اللہ کی قسم میں کل تمہارا سارا قرض ادا کر دوں گا تو یہ قسم ہے۔

قسم کی حفاظت کس طرح کی جائے؟

قسم کھانا جائز ہے لیکن جہاں تک ممکن ہو بچنا بہتر ہے اور بات بات پر قسم نہیں کھانی

1 ..... مصنف عبد الرزاق، 1/39-40، حدیث: 153۔
2 ..... مراۃ المناجیح، 5/194 ملخصًا۔
3 ..... در مختار، 5/488۔

www.dawateislami.net

چاہیے۔ بعض لوگوں نے قسم کو تکیہ کلام بنا رکھا ہے (یعنی دَورانِ گفتگو بار بار قسم کھانے کی عادت بنا رکھی ہے) کہ قصد و بے قصد زبان سے قسم جاری ہوتی ہے اور اس کا بھی خیال نہیں رکھتے کہ بات سچی ہے یا جھوٹی یہ سخت مَعیوب ہے۔

اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَ اَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَ لَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ بَعْدَ تَوْكِیْدِهَا وَ قَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَیْكُمْ كَفِیْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۹۱﴾﴾ (پ14، النحل: 91)

ترجَمۂ کنزالعرفان: اور اللہ کا عہد پورا کرو جب تم کوئی عہد کرو اور قسموں کو مضبوط کرنے کے بعد نہ توڑو حالانکہ تم اللہ کو اپنے اوپر ضامن بنا چکے ہو۔ بیشک اللہ تمہارے کام جانتا ہے۔" پارہ 7 سُوْرَۃُ الْمَائِدَہ کی آیت 89 میں اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَ احْفَظُوْۤا اَیْمَانَكُمْ ؕ﴾

ترجَمۂ کنزالعرفان: اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔

اِس آیت کے تَحت صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ تفسیر خزائنُ العرفان میں لکھتے ہیں: یعنی انہیں پورا کرو اگر اِس میں شَرعاً کوئی حرج نہ ہو اور یہ بھی حفاظت ہے کہ قسم کھانے کی عادت ترک کی جائے۔

جھوٹی قسم کھالی تو اس کا کیا کفارہ ہے؟

سُوْرَۃُ الْمَائِدَہ کی آیت نمبر 89 میں اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْۤ اَیْمَانِكُمْ وَ لٰكِنْ یُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِیْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِیْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ ؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَیْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَ احْفَظُوْۤا اَیْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾﴾ (پارہ 7، المائدہ: 89) ترجَمۂ کنزالعرفان: اللہ تمہیں تمہاری فضول قسموں پر نہیں پکڑے گا البتہ ان قسموں پر گرفت فرمائے گا جنہیں تم مضبوط کر لو تو ایسی قسم کا

www.dawateislami.net

کفارہ دس مسکینوں کو اس طرح کا درمیانے درجے کا کھانا دینا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا اُن دس کو کپڑے دینا ہے یا ایک مملوک (غلام یا لونڈی) آزاد کرنا ہے تو جو نہ پائے تو تین دن کے روزے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اسی طرح اللہ تم سے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے تاکہ تم شکر گزار ہو جاؤ۔

سب سے پہلے جھوٹی قسم کس نے کھائی؟

سب سے پہلے جھوٹی قسم شیطان مَردود نے کھائی تھی۔ حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام کو سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے شیطان مَردُود ہوا تھا لہٰذا وہ آپ علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام کو نقصان پہنچانے کی تاک میں رہا۔ اللہ پاک نے حضرت آدم علیہ السّلام اور حَوّا رضی اللہُ عنہا سے فرمایا کہ جنَّت میں رہو اور جہاں دِل کرے بے رَوک ٹوک کھاؤ اَلبتَّہ اِس دَرَخت کے قریب نہ جانا۔ شیطان نے کسی طرح حضرت آدم علیہ السّلام اور حَوّا رضی اللہُ عنہا کے پاس پہنچ کر کہا کہ میں تمہیں ”شَجَرِ خُلد“ بتادوں، حضرتِ آدم علیہ السّلام نے منع فرمایا تو شیطان نے قسم کھائی کہ میں تمہارا خیر خواہ (یعنی بھلائی چاہنے والا) ہوں۔ اِنہیں خیال ہوا کہ اللہ پاک کی جھوٹی قسم کون کھا سکتا ہے! یہ سوچ کر حضرت حوّا رضی اللہُ عنہا نے اِس میں سے کچھ کھایا پھر حضرت آدم علیہ السّلام کو دیا انہوں نے بھی کھالیا۔[1] جیسا کہ پارہ 8 سُوْرَۃُ الْاَعْراف کی آیت نمبر 20 اور 21 میں اِرشاد ہوتا ہے: ﴿فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّیْطٰنُ لِیُبْدِیَ لَهُمَا مَا وٗرِیَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَ قَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَیْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِیْنَ(۲۰) وَ قَاسَمَهُمَاۤ اِنِّیْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِیْنَ(۲۱)﴾ ترجمۂ کنز العرفان: پھر شیطان نے انہیں وسوسہ ڈالا تاکہ ان پر ان کی چھپی ہوئی شرم کی چیزیں

1 ..... تفسیر عبد الرّزاق، 2/76 ملخصًا۔

www.dawateislami.net

کھول دے اور کہنے لگا تمہیں تمہارے رب نے اس درخت سے اسی لیے منع فرمایا ہے کہ کہیں تم فرشتے نہ بن جاؤ یا تم ہمیشہ زندہ رہنے والے نہ بن جاؤ اور ان دونوں سے قسم کھا کر کہا کہ بیشک میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں۔

صَدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ تفسیر خَزائنُ العِرفان میں لکھتے ہیں: معنیٰ یہ ہیں کہ اِبلیس ملعُون نے جھوٹی قسم کھا کر حضرت آدم (علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام) کو دھوکا دیا اور پہلا جھوٹی قسم کھانے والا اِبلیس ہی ہے، حضرتِ آدم (علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام) کو گمان بھی نہ تھا کہ کوئی اللہ پاک کی قسم کھا کر جھوٹ بول سکتا ہے، اس لئے آپ نے اُس کی بات کا اِعتبار کیا۔

قسم کی اَقسام:

قسم تین طرح کی ہوتی ہے: (1) لَغو (2) غَمُوس (3) مُنعَقِدہ۔

(1)... لَغْو یہ ہے کہ کسی گزرے ہوئے یا موجودہ اَمر (یعنی مُعامَلے) پر اپنے خیال میں (یعنی غَلَط فہمی کی وجہ سے) صحیح جان کر قسم کھائے اور دَر حقیقت وہ بات اس کے خلاف (یعنی اُلٹ) ہو، مثلاً کسی نے قسم کھائی: ”اللہ پاک کی قسم! زید گھر پر نہیں ہے“ اور اس کی معلومات میں یہی تھا کہ زید گھر پر نہیں ہے اور اِس نے اپنے گمان میں سچّی قسم کھائی تھی مگر حقیقت میں زید گھر پر تھا تو یہ قسم ”لَغو“ کہلائے گی، یہ مُعاف ہے اور اس پر کفّارہ نہیں۔

(2)... غَمُوس یہ ہے کہ کسی گزرے ہوئے یا موجودہ اَمر (یعنی مُعامَلے) پر دانِستہ (یعنی جان بوجھ کر) جھوٹی قسم کھائے مثلاً کسی نے قسم کھائی: ”اللہ پاک کی قسم! زید گھر پر ہے“ اور وہ جانتا ہے کہ حقیقت میں زید گھر پر نہیں ہے تو یہ قسم ”غَمُوس“ کہلائے گی اور قسم کھانے والا سخت گنہگار ہوا، اِستِغفار و توبہ فرض ہے مگر کفّارہ لازِم نہیں۔

www.dawateislami.net

(3)...مُنْعَقِدہ یہ ہے کہ آئندہ کے لیے قسم کھائی مثلاً یوں کہا: ”اللہ پاک کی قسم! میں کل تمہارے گھر ضَرور آؤں گا۔“ مگر دوسرے دن نہ آیا تو قسم ٹوٹ گئی، اسے کفّارہ دینا پڑے گا اور بعض صورَتوں میں گنہگار بھی ہو گا۔[1]

خلاصہ یہ ہوا کہ قسم کھانے والا کسی گزری ہوئی یا موجودہ بات کے بارے میں قسم کھائے گا تو وہ یا تو سچّا ہو گا یا پھر جھوٹا، اگر سچّا ہو گا تو کوئی حَرَج نہیں اور اگر جُھوٹا ہو گا تو اُس نے وہ قسم اپنے خیال کے مطابِق اگر سچّی کھائی تھی تو اب بھی حرج نہیں یعنی گناہ بھی نہیں اور کفّارہ بھی نہیں، ہاں اگر اسے پتا تھا کہ میں جھوٹی قسم کھا رہا ہوں تو گنہگار ہو گا مگر کفّارہ نہیں ہے، اور اگر اس نے آئندہ کیلئے کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھائی تو اگر وہ قسم پوری کر دیتا ہے تو فَبِھا (یعنی خوب بہتر) ورنہ کفّارہ دینا ہو گا اور بعض صورتوں میں قسم توڑنے کی وجہ سے گنہگار بھی ہو گا۔[2]

کفارہ ادا کرنے کا طریقہ:

دس مَساکین کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلانا ہو گا اور جن مَساکین کو صبح کے وقت کھلایا اُنھیں کو شام کے وقت بھی کِھلائے، دوسرے دس مساکین کو کِھلانے سے کفّارہ ادا نہ ہو گا۔ یہ ہو سکتا ہے کہ دَسوں کو ایک ہی دن دونوں وقت کھلا دے یا ہر روز ایک ایک کو دو وقت یا ایک ہی کو دس دن تک دونوں وقت کھلائے۔ اور مَساکین جن کو کھلایا ان میں کوئی بچّہ نہ ہو اور کھلانے میں اِباحَت کھانے کی اجازت دے دینا اور تَملیک یعنی مالِک بنا دینا کہ چاہے کھائے چاہے لے جائے دونوں صورَتیں ہو سکتی ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کھلانے

1 ..... فتاویٰ عالمگیری، 2/52۔
2 ..... قسم کے بارے میں مدنی پھول، ص3۔

www.dawateislami.net

کے بجائے ہر مسکین کو نِصف یعنی آدھا (صاعِ گیہوں یا ایک صاعِ جَو) ایک صاع 4 کلو میں سے 160 گرام کم اور نِصف یعنی آدھا صاع 2 کلو میں سے 80 گرام کم کا ہوتا ہے یا ان کی قیمت کا مالِک کر دے یا دس روز تک ایک ہی مسکین کو ہر روز بَقَدرِ صَدَقۂ فِطر دے دیا کرے یا بعض کو کِھلائے اور بعض کو دے دے۔

کفارے کے مستحق کون لوگ ہیں؟

کَفّارہ ادا ہونے کے لیے نیّت شَرط ہے بِغیر نیّت ادا نہ ہو گا۔ ہاں اگر وہ شے جو مسکین کو دی اور دیتے وقت نیّت نہ کی مگر وہ چیز ابھی مسکین کے پاس موجود ہے اور اب نیّت کر لی تو ادا ہو گیا جیسا کہ زکوٰۃ میں فقیر کو دینے کے بعد نیّت کرنے میں یہی شَرط ہے کہ ہُنُوز (یعنی ابھی تک) وہ چیز فقیر کے پاس باقی ہو تو نیّت کام کرے گی ورنہ نہیں۔ (1)

کفّارہ اُنھیں مَساکین کو دے سکتا ہے جن کو زکوٰۃ دے سکتا ہے یعنی اپنے باپ، ماں اور اَولاد وغیرہ جن کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا کفارہ بھی نہیں دے سکتا۔ (2) کفارۂ قسم کی قیمت مسجد میں صرف نہیں کر سکتا نہ مُردے کے کفن میں لگا سکتا ہے یعنی جہاں جہاں زکوٰۃ ادا نہیں کر سکتا وہاں کفارے کی قیمت نہیں دی جا سکتی۔ (3)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ..... حاشیۃ الطحطاوی علی الدّر المختار، 2/198۔ بہارِ شریعت، 2/307، حصہ:9۔
2 ..... در مختار، 5/527۔
3 ..... فتاویٰ عالمگیری، 2/64۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

محبتِ مُسلِم

دُرُود شریف کی فضیلت:

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش ہوتے وقت اللہ پاک اُس سے راضی ہو اُسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اسلامی بھائی چارے کا قرآنی حکم:

اللہ پاک قرآنِ کریم میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ﴾ (پ4، آلِ عمران:103) ترجَمۂ کنزالعرفان: اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ تھام لو اور آپس میں تَفْرِقَہ مت ڈالو اور اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں ملاپ پیدا کر دیا پس اس کے فضل سے تم آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سَیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اس آیتِ مبارکہ میں ”اِخْوَانًا یعنی بھائی ہونے“ سے مُراد اُلفت و محبت قائم ہونا ہے۔[2]

1 ..... مسند الفردوس، 2/284، حدیث:6083۔
2 ..... احیاء العلوم، 2/197۔

www.dawateislami.net

ایک اور مقام پر اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ (پ28، الحشر:9) ترجَمۂ کنزالعرفان: اور وہ اپنی جانوں پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں خود حاجت ہو۔

اِس آیتِ مبارکہ کے تحت صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سَیِّد محمد نعیم الدین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں ایک بھوکا شخص آیا، حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) نے اَزواجِ مطہرات کے حجروں پر معلوم کرایا کیا کھانے کی کوئی چیز ہے؟ معلوم ہوا کسی بی بی صاحبہ کے یہاں کچھ بھی نہیں ہے، تب حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) نے اَصحاب سے فرمایا: جو اس شخص کو مہمان بنائے، اللہ پاک اس پر رَحمت فرمائے۔ حضرت ابو طلحہ اَنصاری (رضی اللہُ عنہ) کھڑے ہو گئے اور حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) سے اِجازت لے کر مہمان کو اپنے گھر لے گئے، گھر جا کر بی بی سے دَریافت کیا: کچھ ہے؟ انہوں نے کہا: کچھ نہیں، صرف بچّوں کے لئے تھوڑا سا کھانا رکھا ہے۔ حضرت ابو طلحہ (رضی اللہُ عنہ) نے فرمایا: بچّوں کو بہلا کر سُلا دو اور جب مہمان کھانے بیٹھے تو چراغ دُرُست کرنے اُٹھو اور چراغ کو بجھا دو تاکہ وہ اچھی طرح کھالے۔ یہ اس لیے تجویز کی کہ مہمان یہ نہ جان سکے کہ اہلِ خانہ اس کے ساتھ نہیں کھا رہے ہیں کیونکہ اس کو یہ معلوم ہو گا تو وہ اِصرار کرے گا اور کھانا کم ہے بھوکا رہ جائے گا۔ اِس طرح مہمان کو کھلایا اور آپ ان صاحبوں نے بھوکے رات گزاری۔ جب صبح ہوئی اور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حُضورِ اَقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ”رات فلاں فلاں لوگوں میں عجیب مُعاملہ پیش آیا، اللہ پاک ان سے بہت راضی

www.dawateislami.net

ہے۔" اور یہ آیت نازِل ہوئی۔[1]

اَحادیثِ مبارکہ میں مسلمانوں سے محبت رکھنے کا اِنعام:

اَحادیثِ مبارکہ میں مسلمانوں سے محبت رکھنے والوں کے لئے کئی اِنعامات بیان کیے گئے ہیں، اِس ضمن میں چار اَحادیثِ مبارکہ ملاحظہ کیجیے:

(1)... حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: اللہ پاک قیامت کے دِن اِرشاد فرمائے گا: میرے جلال کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے کہاں ہیں؟ آج کے دِن میں انہیں اپنے عرش کے سائے میں جگہ دوں گا جبکہ میرے عرش کے علاوہ کوئی سایہ نہیں۔[2]

(2)... رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: میرے جَلال کی خاطر آپس میں محبت کرنے والوں کے لیے قیامت کے دِن نور کے ایسے منبر ہوں گے کہ اَنبیا (علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام) اور شہدا بھی ان پر رَشک کریں گے۔[3]

(3)... ایک مرتبہ ایک مجلس میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: تم میں سے میرے زیادہ قریب قیامت کے دن وہ لوگ ہوں گے جن کے اَخلاق سب سے اچھے ہیں، جن کے پہلو دوسروں کے لئے نرم ہیں، جو دوسروں سے محبت کرتے ہیں اور ان سے محبت کی جاتی ہے۔[4]

(4)... رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: مومن محبت کرتا ہے اور اس

1 ..... خزائن العرفان، پ28، الحشر، تحت الآیۃ:9۔
2 ..... مسلم، ص1065، حدیث:6548۔
3 ..... ترمذی، 4/174، حدیث: 2397۔
4 ..... مکارم الاخلاق للطبرانی، ص314، حدیث:6۔

www.dawateislami.net

سے محبت کی جاتی ہے اور جو شخص نہ خود محبت کرے نہ اس سے محبت کی جائے تو اس میں کوئی بھلائی نہیں۔[1]

مسلمان بھائی سے محبت کے حوالے سے بزرگانِ دِین کے اَقوال:

(1)... مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ امیر المؤمنین حضرت علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیم نے فرمایا: بھائی چارہ قائم کرنا خود پر لازِم کرلو کیونکہ دُنیا و آخرت میں یہی (یعنی اچھے دوست) تمہارا سہارا ہیں۔ کیا تم نے جہنمیوں کا یہ قول نہیں سنا: ﴿فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِیْنَ ۙ(۱۰۰) وَ لَا صَدِیْقٍ حَمِیْمٍ (۱۰۱)﴾ (پ19، الشعراء:100-101) ترجَمۂ کنز العرفان: تو اب ہمارے لئے کوئی سفارشی نہیں اور نہ ہی کوئی غم خوار دوست ہے۔

(2)... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما فرماتے ہیں: اللہ پاک کی قسم! اگر میں دِن میں روزہ رکھوں اور اِفطار نہ کروں، رات بھر بغیر سوئے قیام کروں اور وَقفے وَقفے سے اللہ پاک کی راہ میں مال خرچ کرتا رہوں لیکن جس دِن مَروں اُس دِن میرے دِل میں اللہ پاک کے نیک بندوں کی محبت اور اس کے نافرمانوں سے عداوت نہ ہو تو یہ تمام چیزیں مجھے کچھ نفع نہ دیں گی۔[2]

(3)... حضرت ابنِ سَمّاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے وفات کے وقت فرمایا: اے اللہ پاک! تو جانتا ہے اگرچہ میں تیری نافرمانی کیا کرتا تھا لیکن تیرے فرمانبرداروں سے محبت بھی کرتا تھا، میرے اِسی عمل کے سبب مجھے اپنا قرب عطا فرمادے۔[3]

(4)... حضرت حسن بصری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اے ابنِ آدم! تجھے یہ قول

1 ..... کتاب المجروحین لابن حبان، 2/48، حدیث:624۔
2 ..... احیاء العلوم، 2/200۔
3 ..... احیاء العلوم، 2/200۔

www.dawateislami.net

"اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی (قیامت کے دِن) بندہ اسی کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔" دھوکے میں نہ ڈالے کیونکہ نیک لوگوں کا ساتھ تجھے اَعمال کے بغیر حاصل نہیں ہو گا کہ یہود و نصاریٰ بھی اپنے اَنبیائے کِرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام سے محبت کرتے ہیں حالانکہ وہ ان کے ساتھ نہیں ہوں گے۔" اِس فرمان سے اِس طرف اِشارہ ہے کہ نیک لوگوں سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اَعمال میں ان کی پیروی کی جائے۔[1]

(5)... حضرت فُضَیل بن عِیاض رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: افسوس! تم جنَّت الْفِرْدَوس میں اَنبیا، صِدّیقین، شہدا اور صَالحین کے ساتھ اللہ پاک کا پڑوس تو چاہتے ہو لیکن کیا تم نے کوئی عمل اللہ پاک کی رضا کے لئے کیا ہے؟ کوئی خواہش تم نے اس کی رضا کے لئے ترک کی ہے؟ کبھی اس کی رضا کے لئے غصے کو قابو کیا ہے؟ اس کی رضا کے لئے کوئی ٹوٹا ہوا رِشتہ جوڑا ہے؟ اپنے بھائی کی کوئی غلطی اس کی رضا کے لئے مُعاف کی ہے؟ کسی قریبی رِشتہ دار سے اللہ پاک کی رضا کے لئے دوری اِختیار کی ہے؟ دور رہنے والے کو اللہ پاک کی رضا کے لئے کبھی اپنے قریب کیا ہے؟[2]

مسلمانوں سے محبت کے فَضائل پر غور کیجئے:

مسلمان بھائیوں سے محبت کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے کوشش کیجیے کہ حتَّی الامکان کسی کی دِل آزاری نہ ہو، خیر خواہی کا جذبہ رکھیے اور مسلمانوں سے محبت کے فضائل پر غور کیجئے۔ جب اِنسان کو کسی عمل کی فضیلت معلوم ہوتی ہے تو اس کا دِل اس عمل کی طرف مائل ہوتا ہے اور وہ عمل کرنا آسان ہو جاتا ہے لہٰذا اپنے دِل میں مسلمانوں کی محبت پیدا

1 ..... احیاء العلوم، 2/200۔
2 ..... احیاء العلوم، 2/200۔

www.dawateislami.net

کرنے کے لیے اس کے فَضائل پر غور کیجئے۔ چنانچہ حضرت ابو اِدریس خولانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے حضرت مُعاذ بن جبل رضی اللہُ عنہ سے عرض کی: میں اللہ پاک کی رضا کے لیے آپ سے محبت کرتا ہوں۔ حضرت مُعاذ بن جبل رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: تمہیں مُبارک ہو، میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ ”قیامت کے دِن بعض لوگوں کے لیے عرش کے گِرد کُرسیاں نَصب کی جائیں گی، ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح روشن ہوں گے، لوگ گھبراہٹ کا شکار ہوں گے جبکہ انہیں کوئی گھبراہٹ نہ ہو گی، لوگ خوفزدہ ہوں گے انہیں کوئی خوف نہ ہو گا، وہ اللہ پاک کے دوست ہیں جن پر نہ کوئی اندیشہ ہے نہ کچھ غم۔ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! یہ کون لوگ ہیں؟ اِرشاد فرمایا: اللہ پاک کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرنے والے۔[1]

سلام و مُصافحہ کی عادت بنائیے:

سلام و مُصافحہ کرنا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری سنّت ہے، اس پر عمل کرنے سے مُعاشرے میں محبت بڑھتی ہے اور دِل ایک دوسرے کے قریب ہو جاتے ہیں، حدیثِ پاک میں بھی سلام کو محبت پیدا کرنے کا سبب بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: تم جنّت میں ہرگز داخل نہیں ہو سکتے جب تک اِیمان نہ لے آؤ اور تم (کامل) مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرنے لگو، کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اسے کرو تو آپس میں محبت کرنے لگو؟ پھر اِرشاد فرمایا: آپس میں سلام کو عام کرو۔[2]

---

1 ..... قوت القلوب، 2/364۔

2 ..... مسلم، ص47، حدیث:54۔

www.dawateislami.net

حُسنِ اَخلاق اپنایئے:

حُسنِ اَخلاق کے سبب باہم اُلفت و محبت اور مُوافقت پیدا ہوتی ہے جبکہ بد اَخلاقی کے سبب آپس میں بغض و کینہ، حسد اور جُدائی پیدا ہوتی ہے۔ حُسنِ اَخلاق کی صفت سے متصف شخص سے ہر ایک میل میلاپ رکھنا پسند کرتا ہے جبکہ بد اَخلاق سے ہر کوئی کنارہ کشی اِختیار کرتا ہے اگر بندہ حُسنِ اَخلاق کا دامن چھوڑ دے اور بد اَخلاقی سے پیش آئے تو اپنے بھی دوری اِختیار کر لیتے ہیں لہٰذا مسلمانوں سے محبت کا رِشتہ قائم رکھنے کے لیے حُسنِ اَخلاق کا مُظاہرہ کرنا بہت ضروری ہے۔

مسلمانوں سے کینہ رکھنے کی وَعیدوں پر غور کیجئے: اپنے دِل کو مسلمانوں کی محبت کا گلشن بنانے کے لیے مسلمانوں سے بغض و کینہ رکھنے کی وَعیدوں پر غور کرنا چاہیے کیونکہ جب دِل میں کینہ ہوتا ہے تو اِنسان حسد، غیبت اور بہتان تراشی جیسے کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے لہٰذا جب اِنسان کی نظر میں کینہ پَروری کی وَعیدیں ہوں گی تو وہ اپنے دِل کو بغض و کینہ سے پاک رکھنے کی کوشش کرے گا اور جب دِل بغض سے پاک ہو گا تو یقینی طور پر دِل میں مسلمانوں کی محبت گھر کرے گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نام رکھنے کے اَحکام

دُرُود شریف کی فضیلت:

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: فرض حج کرو، بے شک اِس کا اَجر بیس غَزوات میں شرکت کرنے سے زیادہ ہے اور مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھنا اِس کے برابر ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

اچھے نام رکھو اور اچھے ناموں سے پکارو:

اللہ پاک قرآنِ کریم میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ط﴾ (پ 26، الحجرات: 11) ترجَمۂ کنزالعرفان: ”اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو۔“ مطلب یہ کہ اچھے نام رکھو اور اچھے ناموں سے پکارو۔

حضرتِ سیِّدُنا نُبَیْط بن جابِر رضی اللہُ عنہ کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ وہ اسے لے کر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس آئے اور عَرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم آپ اس کا نام رکھیں، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس کا نام عبدُ الْمَلِک رکھا اور اس کے لیے بَرَکت کی دُعا کی۔[2]

حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن خَلَّاد رحمۃُ اللہِ علیہ کی وِلادت حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

1 ..... مسند الفردوس، 1/339، حدیث: 2484۔
2 ..... الطبقات الکبریٰ لابن سعد، 8/325، حدیث: 4585۔

www.dawateislami.net

کے مبارک عہد میں ہوئی، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں لائے گئے، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کھجور چبا کر گھٹی دی اور فرمایا: میں اِس کا وہ نام رکھوں گا جو حضرت یحییٰ بن زَکریا علیہما السّلام کے بعد کسی کا نہیں رکھا گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان کا نام یحییٰ رکھا۔[1]

اللہ پاک نے قِبلۂ اوّل میں دُعا کرنے والے عظیم القدر، عمر رسیدہ پیغمبر حضرتِ سیِّدُنا زَکریا علیہ السّلام کی دُعا کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے نہ صرف ان کو بیٹے کی بشارت دی بلکہ ان کا نام یحییٰ (علیہ السلام) بھی خود عطا فرمایا اور اِرشاد ہوا: ﴿یٰزَكَرِیَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ اِسْمُهٗ یَحْیٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا۠﴾ (پ 16، مریم: 7) ترجَمۂ کنزالعرفان: اے زَکریا! ہم تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہے، اس سے پہلے ہم نے اس نام کا کوئی دوسرا نہ بنایا۔

آدمی کا اپنے بچے کو سب سے پہلا تحفہ:

نام کسی بھی آدمی کی شخصیت کا اہم حصہ ہوتا ہے جس سے وہ پہچانا اور پُکارا جاتا ہے سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اَوَّلُ مَا یُنْحِلُ الرَّجُلُ وَلَدَهٗ اِسْمُهٗ فَلْیُحْسِنْ اِسْمَهٗ یعنی آدمی سب سے پہلا تحفہ اپنے بچے کو "نام" کا دیتا ہے اس لئے چاہئے کہ اُس کا نام اچھا رکھے۔[2]

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: اِس لئے عُلَما فرماتے ہیں کہ اپنی اَولاد کے نام اچھے رکھو، نام کا اثر نام والے پر پڑتا ہے۔ بُرے نام

1 ..... اسد الغابۃ، 5/486، یحیی بن خلاد، حدیث: 5505۔
2 ..... جمع الجوامع، 3/285، حدیث: 8875۔

www.dawateislami.net

والے کو لوگ اپنے پاس نہیں بیٹھنے دیتے۔ اچھے نام والے کے کام بھی اِن شاءَ اللہ اچھے ہوتے ہیں۔[1]

اپنے اچھے نام رکھا کرو:

حضرت سیِّدُنا اَبُو دَرداء رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ حضورِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دِن تم اپنے اور اپنے آبا کے ناموں سے پکارے جاؤ گے لہٰذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔[2]

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اَولاد کا والد پر یہ حق ہے کہ اس کا اچھا نام رکھے اور اچھا اَدب سکھائے۔[3]

اِس حدیثِ پاک کے تحت حضرت علّامہ عبدُالرَّءوف مُناوی رحمۃُ اللہِ علیہ نقل کرتے ہیں: اُمَّت کو اچھا نام رکھنے کا حکم دینے میں اِس بات پر تنبیہ ہے کہ آدمی کے کام اس کے نام کے مُطابق ہونے چاہئیں کیونکہ نام اِنسان کی شخصیت کیلئے جسم کی طرح ہوتا اور اس کی شخصیت کی عکاسی کرتا ہے۔ اللہ پاک کی حکمت اِس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ نام اور کام میں مُناسبت اور تعلق ہو۔ نام کا اثر شخصیت پر اور شخصیت کا اثر نام پر ظاہر ہوتا ہے۔[4]

کسی کو بُرے اَلقاب سے پکارنے کا حکم:

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مُجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 204 پر لکھتے ہیں: کسی مسلمان بلکہ کافر ذِمّی کو بھی بِلاحاجتِ

1 ..... مراٰۃ المناجیح، 6/263۔
2 ..... ابو داود، 4/374، حدیث: 4948۔
3 ..... شعب الایمان، 6/400، حدیث: 8658۔
4 ..... فیض القدیر، 3/522، تحت الحدیث: 3745۔

www.dawateislami.net

شرعیہ ایسے اَلفاظ سے پکارنا یا تعبیر کرنا جس سے اس کی دِل شکنی ہو اُسے اِیذا پہنچے، شرعاً ناجائز و حرام ہے۔ اگرچہ بات فِی نَفْسِہٖ (یعنی دَراصل۔ فی الحقیقت) سچی ہو، فَاِنَّ كُلَّ حَقٍّ صِدْقٌ وَلَيْسَ كُلُّ صِدْقٍ حَقًّا (ہر حق سچ ہے مگر ہر سچ حق نہیں)[1]

اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِۚ﴾ (پ26، الحجرات: 11) ترجَمۂ کنزالعرفان: اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو، مسلمان ہونے کے بعد فاسق کہلانا کیا ہی بُرا نام ہے۔

تعریف کے سچے اَلقابات سے پکارنا ممنوع نہیں:

صَدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: (یعنی وہ نام) جو انہیں ناگوار معلوم ہوں۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہُ عنہما نے فرمایا کہ اگر کسی آدمی نے کسی بُرائی سے توبہ کرلی ہو اس کو بعدِ توبہ اس بُرائی سے عار دِلانا بھی اس نَہی (یعنی ممانعت کے حکم) میں داخل اور ممنوع ہے۔ بعض عُلَما نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو کُتّا یا گدھا یا سُور کہنا بھی اِسی میں داخل ہے۔ بعض عُلَما نے فرمایا کہ اِس سے وہ اَلقاب مُراد ہیں جن سے مسلمان کی بُرائی نکلتی ہو اور اس کو ناگوار ہو لیکن تعریف کے اَلقاب جو سچّے ہوں ممنوع نہیں جیسے کہ حضرت ابو بکر کا لقب عَتِیق (یعنی جہنم سے آزاد) اور حضرت عمر کا فاروق (یعنی حق اور باطل میں فرق کرنے والا) اور حضرت عثمانِ غنی کا ذُوالنُّورَین (یعنی دو نوروں والا) اور حضرت علی کا ابوتُراب (یعنی مٹی والا) اور حضرت خالِد کا سَیفُ اللہ (یعنی اللہ کی تلوار) رضی اللہُ عنہم اور جو اَلقاب بمنزلہِ عَلَم (یعنی نام کے مرتبہ میں) ہوگئے اور صاحبِ اَلقاب کو ناگوار نہیں وہ اَلقاب بھی ممنوع نہیں جیسے کہ اَعْمَش (یعنی کمزور نگاہ والا)، اَعْرَج

1 ..... فتاویٰ رضویہ، 23/204۔

www.dawateislami.net

(یعنی لنگڑا)۔ ”کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا“ اِس کے تحت صَدرُ الافاضل لکھتے ہیں: تو اے مسلمانو! کسی مسلمان کی ہنسی بنا کر یا اس کو عیب لگا کر یا اس کا نام بگاڑ کر اپنے آپ کو فاسِق نہ کہلاؤ۔[1]

حضرت عُمَیر بن سَعْد رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجْوَر صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی شخص کو اس کے نام کے علاوہ نام سے بلایا اس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں۔[2]

بزرگ شخصیت کے نام پر نام رکھنے کی برکت:

اچھے نام کی برکتیں ہوتی ہیں جیسا کہ حضرت علی المرتضٰی کرَّمَ اللہُ وَجہَہُ الکریم سے رِوایت ہے: مَا مِنْ قَوْمٍ یَکُوْنُ فِیْهِمْ رَجُلٌ صَالِحٌ فَیَمُوْتُ فَیَخْلُفُ فِیْهِمْ بِمَوْلُوْدٍ فَیُسَمُّوْنَهٗ بِاسْمِهٖ اِلَّا خَلَفَهُمُ اللّٰهُ بِالْحُسْنٰی یعنی جس قوم میں کوئی نیک شخص اِنتقال کر جائے، اس کے اِنتقال کے بعد اس قوم میں کوئی بچہ پیدا ہو اور وہ اُسی بزرگ شخصیت کے نام پر اس بچہ کا نام رکھیں، تو اللہ پاک اس اچھا نام رکھنے کے سبب ان لوگوں کیلئے اس بچے میں بھی وہی نیک صِفات پیدا فرمادے گا۔[3]

نیک لوگوں کے نام پر نام رکھو:

اُمُّ المؤمنین حضرتِ عائشہ صِدّیقہ رضی اللہُ عنہا سے رِوایت ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: نیک لوگوں کے نام پر نام رکھو اور اپنی حاجتیں اچھے چہرے والوں

1 ..... خزائن العرفان، پ26، الحجرات، تحت الآیۃ:11، ص950۔
2 ..... جمع الجوامع، 7/23، حدیث:20612۔
3 ..... تاریخ ابن عساکر، علی بن عبد اللہ، 43/44۔

www.dawateislami.net

(یعنی نیک لوگوں) سے طلب کرو۔[1]

نبیوں کے نام پر نام رکھو:

تمام نبیوں کے سردار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اَنبیا (علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام) کے نام پر نام رکھو اور اللہ پاک کے نزدیک ناموں میں زیادہ پیارے نام عبد اللہ وعبد الرحمٰن ہیں اور سچے نام حارِث اور ہَمّام ہیں اور "حَرْب" و "مُرَّہ" بُرے نام ہیں۔[2]

اِس حدیثِ پاک کے تحت حضرت علّامہ عبد الرءُوف مُناوی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: اَنبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام کے ناموں پر نام رکھنے کی ترغیب اِس لئے دِلائی گئی کیونکہ یہ حضرات اِنسانوں کے سردار ہیں، ان کے اَخلاق سب سے بہتر، ان کے اَعمال تمام اَعمال سے اچھے اور ان کے نام تمام ناموں سے افضل ہیں لہٰذا ان کے نام پر نام رکھنا شرف و سعادت کا باعث ہے۔[3]

بُرے نام کا اثر شخصیت پر ہوتا ہے:

بُرے نام کا اثر بھی شخصیت پر ہوتا ہے جیسا کہ امیر المومنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رضی اللہُ عنہ نے ایک شخص سے اس کا نام دَریافت فرمایا: کہنے لگا: میرا نام جَمْرَہ (یعنی چنگاری) ہے، فرمایا: کس کا بیٹا؟ کہا: اِبنِ شِہَاب (یعنی آتش پارہ) کا، فرمایا: کن لوگوں میں سے ہے؟ کہا: حُرَقَہ (یعنی سوزش) میں سے، فرمایا: تیرا وطن کہاں ہے؟ کہا: حَرَّۃُ النَّار (یعنی آگ کی تپش) میں، فرمایا: اس کے کس مقام پر؟ کہا: ذَاتِ لَظٰی (یعنی شعلہ وار) میں، فرمایا: اپنے گھر

1 ..... مسند الفردوس، 2/58، حدیث: 2329۔
2 ..... ابو داود، 4/374، حدیث: 4950۔
3 ..... فیض القدیر، 3/324۔

www.dawateislami.net

والوں کی خبر لے سب جل گئے، تو ویسا ہی ہوا جیسا حضرت عمر فاروق رضی اللہُ عنہ نے فرمایا تھا(یعنی اس نے سارا کنبہ جلا ہوا پایا)۔[1]

اچھے نام والے سے کام لیا:

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک دِن ایک اونٹنی منگوائی اور فرمایا: اسے کون دَوہے (یعنی دودھ نکالے) گا؟ ایک شخص نے عَرض کی: میں۔ دَریافت فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: مُرَّۃ(یعنی کڑوا)۔ فرمایا: تم بیٹھ جاؤ۔ ایک اور شخص کھڑا ہوا۔ نام پوچھا: اس نے اپنا نام جَمْرَۃ(یعنی انگارہ) بتایا۔ اسے بھی بیٹھنے کا اِرشاد فرمایا۔ اب حضرت یَعِیش غِفاری رضی اللہُ عنہ کھڑے ہوئے اور دَریافت کرنے پر اپنا نام یَعِیش (یعنی زندگی گزارنے والا) بتایا تو اِرشاد ہوا: تم اونٹنی کو دَوہو (یعنی اس کا دودھ نکالو)۔[2]

آقا بُرے نام کو بدل دیتے تھے:

حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بہت سے نام تبدیل فرما دیئے، چنانچہ حضرت عُتبہ بن عبد رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں: رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس جب کوئی ایسا شخص آتا جس کا نام آپ کو ناپسند ہوتا، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اس کا نام تبدیل فرما دیتے تھے۔[3]

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہُ عنہا سے رِوایت ہے کہ رَحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بُرے نام کو بدل دیتے تھے۔[4] اِس حدیثِ پاک کے تحت مُفَسِّرِ شَہیر،

1 ..... مؤطا امام مالک، 2/454، حدیث: 1871۔
2 ..... معجم کبیر، 22/277، حدیث: 710۔
3 ..... جمع الجوامع، 5/421، حدیث 16151۔
4 ..... ترمذی، 4/382، حدیث: 2848۔

www.dawateislami.net

حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: یعنی حضورِ اَنْور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اِنسانوں کے، جانوروں کے بلکہ شہروں بستیوں کے بُرے نام بدل کر اچھے نام رکھ دیتے تھے، چنانچہ ایک شخص کا نام ''اَسْوَد'' (یعنی کالا) تھا، حضورِ انور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) نے اس کا نام ''اَبْیَض'' (یعنی سفید) رکھا، مدینہ منورہ کا نام یَثْرِب (ویرانہ، خارزار) تھا حضورِ انور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) نے اس کا نام ''مدینہ'' (یعنی جمع ہونے کی جگہ)، ''طَیِّبَہ'' (یعنی بہتر مٹی والا شہر، آفات سے محفوظ شہر)، ''اَنْطَح'' (یعنی کشادہ جگہ جہاں سے سیلاب کا پانی گزرتا ہو)، ''بَطْحَہ'' (یعنی کشادہ زمین) وغیرہ رکھے۔ کفار کے لئے برعکس عمل تھا چنانچہ ''اَبُوالْحَکَم'' (یعنی دانائی والا) نام تھا حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) نے ''ابوجَہل'' (یعنی جہالت والا) رکھا۔[1]

نام محمد کے فضائل وبرکات:

نام محمد کی تو کیا ہی بات ہے، رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نامِ اقدس ''محمد'' پر نام رکھنا بہت بڑی سعادت ہے۔ ایک سَروے کے مطابق دُنیا میں سب سے زیادہ رکھا جانے والا نام ''محمد'' ہے۔ نامِ ''محمد'' کی فضیلت خود ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنی زبانِ مبارک سے بیان فرمائی ہے۔ تین فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ملاحظہ کیجیے:

(1)... جس کے ہاں بیٹا پیدا ہو اور میری محبت اور حصولِ بَرَکت کے لئے اس کا نام محمد رکھے تو وہ اور اس کا بیٹا دونوں جنّت میں جائیں گے۔[2]

(2)... روزِ قیامت دو شخص اللہ پاک کی بارگاہ میں کھڑے کیے جائیں گے، حکم ہو گا:

1 ..... مراٰۃ المناجیح، 6/420۔
2 ..... کنز العمال، جز:2، 16/175، حدیث:45215۔

www.dawateislami.net

انہیں جنّت میں لے جاؤ۔ عرض کریں گے: الٰہی! ہم کس عمل پر جنّت کے قابل ہوئے، ہم نے تو جنّت کا کوئی کام کیا نہیں؟ فرمائے گا: جنّت میں جاؤ! میں نے حلف کیا ہے کہ جس کا نام احمد یا محمد ہو، دوزخ میں نہ جائے گا۔[1]

(3)... اللہ پاک نے فرمایا: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! جس کا نام تمہارے نام پر ہو گا، اسے عذاب نہ دوں گا۔[2]

جس گھر میں نام محمد کا کوئی فرد ہو اس میں خیر و بَرَکت:

حضرت سیِّدُنا امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اہلِ مکہ آپس میں یہ گفتگو کیا کرتے تھے کہ جس گھر میں بھی محمد نام کا کوئی فرد ہوتا ہے تو اس گھر میں خیر و بَرَکت ہوتی ہے اور ان کے رِزْق میں کثرت ہوتی ہے۔[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ..... مسند الفردوس، 5/485، حدیث: 8515۔
2 ..... کشف الخفاء، 1/345، حدیث: 1243۔
3 ..... المنتقی شرح موطا امام مالک، 9/456۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

وَلِیُّ اللّٰه

دُرُود شریف کی فضیلت:

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: قیامت کے روز اللہ پاک کے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہیں ہو گا، تین شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: یارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم وہ کون لوگ ہوں گے؟ اِرشاد فرمایا: (1) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (2) میری سُنَّت کو زِندہ کرنے والا (3) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ پاک میں اَولیاءُ اللہ کی شان:

اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝﴾ (پ11، یونس:62-63) ترجَمۂ کنزالعرفان: سن لو! بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے وہ جو ایمان لائے اور ڈرتے رہے۔

اِس آیتِ مبارکہ کے تحت خَلیفۂ اعلیٰ حضرت، صَدرُ الافاضل حضرت علّامہ مولانا مفتی نعیم الدّین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ (متوفی 1367ھ) فرماتے ہیں: وَلِیُّ اللہ وہ ہے جو فرائض سے قُربِ الٰہی حاصل کرے اور اِطاعتِ الٰہی میں مشغول رہے اور اس کا دِل نورِ جلالِ الٰہی کی مَعرفت میں مُستغرق (یعنی ڈوبا ہوا) ہو جب دیکھے دَلائلِ قدرتِ اِلٰہی کو دیکھے

1 ..... اَلبُدورُ السّافرۃ لِلسیوطی، ص131، حدیث:366۔

www.dawateislami.net

اور جب سنے اللہ کی آیتیں ہی سنے اور جب بولے تو اپنے رَبّ کی پاکی ہی بیان کرے اور جب حرکت کرے طاعتِ الٰہی میں حرکت کرے اور جب کوشش کرے اسی اَمر میں کوشش کرے جو ذَریعۂ قربِ الٰہی ہو، اللہ کے ذِکر سے نہ تھکے اور دِل کی آنکھوں سے خدا کے سِوا غیر کو نہ دیکھے، یہ صِفت اَولیا کی ہے بندہ جب اِس حال پر پہنچتا ہے تو اللہ اس کا ولی و ناصر اور معین و مدد گار ہوتا ہے۔ متکلّمین کہتے ہیں: ولی وہ ہے جو اِعتقادِ صحیح مبنی بر دَلیل رکھتا ہو اور اَعمالِ صَالحہ شریعت کے مُطابق بجالاتا ہو۔[1]

اَولیا پرہیز گار ہوتے ہیں:

ایک اور مقام پر اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿اِنْ اَوْلِیَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ﴾ (پ 9، الانفال:34) ترجَمۂ کنزالایمان: اس کے اَولیا تو پرہیز گار ہی ہیں۔

معلوم ہوا کہ وَلِیُّ اللہ کے لئے سب سے پہلے اِیمان اور پھر تقویٰ و پرہیز گاری شرائط کی حیثیت رکھتے ہیں لہٰذا کوئی بے دِین اور فاسق و فاجر شخص ولی نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ، مفسر شہیر، حکیم الْاُمَّت حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات: 1391ھ) اِس دوسری آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: کوئی کافر یا فاسق ولی نہیں ہو سکتا۔ ولایتِ الٰہی، ایمان و تقویٰ سے میسر ہوتی ہے۔ یہ فائدہ ﴿اِنْ اَوْلِیَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ﴾ کی دوسری تفسیر سے حاصل ہوا جبکہ اس کے معنیٰ یہ ہوں کہ اللہ کے اَولیا صرف پرہیز گار لوگ ہیں۔ رب تعالیٰ اَولیاءُ اللہ کے متعلق فرماتا ہے: ﴿اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ﴾ (پ 11، یونس: 63) (ترجَمۂ کنزالعرفان: وہ جو ایمان لائے اور ڈرتے رہے۔)

1 ..... خزائن العرفان، پ 11، یونس، تحت الآیۃ: 62۔

www.dawateislami.net

اچھی بارگاہ کے لئے اچھے بندے منتخب ہیں۔[1]

ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں: بعض لوگ متقی ہو کر ولی بنتے ہیں اور بعض حضرات ولی ہو کر متقی ہوتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مَریم (رضی اللہُ عنہا) کہ حضرت زَکریا علیہ السّلام کی بارگاہ میں چار سال کی عمر میں پہنچ کر تقویٰ اِختیار نہ کیا تھا مگر وَلیہ تھیں اور حضرت آدم علیہ السّلام پیدائش سے پہلے متقی نہ بنے تھے مگر خلیفۃ اللہ تھے۔[2]

کیا ولایت عبادت و ریاضت سے حاصل کی جاسکتی ہے؟

اللہ پاک پارہ 21 سورۃُ العنکبوت کی آیت نمبر 69 میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا﴾ ترجَمۂ کنز العرفان: اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دِکھادیں گے۔

وِلایت وَہبی شے ہے یعنی اللہ پاک کی طرف سے عطا کردہ اِنعام ہے، نہ یہ کہ اَعمالِ شاقّہ (یعنی سخت مشکل اَعمال) سے آدمی خود حاصل کرلے، البتہ غالباً اَعمالِ حَسَنہ اِس عَطیۂ الٰہی کے لیے ذَریعہ ہوتے ہیں اور بعضوں کو اِبتداءً مل جاتی ہے۔

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلِ سنّت مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: وِلایت کسبی (یعنی کوشش سے حاصل ہونے والی) نہیں محض عطائی ہے، ہاں! (اللہ پاک فرماتا ہے: ہم) کوشش اور مجاہدہ کرنے والوں کو اپنی راہ دِکھاتے ہیں۔[3]

اَحادیثِ مبارکہ میں اَولیاءُ اللہ کی شان:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ رسولِ کریم

1 ..... تفسیر نعیمی، پ11، الانفال، تحت الآیۃ:34، 9/543۔
2 ..... نور العرفان، پ11، یونس، تحت الآیۃ:63۔
3 ..... فتاویٰ رضویہ، 21/606۔

www.dawateislami.net

صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ نہ وہ نبی ہیں، نہ شہید لیکن قیامت کے دِن اللہ پاک کی طرف سے ان کو ملنے والے رُتبے پر اَنبیا و شہدا بھی رَشک کریں گے۔ ایک شخص نے عرض کی: ہمیں ان کے اَعمال کے بارے میں بتائیں تا کہ ہم بھی ان سے محبت کریں! آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو بغیر کسی رِشتہ داری اور لین دین کے محض اللہ پاک کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے محبت کریں گے۔ اللہ پاک کی قسم! ان کے چہرے روشن ہوں گے اور وہ نور کے منبروں پر جلوہ گر ہوں گے۔ جب لوگ خوف میں مبتلا ہوں گے تو انہیں خوف نہ ہو گا اور جب لوگ غمگین ہوں گے تو انہیں کوئی غم نہ ہو گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ﴾ (پ 11، یونس:62) (ترجَمۂ کنزالعرفان: سن لو! بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔)[1]

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ رسولِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: میرا بندہ فرائض کی اَدائیگی کے ذَریعے جتنا میرا قُرب حاصل کرتا ہے اس کی مثل کسی دوسرے عمل سے حاصل نہیں کرتا۔ (ایک روایت میں یوں ہے: میرا بندہ کسی ایسی شے سے میرا قرب نہیں پاتا جو فرض کو ادا کرنے سے زیادہ پسند ہو) میرا بندہ نوافل کی کثرت سے میرے قریب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں اور جب میں اسے محبوب بنالیتا ہوں تو مَیں اس کا کان بن جاتا ہوں جس کے ذَریعے وہ سنتا ہے اور مَیں اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ

1 ..... ابوداود، 3/402، حدیث:3527۔

www.dawateislami.net

دیکھتا ہے اور مَیں اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور مَیں اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں اسے ضرور دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ طلب کرے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں اور مجھے کسی کام میں تردد نہیں جسے میں کرتا ہوں۔ میں کسی کام کے کرنے میں کبھی اِس طرح تردد نہیں کرتا جس طرح مومن کی جان قبض کرتے وقت تردد کرتا ہوں کہ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کے مکروہ سمجھنے کو برا جانتا ہوں۔ (1)

حضرت اَنس بن مالک رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ رسولِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: بہت سے ضعیف، کمزور، بوسیدہ لباس والے ایسے ہوتے ہیں کہ اگر وہ اللہ پاک پر قسم کھالیں تو اللہ پاک ان کی قسم کو پورا فرما دیتا ہے اور بَراء بن مالک (رضی اللہُ عنہ) بھی انہی میں سے ہیں۔ (2)

اَولیائے کِرام کے مختلف مَراتب:

ہر دور میں اللہ پاک کے وَلی ہوئے ہیں اور اِن شاءَ اللہ قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ اَولیائے کِرام رحمۃُ اللہِ علیہم کے مختلف مَراتب وطبقات ہیں۔

حضرت ابو دَرداء رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے: بے شک اَنبیائے کِرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام زمین کے اَوتاد تھے، جب نبوت کا سلسلہ ختم ہوا تو اللہ پاک نے اُمَّتِ محمدیہ میں سے ایک قوم کو اُن کا نائب بنایا جنہیں اَبدال کہتے ہیں، وہ حضرات (فقط) روزہ و نماز اور تسبیح و تقدیس میں کثرت کی وجہ سے لوگوں سے افضل نہیں ہوئے بلکہ اپنے حُسنِ اَخلاق، وَرع و تقویٰ کی

1 ..... بخاری، 4/248، حدیث: 6502۔

2 ..... مستدرک، 4/340-341، حدیث: 5325۔

www.dawateislami.net

سچائی، نیت کی اچھائی، تمام مسلمانوں سے اپنے سینے کی سلامتی، اللہ پاک کی رضا کے لیے حلم، صبر اور دانشمندی، بغیر کمزوری کے عاجزی اور تمام مسلمانوں کی خیر خواہی کی وجہ سے افضل ہوئے ہیں۔ پس وہ اَنبیائے کِرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام کے نائِب ہیں۔ وہ ایسی قوم ہیں کہ اللہ پاک نے انہیں اپنی ذات پاک کے لئے منتخب اور اپنے علم اور رضا کے لئے خاص کر لیا ہے۔ وہ 40 صِدّیق ہیں، جن میں سے 30 اللہ پاک کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام کے یقین کی مثل ہیں۔ اِن کے ذَریعے سے اہلِ زمین سے بَلائیں اور لوگوں سے مصیبتیں دور ہوتی ہیں، ان کے ذَریعے سے ہی بارش ہوتی اور رِزق دیا جاتا ہے، ان میں سے کوئی اُسی وقت فوت ہوتا ہے جب اللہ پاک اس کی جانشینی کیلئے کسی کو پروانہ دے چکا ہوتا ہے۔ وہ کسی پر لعنت نہیں بھیجتے، اپنے ماتحتوں کو اَذیت نہیں دیتے، اُن پر دَست درازی نہیں کرتے، اُنہیں حقیر نہیں جانتے، خود پر فَوقیت رکھنے والوں سے حسد نہیں کرتے، دُنیا کی حرص نہیں کرتے، دِکھاوے کی خاموشی اِختیار نہیں کرتے، تکبر نہیں کرتے اور دِکھاوے کی عاجزی بھی نہیں کرتے۔ وہ بات کرنے میں تمام لوگوں سے اچھے اور نفس کے اِعتبار سے زیادہ پرہیز گار ہیں، سخاوت ان کی فطرت میں شامل ہے، اَسلاف (یعنی گزشتہ بزرگوں) نے جن (نامناسب) چیزوں کو چھوڑا اُن سے محفوظ رہنا ان کی صفت ہے، اُن کی یہ صفت جدا نہیں ہوتی کہ آج خشیت (یعنی عاجزی اور خوف) کی حالت میں ہوں اور کل غفلت میں پڑے ہوں بلکہ وہ اپنے حال پر ہمیشگی اِختیار کرتے ہیں، وہ اپنے اور اپنے ربّ کے دَرمیان ایک خاص تعلق رکھتے ہیں، جہاں تک دوسرے کسی کی رسائی نہیں۔ اُن کے دِل اللہ پاک کی رضا اور شوق میں آسمان کی طرف بلند ہوتے ہیں، (پھر یہ آیتِ مبارکہ تِلاوت فرمائی:) ﴿اُولٰٓىٕكَ حِزْبُ اللّٰهِؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۠﴾ (پ 28، المجادلۃ:22)

www.dawateislami.net

ترجَمۂ کنزالعرفان: یہ اللہ کی جماعت ہے، سن لو! اللہ کی جماعت ہی کامیاب ہے۔[1]

اَولیائے کرام کی چند مشہور اَقسام:

اَولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی اَقسام کے بارے میں اَکابر عُلَما و محدثین نے بڑا تفصیلی کلام فرمایا ہے۔ امام جلالُ الدِّین سیوطی رحمۃُ اللہِ علیہ نے قطب، اَبدال وغیرھما کے وجود پر ایک کتاب تصنیف فرمائی ہے۔ علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی اِس موضوع پر مشہور کتاب ”جامع کراماتِ اَولیا“ ضخیم ترین کتاب ہے۔ علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے کلام کی روشنی میں یہاں چند مشہور اَقسام بیان کی جاتی ہیں:

(1)... اَقطاب: یہ قُطب کی جمع ہے۔ قطب اُسے کہتے ہیں کہ جو خود یا کسی کے نائب کے طور پر حال اور مقام دونوں کا جامع ہو۔

(2)... اَئمہ: یہ وہ حضرات ہیں کہ جو قطب کے اِنتقال کے بعد اُس کے خلیفہ بنتے ہیں اور وہ قطب کیلئے وزیر کی طرح ہوتے ہیں۔ ہر زمانے میں ان کی تعداد دو ہوتی ہے۔

(3)... اَوتاد: ہر زمانے میں ان کی تعداد چار ہوتی ہے، اِس سے کم یا زیادہ نہیں ہوتے۔ ان میں سے ایک کے ذَریعے اللہ پاک مشرق کی حفاظت فرماتا ہے، دوسرے کے ذَریعے مغرب کی، تیسرے کے ذَریعے شمال کی اور چوتھے کے ذَریعے جنوب کی حفاظت فرماتا ہے اور ان میں سے ہر ایک کی اپنے حصے میں وِلایت ہوتی ہے۔

(4)... اَبدال: ان کی تعداد سات ہوتی ہے، اس سے کم یا زیادہ نہیں ہوتے، اللہ پاک ان کے ذَریعے ساتوں برِّ اَعظم کی حفاظت فرماتا ہے، انہیں اَبدال اِس لئے کہتے ہیں کہ جب یہ کسی جگہ سے کوچ کرتے ہیں اور کسی مَصلحت اور قربت کی وجہ سے اس جگہ اپنا قائم

1 ..... نوادرُ الاصول فی معرفۃ احادیث رسول، ص209، حدیث: 301۔

www.dawateislami.net

مقام چھوڑنے کا اِرادہ کرتے ہیں تو وہاں ایسے آدمی کو نامزد کرتے ہیں کہ جو ان کا ہم شکل ہو اور جو کوئی بھی اس ہم شکل کو دیکھے تو وہ اسے اصلی شخص ہی سمجھے حالانکہ وہ ایک روحانی شخصیت ہوتا ہے جسے اَبدال میں سے کوئی بدل قصداً وہاں ٹھہراتا ہے۔ جن اَولیا میں یہ قوت ہوتی ہے، انہیں اَبدال کہتے ہیں۔

(5)...رِجالُ الغیب: اہلُ اللہ کی اِصطلاح میں یہ وہ لوگ ہیں جو رَب کی بارگاہ میں اِنتہائی عاجزی کا اِظہار کرتے ہیں اور اللہ پاک کی تجلیات کے غلبے کے سبب آہستہ آواز کے سوا کچھ کلام نہیں کرتے، ہمیشہ اسی حال میں رہتے ہیں، چھپے ہوئے ہوتے ہیں پہچانے نہیں جاتے، اللہ پاک کے سِوا کسی سے مُناجات نہیں کرتے اور اس کے سِوا کسی کے مُشاہدے میں مشغول نہیں ہوتے۔ بعض اوقات اِس سے مُراد وہ لوگ ہوتے ہیں کہ جو اِنسانی نگاہوں سے پوشیدہ ہوں اور کبھی اس کا اِطلاق نیک اور مومن جنات پر ہوتا ہے۔ بعض اوقات ان سے مُراد وہ لوگ ہوتے ہیں جو ظاہری حواس (یعنی دیکھنے، سننے، سونگھنے، چکھنے اور چھونے کی حس) سے عِلم اور رِزق وغیرہ نہیں لیتے انہیں غیب سے یہ چیزیں عطا ہوتی ہیں۔[1]

کیا ولی کا عالِم ہونا شرط ہے؟

وِلایت بے علم کو نہیں ملتی، خواہ عِلم بطورِ ظاہر حاصل کیا ہو یا اس مرتبہ پر پُہنچنے سے پیشتر اللہ پاک نے اس پر عُلُوم مُنکشِف (ظاہر) کر دیئے ہوں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حاشا (یعنی ہرگز نہیں)! نہ شریعت وطریقت دو راہیں ہیں نہ اَولیا کبھی غیر عُلما ہو سکتے ہیں۔ حضرتِ علّامہ عبدُالرَّءُوف مُناوی رحمۃُ اللہِ علیہ شرح جامع صغیر میں

1 ..... جامع کرامات اولیاء، 1/74۔

www.dawateislami.net

اور عارِف بِاللہ سید عبد الغنی نابلسی رحمۃُ اللہِ علیہ حدیقہ ندیہ میں فرماتے ہیں کہ امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: عِلمِ باطن نہ جانے گا مگر وہ جو عِلمِ ظاہر جانتا ہے۔

حضرت امام شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے کبھی کسی جاہل کو اپنا ولی نہ بنایا۔ یعنی بنانا چاہا تو پہلے اسے عِلم دے دیا اس کے بعد ولی کیا کہ جو عِلمِ ظاہر نہیں رکھتا عِلمِ باطن کہ اس کا ثمرہ و نتیجہ ہے کیونکر پا سکتا ہے۔[1]

ولی سے دُشمنی رکھنے والے سے اِعلانِ جنگ:

اَحادیثِ مبارکہ میں صرف دو مقام ایسے ہیں جہاں اللہ پاک نے اِعلانِ جنگ فرمایا ہے ایک تو سود کے مُعاملے میں اور دوسرا اپنے ولی سے دُشمنی رکھنے کے بارے میں۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اِرشاد فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: جس نے میرے کسی ولی سے دُشمنی رکھی اسے میرا اِعلانِ جنگ ہے۔[2]

غور کرنا چاہئے کہ جب ایک عام مسلمان سے دُشمنی کرنا، بغض و کینہ رکھنا، حسد و بدگمانی کرنا اور اس کی توہین و اہانت کرنا کبیرہ گناہ، حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے تو پھر اللہ پاک کے محبوب بندوں یعنی اَولیائے عظام رحمۃُ اللہِ علیہم سے ایسے مُعاملات رکھنا کس قدر دُنیا و آخرت کے خسارے کا سبب ہوں گے۔ اللہ پاک ہمیں اپنی پناہ میں رکھے اور اپنے محبوب بندوں کا باادب بنائے۔ ہمیں اور ہماری اَولاد کو تادَمِ حیات ہر طرح کے بے اَدب اور بے اَدبی سے محفوظ رکھے، آمین بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم۔

---

1 ..... فتاویٰ رضویہ، 21/530۔

2 ..... بخاری، 1/248، حدیث: 6502۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

خود پسندی

دُرُود شریف کی فضیلت:

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: جس نے یہ کہا: جَزَی اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ 70 فرشتے ایک ہزار دِن تک اُس کے لئے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

خود پسندی کسے کہتے ہیں؟

اپنے نیک عمل کو بڑا سمجھنا خود پسندی ہے۔ اِسے یوں بھی تعبیر کیا جاتا ہے کہ بندے کا نیک عمل کے حصول کو اللہ پاک کے بجائے کسی اور شے کی طرف منسوب کرنا۔ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿فَلَا تُزَكُّوْۤا اَنْفُسَكُمْ ط﴾ (پ27، النجم:32) ترجَمۂ کنز العرفان: تو تم خود اپنی جانوں کی پاکیزگی بیان نہ کرو۔

حضرت اِبنِ جُرَیج رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اِس آیتِ مبارکہ کا معنیٰ یہ ہے کہ جب تم کوئی اچھا عمل کرو تو یہ نہ کہو کہ یہ کام میں نے کیا ہے۔[2]

حضرت زید بن اَسْلَم رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اپنے نفس کو نیکوکار نہ قرار دو یعنی یہ اِعتقاد نہ رکھو کہ وہ نیک ہے۔ خود پسندی کے یہی معنیٰ ہیں کہ خود کو نیک سمجھا جائے۔

---

1 ..... اللہ پاک ہماری طرف سے حضرتِ محمد (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کو ایسی جزا عطا فرمائے جس کے وہ اہل ہیں۔ (معجم اَوسط، 1/82، حدیث 235)

2 ..... احیاء العلوم، 3/452۔

www.dawateislami.net

صَدرُ الافاضل حضرتِ علّامہ سید محمد نعیم الدین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ اِس آیتِ مبارکہ کے تحت ”خزائنُ العرفان“ میں فرماتے ہیں: ”یعنی تَفاخُراً اپنی نیکیوں کی تعریف نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے حالات کا خود جاننے والا ہے وہ ان کی اِبتداءِ ہستی سے آخرِ ایام کے جملہ اَحوال جانتا ہے۔ اِس آیت میں رِیا اور خود نمائی اور خود سرائی کی ممانعت فرمائی گئی لیکن اگر نعمتِ الٰہی کے اِعتراف اور اِطاعت و عبادت پر مسرّت اور اس کے اَدائے شکر کے لئے نیکیوں کا ذِکر کیا جائے تو جائز ہے۔[1]

خود پسندی کا حکم:

خود پسندی ناجائز و ممنوع و گناہ ہے۔ اللہ پاک کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اگرچہ تم سے کوئی گناہ سرزد نہ ہو لیکن مجھے تم پر گناہ سے بھی بڑے جُرم کا خوف ہے اور وہ ہے عُجْب، عُجْب یعنی خود پسندی۔“ اِس فرمانِ مبارک میں آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے عُجْب کو بہت بڑا گناہ قرار دیا۔[2] ہر قسم کے ظاہری و باطنی گناہ سے بچنا ہر مسلمان پر لازم ہے۔ چنانچہ اللہ پاک قرآن پاک میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَ ذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَ بَاطِنَهٗؕ﴾ (پ8، الانعام: 120) ترجَمۂ کنزالعرفان: اور ظاہری اور باطنی سب گناہ چھوڑ دو۔

خود پسندی کے نقصانات:

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ یَوْمَ حُنَیْنٍۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَیْــٴًـا﴾ (پ10، التوبۃ:25) ترجَمۂ کنزالعرفان: ”اور حنین کے دن کو یاد کرو جب تمہاری کثرت نے

1 ..... تفسیر خزائن العرفان، پ27، النجم، تحت الآیۃ: 32۔
2 ..... شعب الایمان، 5/453۔ احیاء العلوم، 3/453۔

www.dawateislami.net

تمہیں خود پسندی میں مبتلا کر دیا تو یہ کثرت تمہارے کسی کام نہ آئی۔" اِس آیتِ مبارکہ سے مُراد یہ ہے کہ تمہیں اِترانا نہیں چاہئے تھا۔

ایک اور مقام پر اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَیْثُ لَمْ یَحْتَسِبُوْا﴾ (پ28، الحشر:2) ترجَمۂ کنزالعرفان: "اور وہ سمجھتے تھے کہ ان کے قلعے انہیں اللہ سے بچالیں گے تو اللہ کا حکم ان کے پاس وہاں سے آیا جہاں سے انہیں گمان بھی نہ تھا۔" اِس آیت میں اللہ پاک نے کفار کا اپنے قلعوں اور شان و شوکت پر اِترانے کا رَد فرمایا۔

خود پسندی سے بچنا کیوں ضروری ہے؟

خود پسندی سے بچنا دو وجہ سے ضروری ہے:

پہلی وجہ: خود پسندی تمہیں اللہ پاک کی توفیق و تائید سے روک دے گی کیونکہ خود پسند شخص ایک خول میں قید ہوتا ہے اور جب بندے سے توفیق و تائید دور ہو جائے تو بہت جلد ہلاکت میں جا پڑتا ہے، یہی وجہ ہے کہ دو جہاں کے سرور، مدینے کے تاجور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں: بخل جس کی اِطاعت کی جائے، خواہِشِ نفس جس کی پیروی کی جائے اور اِنسان کا خود کو اچھا جاننا۔[1]

دوسری وجہ: خود پسندی نیک اَعمال کو بَرباد کر دیتی ہے اِسی وجہ سے حضرت سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسَّلام نے اِرشاد فرمایا: اے حواریو! بہت سے چراغوں کو ہوا نے گُل کر دیا اور بہت سے عبادت گزاروں کو خود پسندی نے تباہ کر دیا۔[2]

---

1 ..... شعب الایمان، 1 / 471، حدیث: 745۔

2 ..... منہاج العابدین، ص 179۔

www.dawateislami.net

جب مقصود اور فائدہ عبادت ہے اور خود پسندی بندے کو اس سے محروم کر دیتی ہے حتّٰی کہ اِنسان کو کوئی بھلائی حاصل نہیں ہوتی اور اگر تھوڑی بہت حاصل ہو بھی تو اُسے خود پسندی خراب کر دیتی ہے یہاں تک کہ اُس کے ہاتھ میں کچھ نہیں رہتا تو ضروری ہے کہ اِنسان اس سے بچے اور محفوظ رہے اور توفیق و حفاظت اللہ پاک ہی عطا فرماتا ہے۔

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہُ عنہا سے پوچھا گیا آدمی گناہ گار کب ہوتا ہے؟ آپ رضی اللہُ عنہا نے فرمایا: جب اسے یہ گمان ہوتا ہے کہ وہ نیک ہے۔ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰى﴾ (پ3، البقرۃ:264) ترجَمۂ کنزالعرفان: احسان جتا کر اور تکلیف پہنچا کر اپنے صدقے برباد نہ کر دو۔[1]

دو باتوں میں ہلاکت ہے:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ اِرشاد فرماتے ہیں کہ دو باتوں میں ہلاکت ہے: (1) نااُمیدی اور (2) خود پسندی۔[2]

حضورِ اَکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: لَوْلَمْ تُذْنِبُوْا خَشِيْتُ عَلَيْكُمْ مَا هُوَ اَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ الْعُجْبَ الْعُجْبَ یعنی اگر تم گناہ نہ بھی کرو تو بھی مجھے تم پر اس سے بڑے جُرم کا خطرہ ہے اور وہ خود پسندی ہے، وہ خود پسندی ہے۔[3]

خود پسندی کے آٹھ اَسباب اور اُن کے علاج:

حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنی مایہ ناز تصنیف ”اِحیاء العلوم“ میں عُجب یعنی خود پسندی کے آٹھ اَسباب اور اُن کے علاج بیان فرمائے ہیں، اُن کا

1 ..... احیاء العلوم، 3/453۔
2 ..... احیاء العلوم، 3/452۔
3 ..... شعب الایمان، 5/453، حدیث: 7255۔

www.dawateislami.net

اجمالی خاکہ پیشِ خدمت ہے:

پہلا سبب: اپنی جسمانی خوبصورتی کے حوالے سے خود پسندی میں مبتلا ہونا ہے۔ اِس کا علاج یہ ہے کہ بندہ اپنی باطنی گندگیوں پر غور کرے اور اپنے آغاز و انجام کے بارے میں سوچ وبچار کرے۔

دوسرا سبب: اپنی طاقت و قوت پر ناز کرنا ہے۔ اِس کا علاج یہ ہے کہ بندہ یہ سوچے کہ اللہ پاک معمولی سی آزمائش میں مبتلا فرما کر یہ قوت واپس لے سکتا ہے۔

تیسرا سبب: عَقْل اور ذہانت کے حوالے سے خود پسندی میں مبتلا ہونا ہے۔ اِس کا علاج یہ ہے کہ بندہ یہ سوچے کہ کسی مَرَض یا حادثے کے سبب یہ نعمت چھینی جاسکتی ہے۔

چوتھا سبب: عالی نسب ہونے پر فخر کا اِظہار ہے۔ اِس کا علاج یہ ہے کہ بندہ یہ سوچے کہ اپنے آباواَجداد کی مخالفت کے باوجود ان کے دَرَجے تک پہنچ جانا کیسے ممکن ہے؟

پانچواں سبب: ظالم کی حمایت پر اِترانا ہے۔ اِس کا علاج یہ ہے کہ بندہ اِن ظالم لوگوں کے اُخروی اَنجام پر نظر رکھے۔

چھٹا سبب: اپنے نوکر چاکر وغیرہ پر اِترانا ہے۔ اِس کا علاج یہ ہے کہ اپنی کمزوری پر نظر رکھے اور یہ ذہن نشین کرلے کہ تمام لوگ اللہ پاک کے عاجز بندے ہیں۔

ساتواں سبب: مال پر اِترانا ہے۔ اِس کا علاج یہ کہ مال کی آفات، اس کے حقوق اور اس سے پیدا ہونے والے فتنوں کو پیشِ نظر رکھے۔

آٹھواں سبب: اپنی غَلَط رائے پر اِترانا ہے۔ اِس کا علاج یہ ہے کہ بندہ اپنی رائے کی صحت پر ہرگز ہرگز بھروسا نہ کرے۔[1]

1 ..... باطنی بیماریوں کی معلومات، ص42-43۔

www.dawateislami.net

خود پسندی کا ایک مجرب علاج:

حجۃ الاسلام حضرت امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: صحابۂ کِرام رضی اللہُ عنہم اپنے زُہد و تقویٰ کے باوجود یہ تمنا کیا کرتے کہ کاش وہ مٹی، بھوسہ یا پرند ہوتے۔ تو صاحبِ بصیرت (یعنی عقل مند) شخص کیسے اپنے عمل پر خود پسندی کر سکتا ہے یا اِترا سکتا ہے اور کیونکر اپنے نفس سے بے خوف ہو سکتا ہے؟ یہ خود پسندی کا علاج ہے جس سے خود پسندی کا مادہ بالکل جڑ سے کٹ جاتا ہے۔ جب خود پسندی میں مبتلا شخص اس طریقۂ علاج کے مُطابق خود پسندی کا علاج کرتا ہے تو جس وقت اس کے دِل پر خود پسندی غالب آتی ہے تو سَلْبِ نعمت (یعنی نعمت چِھن جانے) کا خوف اسے اِترانے سے بچاتا ہے بلکہ جب وہ کافروں اور فاسقوں کو دیکھتا ہے کہ کسی گناہ کے بغیر ان کو اِیمان اور اِطاعَتِ الٰہی کی دولت سے محرومی ملی ہے تو وہ ڈرتے ہوئے یہ سوچتا ہے کہ جس ذات کو اس بات کی پَروا نہیں کہ وہ بغیر کسی جُرم کے کسی کو محروم کر دے یا بغیر کسی وَسیلے کے کسی کو عطا کرے تو وہ دی ہوئی نعمت کو واپس بھی لے سکتا ہے۔ کتنے ہی ایمان والے مُرتد ہو کر اور اِطاعت گزار فاسق ہو کر بُرے خاتمے کا شکار ہوئے۔ جب آدمی اِس طرح سوچے گا تو خود پسندی اس میں باقی نہیں رہے گی۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ..... باطنی بیماریوں کی معلومات، ص40-41۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اِخلاص

دُرُود شریف کی فضیلت:

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: مجھ پر دُرُود شریف پڑھو، اللہ پاک تم پر رَحمت بھیجے گا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِخلاص کے حوالے سے قرآنِ پاک کی راہ نمائی:

اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَمَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَ یُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ دِیْنُ الْقَیِّمَةِ ۝﴾ (پ30، البینۃ:5) ترجَمۂ کنز العرفان: اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی عبادت کریں، اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے، ہر باطل سے جدا ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہ سیدھا دین ہے۔

ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا: ﴿اِنْ تُخْفُوْا مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ یَعْلَمْهُ اللّٰہُ ط﴾ (پ3، اٰلِ عمران:29) ترجَمۂ کنز العرفان: تم اپنے دل کی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ کو سب معلوم ہے۔

مزید اِرشاد فرمایا: ﴿اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ ط﴾ (پ23، الزمر:3) ترجَمۂ کنز العرفان: سن لو! خالص عبادت اللہ ہی کیلئے ہے۔

---

1 ..... اَلکامل لابنِ عَدِی، 5/505۔

www.dawateislami.net

مزید اِرشاد فرمایا: ﴿مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖۚ وَ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ۝۲۰﴾ (پ 25، الشوریٰ:20) ترجَمۂ کنز العرفان: جو آخرت کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اس کے لیے اس کی کھیتی میں اضافہ کر دیتے ہیں اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اسے اس میں سے کچھ دیدیتے ہیں اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔

اِخلاص یہ ہے کہ بندہ نیک اَعمال صرف اور صرف اللہ پاک کی رضا اور خوشنودی کے لیے کرے۔[1]

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: اللہ پاک فرماتا ہے: اِخلاص میرے رازوں میں سے ایک راز ہے، جو میں نے اپنے اُن بندوں کے دِلوں میں بطورِ امانت رکھا ہے جن سے مجھے محبت ہے۔[2]

رضائے الٰہی کیلئے کیا جانے والا عمل مقبول ہے:

اِس آیت سے معلوم ہوا کہ وہی عمل قابلِ قبول ہے جو صرف اللہ پاک کی رضا کے لئے کیا جائے، اِسی طرح حضرت یزید رَقاشی رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! ہم شہرت حاصل کرنے کے لئے اپنے اَموال دیتے ہیں، کیا ہمیں اِس کا کوئی اَجر ملے گا؟ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اللہ پاک اسی عمل کو قبول فرماتا ہے جو خالص اس کے لئے کیا جائے، پھر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ﴾ (پ 23، الزمر: 3) ترجَمۂ

1 ..... مرقاۃ المفاتیح، 1/486۔

2 ..... مسند الفردوس، 3/187، حدیث: 4513۔ رسالۂ قشیریہ، ص242۔

www.dawateislami.net

کنزالعرفان: سن لو! خالص عبادت اللہ ہی کیلئے ہے۔[1]

اَحادیثِ مبارکہ میں اِخلاص کے فضائل:

اَحادیثِ مبارکہ میں اِخلاص کی فضیلت بیان فرمائی گئی ہے، سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے جبکہ منافق کا عمل اس کی نیت سے بہتر ہے اور چونکہ ہر ایک اپنی نیت کے مُطابق عمل کرتا ہے لہٰذا مومن جب کوئی عمل کرتا ہے تو اس کا دِل روشن ہو جاتا ہے۔[2]

سرورِ ذیشان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[3]

تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اچھی نیت بندے کو جنّت میں داخل کر دیتی ہے۔[4]

مَخزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اچھی نیت عرش سے چمٹ جاتی ہے پس جب کوئی بندہ اپنی نیت کو سچا کر دیتا (یعنی اپنی نیت کے مطابق عمل کرتا) ہے تو عرش ہلنے لگ جاتا ہے، پھر اس بندے کو بخش دیا جاتا ہے۔[5]

تمام نبیوں کے سَرْوَر صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: اپنے دِین میں مخلص ہو

---

1 ..... در منثور، پ24، الزمر، تحت الآیۃ:3، 7/211۔

2 ..... معجم کبیر، 6/185، حدیث:5942۔

3 ..... جامع الاحادیث، 2/19، حدیث:3554۔

4 ..... کنزالعمال، 3/169، حدیث:7245۔

5 ..... تاریخ بغداد، قاسم بن نصر، 12/444، حدیث:6926۔

www.dawateislami.net

جاؤ، تھوڑا عمل بھی تمہارے لئے کافی ہو گا۔[1]

حضرت مُصْعَب بن سَعد رضی اللہُ عنہ اپنے والد سے رِوایت کرتے ہیں کہ جب میں نے یہ گمان کیا کہ مجھے دِیگر صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم پر کچھ فضیلت حاصل ہے تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اِس اُمَّت کے کمزور لوگوں کی دُعاؤں، نمازوں اور اِخلاص کے سبب اِس اُمَّت کی مدد کی جاتی ہے۔[2]

حضرت ثوبان رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: مخلصین کے لئے خوشخبری ہے کہ وہی ہدایت کے چراغ ہیں انہی کی وجہ سے آزمائش کی ہر تاریکی چھٹ جاتی ہے۔[3]

مخلص کی پہچان کیسے کی جائے؟

یاد رکھیے! ہر چیز میں ملاوٹ ممکن ہے، جب وہ ملاوٹ سے پاک اور خالی ہو تو اسے خالِص کہتے ہیں اور جس فعل سے وہ عمل صاف ہوتا ہے اس کو اِخلاص کہتے ہیں، اللہ پاک کا فرمانِ عالیشان ہے: ﴿نُسْقِیْكُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَیْنِ فَرْثٍ وَّ دَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآىٕغًا لِّلشّٰرِبِیْنَ﴾ (پ14، النحل:66) ترجَمۂ کنزالعرفان: ہم تمہیں ان کے پیٹوں سے گوبر اور خون کے درمیان سے خالص دودھ (نکال کر) پلاتے ہیں جو پینے والے کے گلے سے آسانی سے اترنے والا ہے۔

مخلص مؤمن کی مثال:

قرآنِ کریم میں مخلص مؤمن کی مثال اِن الفاظ کے ساتھ دی گئی ہے: ﴿وَ مَثَلُ

1 ..... مستدرک، 5/435، حدیث:7914۔
2 ..... نسائی، ص518، حدیث:3175۔
3 ..... الترغیب والترہیب، 1/23، حدیث:5۔

www.dawateislami.net

الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَ تَثْبِیْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَیْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ یُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۲۶۵﴾

(پ3، البقرۃ:265) ترجَمۂ کنزالعرفان: اور جو لوگ اپنے مال اللہ کی خوشنودی چاہنے کے لئے اور اپنے دلوں کو ثابت قدم رکھنے کے لئے خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس باغ کی سی ہے جو کسی اونچی زمین پر ہو اس پر زوردار بارش پڑی تو وہ باغ دگنا پھل لایا پھر اگر زوردار بارش نہ پڑے تو ہلکی سی پھوار ہی کافی ہے اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔

اِس آیتِ مبارکہ کے تحت صَدرُ الْاَفاضِل حضرت علامہ مولانا نعیم الدین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ خَزائنُ العرفان میں لکھتے ہیں: یہ مؤمن مخلص کے اَعمال کی ایک مثال ہے کہ جس طرح بلند خطہ کی بہتر زمین کا باغ ہر حال میں خوب پھلتا ہے خواہ بارش کم ہو یا زیادہ! ایسے ہی بااِخلاص مومن کا صَدقہ اور اِنفاق خواہ کم ہو یا زیادہ اللہ تعالیٰ اس کو بڑھاتا ہے اور وہ تمہاری نیت اور اِخلاص کو جانتا ہے۔[1]

اِخلاص کی پہچان کا ایک طریقہ:

جب کوئی کام رِیا سے خالی اور رِضائے الٰہی کے لئے ہو تو وہ خالص ہوتا ہے۔ کسی کام میں مخلص ہونے کی مثال ہمارے عُلَمائے کِرام یوں دیتے ہیں کہ ایک شخص کسی کنویں میں گرے ہوئے آدمی کو نکالنے کی کوشش کر رہا ہو اور اس کا مقصود اس کی جان بچانا ہو۔ اتنے میں ایک اور شخص آئے اور کسی ترکیب سے اس آدمی کو کنویں سے نکال کر اس کی جان بچا لے۔ اب پہلا شخص اگر اس پر دِل میں خوشی محسوس کرے تو سمجھ لے کہ وہ اس کنویں میں گرے ہوئے کی جان بچانے میں مخلص تھا کیونکہ یہ مقصود تو حاصل ہو گیا خواہ کسی

1 ..... تفسیر خزائن العرفان، پ3، البقرۃ، تحت الآیۃ: 265۔

www.dawateislami.net

دوسرے کے ذَریعے ہی سہی اور اگر اس کا دِل اس پر ناخوش ہو کہ دوسرے نے کیوں نکالا مجھے نکالنا تھا تو وہ سمجھ لے کہ وہ اس گرے ہوئے کی جان بچانے میں مخلص نہ تھا بلکہ اپنے نمبر بنانے اور اپنی واہ واکروانے کا خواہش مند تھا۔

اِخلاص سے متعلق بزرگانِ دین کے اَقوال:

(1)... حضرت یحییٰ بن مُعاذ رحمۃُ اللہِ علیہ سے سُوال ہوا کہ اِنسان کب مُخلص ہوتا ہے؟ فرمایا: جب شِیر خوار بچہ کی طرح اُس کی عادت ہو۔ شِیر خوار بچہ کی کوئی تعریف کرے تو اُسے اچھی نہیں لگتی اور مَذمَّت کرے تو اُسے بُری نہیں معلوم ہوتی۔ جس طرح وہ اپنی تعریف و مذمَّت سے بے پروا ہوتا ہے اِسی طرح اِنسان جب تعریف و مذمَّت کی پروانہ کرے تو مُخلص کہا جاسکتا ہے۔[1]

(2)... حضرت ذُوالنون مِصری رحمۃُ اللہِ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ آدمی کس وقت سمجھے کہ وہ مخلصین (یعنی خلوص کے ساتھ عبادت کرنے والوں) میں سے ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ جب وہ اَعمالِ صَالحہ (یعنی نیک اَعمال) میں پوری کوشش صَرْف کر دے اور اس کو پسند کرے کہ میں معزز نہ سمجھا جاؤں۔[2]

(3)... کسی بزرگ سے پوچھا گیا: مخلص کون ہے؟ تو انہوں نے اِرشاد فرمایا: مخلص وہ ہے جو اپنی نیکیاں اِس طرح چھپائے جس طرح اپنے گناہ چھپاتا ہے۔[3]

(4)... ایک اور بزرگ رحمۃُ اللہِ علیہ سے عرض کی گئی: اِخلاص کی اِنتہا کیا ہے؟ تو انہوں

---

1 ..... تنبیہ المغترین، ص24 ملخصاً۔

2 ..... تنبیہ المغترین، ص23۔

3 ..... الزواجر عن اقتراف الکبائر، 1/102۔

www.dawateislami.net

نے اِرشاد فرمایا: وہ یہ کہ تم لوگوں سے تعریف کی خواہش نہ کرو۔[1]

(5)... حضرت سُوسی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اِخلاص یہ ہے کہ خود اِخلاص پر بھی نظر نہ رہے، کیونکہ جو شخص اپنے اِخلاص میں اِخلاص کو دیکھتا ہے تو اس کا اِخلاص، اِخلاص کا محتاج ہے۔[2]

(6)... حضرت سَہْل رحمۃُ اللہِ علیہ سے پوچھا گیا: کون سی چیز نفس پر زیادہ سخت ہے؟ انہوں نے فرمایا: اِخلاص، کیونکہ اس میں نفس کا کوئی حصہ نہیں۔ اور فرمایا: اِخلاص یہ ہے کہ بندے کی حرکت و سکون سب کچھ محض اللہ پاک کی رضا کے لئے ہو۔[3]

(7)... حضرت جنید رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اِخلاص، اَعمال کا کدورتوں (یعنی آلودگیوں) سے پاک ہونے کا نام ہے۔[4]

(8)... حضرت فضیل رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: لوگوں کو دِکھانے کے لئے عمل چھوڑنا رِیاکاری اور ان کے لئے عمل کرنا شرک ہے اور اِخلاص یہ ہے کہ اللہ پاک اِن دونوں چیزوں سے محفوظ رکھے۔[5]

(9)... منقول ہے: اِخلاص ہمیشہ مُراقبہ (یعنی سب چیزوں کو چھوڑ کر خدا کی طرف دھیان) میں رہنے اور تمام نفسانی خواہشات کو بھول جانے کا نام ہے۔[6]

1 ..... الزواجر عن اقتراف الکبائر، 1/102۔
2 ..... مختصر احیاء العلوم الدین، ص328۔
3 ..... مختصر احیاء العلوم الدین، ص328۔
4 ..... مختصر احیاء العلوم الدین، ص328۔
5 ..... مختصر احیاء العلوم الدین، ص328۔
6 ..... مختصر احیاء العلوم الدین، ص328۔

www.dawateislami.net

عمر اور گناہوں کا حساب کرنے والے بزرگ:

حضرت توبہ بن صمہ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے ایک دِن حساب لگایا تو ان کی عمر 60 سال تھی، دِنوں کا حساب کیا تو وہ 21500 تھے، انہوں نے چیخ ماری اور فرمایا: ہائے افسوس! (اگر میں نے روزانہ ایک گناہ کیا ہو تو) میں حقیقی بادشاہ سے 21500 گناہوں کے ساتھ ملاقات کروں گا اور جب روزانہ 10,000 گناہ ہوں، تو کیا صورت حال ہو گی یہ سوچ کر آپ رحمۃُ اللہِ علیہ غش کھا کر گر پڑے اور آپ کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی (یعنی وفات پا گئے)۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ..... احیاء العلوم، 5/139۔

www.dawateislami.net

تفصیلی فہرست

عنوان	صفحہ
یادداشت	3
اِس کتاب کو پڑھنے کی 18 نیتیں	5
المدینۃُ العلمیۃ(Islamic Research Centre)	6
مختصر فہرست	8
پہلے اِسے پڑھئے	9
بیان نمبر(1):اِنْفَاق فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہ	10
دُرُود شریف کی فضیلت	10
اِنفاق فی سبیل اللہ یا صدقے سے مُراد	10
اِنفاق فی سبیل اللہ کی فضیلت	10
اے اللہ! میری اُمّت کو زیادہ اَجر و ثواب عطا فرما	11
صَدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا	12
چار درہم کے بدلے میں چار دُعائیں	13
مال خرچ کرنے کے علاوہ صَدقے کی مختلف صورتیں	15
صَدقے کے فضائل پر پانچ اَحادیثِ مبارکہ	16
بیان نمبر(2):اِحترامِ مُسلم	18
دُرُود شریف کی فضیلت	18
مسلمانوں کی باہمی اخوت سے متعلق قرآنی حکم	18
اِحترامِ مسلم سے متعلق اَحادیثِ مبارکہ	20
اِسلام میں مومن کی عزت و حرمت	21
مسلمان کی بے عزّتی کبیرہ گناہ ہے	21
خدا و مصطفےٰ کو اِیذا دینے والا	22
مسلمان بھائیوں کے ساتھ کس طرح کا رویہ اپنانا چاہیے؟	23

www.dawateislami.net

بیان نمبر(3):اِطاعتِ رَسُول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم	25
دُرُود شریف کی فضیلت	25
رسولِ کریم کی اِطاعت فرض ہے	25
اِطاعتِ رسول کے بغیر ایمان کامل نہیں	26
جنَّت میں داخلے کے لیے اِطاعتِ رسول شرط ہے	27
جنت میں رفاقتِ مصطفٰے	27
صحابۂ کرام نے اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں	27
اب میں اس انگوٹھی کو کبھی بھی نہیں اُٹھا سکتا	28
فوراً بال کترے اور تہبند اونچا کر لیا	28
آپ حکم دیں تو ہم سمندر میں کود جائیں	29
کبھی قضا نیکی ہو جاتی ہے اور ادا گناہ	30
اِطاعتِ رسول کا جذبہ کیسے ملے؟	31
بیان نمبر(4):تَوَکُّلْ عَلَی اللّٰہ	33
دُرُود شریف کی فضیلت	33
توکل کی تعریف	33
توکل کرنے والے اللہ کو پیارے ہیں	34
اِیمان والوں کو اللہ ہی پر توکل کرنا چاہیے	34
توکل کرنے والوں کو اللہ کافی ہے	34
پرندوں کی طرح رِزق	34
اللہ ہر مشکل میں کافی ہو جاتا ہے	35
توکل کرنے والے کو اللہ پاک ہلاکت سے بچائے گا	35
کام کاج چھوڑ دینے کا نام توکل نہیں	36
سب سے زیادہ فضیلت والا کھانا	37
تَوَکُّل ترکِ اَسباب کا نام نہیں	37

www.dawateislami.net

اللہ پاک پر توکل کرنا فرضِ عین ہے	38
اپنے ہاتھ پاؤں کو حرکت دے اور روزی طلب کر	39
بیان نمبر(5):حَسَد	42
دُرُود شریف کی فضیلت	42
حَسَد کسے کہتے ہیں؟	42
حَسَد کو حَسَد کیوں کہتے ہیں؟	42
قرآنِ پاک میں حسد کا تذکرہ	43
سب سے پہلے حسد کس نے کیا؟	44
حَسَد کے چار دَرَجے ہیں	45
حسد کیوں ہوتا ہے؟	46
سات چیزیں حَسَد کی بنیاد بن سکتی ہیں	46
نیکیوں کے ثواب سے محرومی	46
حاسد اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے	47
حاسد کی دُعا قبول نہیں ہوتی	47
حاسِد کی مدد نہیں کی جاتی	48
ذِلَّت ورُسوائی کا سامنا	48
حاسِدین کا منہ کالا ہوا	48
گدھے کی صورت میں اُٹھائیں گے	49
حاسِد کا دِل اندھا ہو جاتا ہے	50
حَسَد سے بڑھ کر نقصان دہ شے کوئی نہیں	50
حسد کا مَرَض بہت خطرناک ہے	50
حَسَد کے مزید نقصانات	51
خود کو حسد سے بچانے کے 14 علاج	52

www.dawateislami.net

بیان نمبر(6):خوفِ خدا	55
دُرُود شریف کی فضیلت	55
خوفِ خدا کی تعریف	55
خوفِ خدا سے متعلق آیاتِ مبارکہ	55
خوفِ خدا کی فضیلت پر تین اَحادیثِ مبارکہ	56
خوفِ خدا کے تین دَرَجات ہیں	57
خوفِ خدا پیدا کرنے کے آٹھ طریقے	58
بیان نمبر(7):دُعا	65
دُرُود شریف کی فضیلت	65
قرآنِ کریم میں دُعا مانگنے کا حکم	65
دُعا نہ مانگنے والوں کو شدید تنبیہ	65
دُعا کی فضیلت پر اَحادیثِ مبارکہ	66
دُعا مانگنے کے کچھ آداب	67
دُعا کی قبولیت کا وعدہ	70
بندے کی دُعا تین باتوں سے خالی نہیں ہوتی	70
دُعا قبول نہ ہونے کی وجوہات واَسباب	71
بیان نمبر(8):ذِکرِ الٰہی	73
دُرُود شریف کی فضیلت	73
اللہ کو بہت زیادہ یاد کرو	73
تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا	74
میں اپنا ذِکر کرنے والے کے ساتھ ہوتا ہوں	74
ذِکرِ الٰہی کے فضائل پر تین اَحادیثِ مبارکہ	75
ذِکر کیلئے کوئی خاص مقام اور وقت مقرر نہیں	76
اللہ پاک کا ذِکر کرتے تو خوشی سے جُھوم جاتے	76

www.dawateislami.net

ذِکر تین طرح کا ہوتا ہے	77
نماز اللہ پاک کا ذِکر ہے	78
تلاوت اللہ پاک کا ذِکر ہے	78
دُرُودِ پاک بھی اللہ کا ذِکر ہے	79
ذکرِ الٰہی کے لیے 6 آسان اَوراد و وَظائف	80
بیان نمبر(9):رضائے اِلٰہی	82
دُرُود شریف کی فضیلت	82
اللہ کی رضا پر راضی رہنے کا مطلب	82
اللہ کی رضا پر راضی رہنا بڑی کامیابی ہے	82
اِحسان کا بدلہ اِحسان ہے	82
ایمان والے اللہ سے شدید محبت رکھتے ہیں	83
رضائے الٰہی پر راضی رہنے کے بارے میں اَحادیثِ مبارکہ	84
جنَّت میں بھی رضائے الٰہی کا سوال	85
بیمار عابد	86
بیماری بہت بڑی نعمت ہے	86
مومِن کی بیماری سابقہ گناہوں کا کفّارہ ہو جاتی ہے	87
یہ اُمور رضائے الٰہی کے خلاف نہیں	88
رضائے الٰہی کے خلاف اُمور	88
اللہ کی رضا پر راضی رہنے کے طریقے	89
رضائے الٰہی پر راضی رہنے کے 11 مقامات	89
بیان نمبر(10):شُکر	91
دُرُود شریف کی فضیلت	91
شکر کی حقیقت	91
شکر کی تعریف	91

www.dawateislami.net

شاکر اور شَکُور میں فرق	91
ستھری چیزیں کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو	92
میرا شکر ادا کرو اور ناشکرے مَت بنو	92
میرا شکر ادا کرو گے تو میں اور زیادہ عطا کروں گا	93
شکر کرنے والا نعمت کی زیادتی سے محروم نہ ہو گا	94
نعمتوں کو یاد کرنا شکر ہے	94
ذِکرِ الٰہی بھی شکر ہے	95
گناہوں کو چھوڑ دینا بھی شکر ہے	95
نعمت کا چرچا کرنا بھی شکر ہے	95
ناشکری کی کیا وعیدات ہیں؟	96
شکر کی عادت اپنانے کے سات طریقے	96
مصیبتوں پر شکر کرنے کے پانچ پہلو	99
بیان نمبر(11):صَبر	101
دُرُود شریف کی فضیلت	101
صبر کی تعریف	101
اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے	101
صبر اور نماز سے مدد چاہو	102
صبر کی دو قسمیں ہیں	102
صبر اِبتدائے صَدمہ پر ہے	102
تین چیزیں صابرین کے لئے مخصوص ہیں	104
اَحادیثِ مبارکہ میں صبر کرنے کے فضائل	104
صبر کرنے کے مختلف اَحکام	105
بچھو کے کاٹنے پر صبر	106
صبر کی عادت بنانے کے سات طریقے	107

www.dawateislami.net

بیان نمبر(12):عِلم اور عُلَماء کے فضائل	109
دُرُود شریف کی فضیلت	109
قرآنِ پاک میں عِلم اور عُلَما کے فضائل	109
عُلَماءِ دِین بڑے دَرَجے والے ہیں	110
عِلم والے اور بغیر عِلم والے برابر نہیں	110
اَحادیثِ مبارکہ میں عِلم اور عُلَما کے فضائل	111
عُلَما شفاعت کریں گے	112
جنَّت میں بھی عُلَما کی حاجت ہو گی	113
قرآن و حدیث میں بیان کردہ فضائل دِینی عِلم کے ہیں	113
موجودہ حالت کے مُطابِق مسئلے سیکھنا فرضِ عَین ہے	114
عِلمِ دِین کیسے حاصل کیا جائے؟	115
بیان نمبر(13):مَوت اور رُوح	117
دُرُود شریف کی فضیلت	117
زندگی اور موت کی حکمت	117
موت ایک اٹل حقیقت ہے	118
ہر ذِی رُوح نے موت کا ذائقہ بھی چکھنا ہے	118
موت کا وقت مقرر ہے	120
موت کے معنٰی رُوح کا جسم سے جُدا ہو جانا	120
بدن مَرتا ہے رُوح نہیں مَرتی	121
رُوح کیا چیز ہے؟	122
مسلمانوں کی رُوحوں کے مختلف مقامات	122
کافروں کی خبیث رُوحوں کے مقامات	123
رُوحوں کے بارے میں عمومی خیالات	123
رُوحوں پر مقرر فرشتوں کے نام	123

www.dawateislami.net

تناسُخ اور آواگون کا ماننا کُفر ہے	124
عذابِ قبر حق ہے اس کا منکر گمراہ اور گمراہ گر	125
عذابِ قبر سے مُراد	126
عذابِ قبر کا ثبوت	126
بیان نمبر(14):ہر صحابیِ نبی، جنّتی جنّتی	127
دُرُود شریف کی فضیلت	127
صحابی کی تعریف	127
قرآنِ کریم میں صحابۂ کرام کی شان	127
صحابۂ کرام کفار پر سخت، آپس میں نرم	127
اللہ پاک صحابۂ کرام سے راضی	128
صحابہ مِعیارِ ایمان ہیں	129
اَحادیثِ مبارکہ میں صحابۂ کرام کی شان	129
صحابۂ کرام کی تعداد	130
صحابۂ کرام میں افضلیت کی ترتیب	131
صحابۂ کرام کا مقام و مرتبہ	131
ہر صحابی نبی جنّتی ہے	132
صحابۂ کرام کے متعلق عقیدہ و نظریہ	133
صَحابۂ کرام کے گستاخوں کے ساتھ برتاؤ	134
میرے صحابہ کو بُرا مت کہو	134
بیان نمبر(15):والدین کے حقوق	136
دُرُود شریف کی فضیلت	136
قرآنِ پاک میں والدین کے حقوق	136
والدین کا مقام اِنتہائی بلند ہے	137
والدین کی طرف رَحمت کی نظر کرنے کا ثواب	138

www.dawateislami.net

والدین کی فرمانبرداری جنّت میں داخلے کا سبب	138
جنّت میں موسیٰ علیہ السّلام کا ساتھی	139
ماں کو جواب نہ دینے والا گونگا ہو گیا	140
ماں باپ بددعا دینے سے بچیں تو اچھا ہے	141
والدین کے بڑھاپے میں ان کی خدمت کریں	141
گدھا نُما مُردہ	142
والدین کے نافرمان کا کوئی نیک عمل مقبول نہیں	143
کافر والدین کے ساتھ حُسنِ سُلوک بھی ضَروری ہے	144
اللہ پاک کی نافرمانی میں کسی کی اِطاعت جائز نہیں	144
حقوقِ والدین کے بارے میں اِسلام کی خوبصورت تعلیمات	145
بیان نمبر(16):پُلِ صِراط	147
دُرُود شریف کی فضیلت	147
صِراط حق ہے	147
پُلِ صِراط کی مَسافت	148
پُلِ صِراط سے گزرنے کا منظر	148
کیا پُلِ صِراط سے سب کو گزرنا ہو گا؟	149
پُلِ صِراط سے گزرنے والے جنتیوں پر اِنعام	150
خوفِ خدا رکھنے والے مسلمان بچالئے جائیں گے	150
مُجرِم جہنم میں گر پڑیں گے	151
بیان نمبر(17):جِنّات	152
دُرُود شریف کی فضیلت	152
جنات کو کس چیز سے پیدا کیا گیا؟	152
جنات کھاتے پیتے بھی ہیں	153
جنات کی خوراک	153

www.dawateislami.net

جنات کی تعداد	154
جنات بھی شریعت کے مکلف ہیں	154
جنات کے وُجود کا اِنکار کرنا کیسا؟	155
جنات میں بھی مختلف مذاہب ہوتے ہیں	155
جنات کے ہاں اَولاد پیدا ہوتی اور نسل چلتی ہے	156
بیان نمبر(18):جَنَّت	158
دُرُود شریف کی فضیلت	158
پرہیز گاروں کیلئے ان کے رَب کے پاس جنتیں ہیں	158
جنتیوں کیلئے رَحمت اور خوشنودی کی بشارت	158
جنت میں پانی، دودھ، شراب اور شہد کی نہریں	159
جنَّت اور اس کی تعمیر کا تذکرہ	159
اللہ پاک اہلِ جنَّت سے کلام فرمائے گا	160
سب سے بڑے مَرتبے کا جنتی	161
جنتیوں کا کھانا	161
سب سے نچلے دَرجے کا جنتی	162
جنتیوں کا مشروب	162
جنتیوں کے بیٹھنے کا اَنداز	163
جنتیوں کا لباس	163
جنَّت کی وُسعت آسمانوں اور زمین کے برابر	163
جنت میں 100 منزلیں ہیں	164
جنَّت کے آٹھ دَروازے	164
جنتیوں کی عمر	164
تین مَرتبہ جنَّت کا سوال کرنے کی فضیلت	165

www.dawateislami.net

بیان نمبر(19):جہنَّم	166
دُرُود شریف کی فضیلت	166
جہنم رَنج واَلَم اور ذِلَّت ورُسوائی کا گھر ہے؟	166
کفار کا سخت عذاب اور جہنم کی شدت	167
اَحادیثِ مبارکہ میں جہنم کی کیفیت	168
جہنم کے سات طبقات	169
دوزخ پر مُقَرّر نگران فرشتوں کی تعداد	170
کیا جہنم پیدا ہو چکی ہے؟	171
جہنم کے عذابات سے نجات پانے والے	171
خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو	172
بیان نمبر(20):فرشتے	173
دُرُود شریف کی فضیلت	173
فرشتے اللہ پاک کا حکم نہیں ٹالتے	173
عرش اُٹھانے والے فرشتے اِیمان والوں سے محبت رکھتے ہیں	174
عرش اُٹھانے والے فرشتوں کی تعداد	174
عرش اُٹھانے والے فرشتوں کی تسبیح	175
فرشتوں کا اِنکار کرنا کیسا؟	175
اَنبیا اور فرشتے معصوم ہیں	176
نیکی اور بدی لکھنے والے فرشتے	176
فرشتے دِلوں کا حال جان لیتے ہیں	177
فرشتوں سے گفتگو اور ملاقات کے لئے ولایت دَرکار ہے	178
بیان نمبر(21):قَسم کھانا	179
دُرُود شریف کی فضیلت	179
قسم کی تعریف کیا ہے؟	179

www.dawateislami.net

قسم کی حفاظت کس طرح کی جائے؟	179
جھوٹی قسم کھالی تو اس کا کیا کفارہ ہے؟	180
سب سے پہلے جھوٹی قسم کس نے کھائی؟	181
قسم کی اَقسام	182
کفارہ ادا کرنے کا طریقہ	183
کفارے کے مستحق کون لوگ ہیں؟	184
بیان نمبر(22):محبتِ مُسلِم	185
دُرُود شریف کی فضیلت	185
اسلامی بھائی چارے کا قرآنی حکم	185
اَحادیثِ مبارکہ میں مسلمانوں سے محبت رکھنے کا اِنعام	187
مسلمان بھائی سے محبت کے حوالے سے بزرگانِ دِین کے اَقوال	188
مسلمانوں سے محبت کے فَضائل پر غور کیجئے	189
سلام و مُصافحہ کی عادت بنائیے	190
حُسنِ اَخلاق اپنائیے	191
بیان نمبر(23):نام رکھنے کے اَحکام	192
دُرُود شریف کی فضیلت	192
اچھے نام رکھو اور اچھے ناموں سے پکارو	192
آدمی کا اپنے بچے کو سب سے پہلا تحفہ	193
اپنے اچھے نام رکھا کرو	194
کسی کو بُرے اَلقاب سے پکارنے کا حکم	194
تعریف کے سچے اَلقابات سے پکارنا ممنوع نہیں	195
بزرگ شخصیت کے نام پر نام رکھنے کی برکت	196
نیک لوگوں کے نام پر نام رکھو	196
نبیوں کے نام پر نام رکھو	197

www.dawateislami.net

بُرے نام کا اثر شخصیت پر ہوتا ہے	197
اچھے نام والے سے کام لیا	198
آقا بُرے نام کو بدل دیتے تھے	198
نام محمد کے فضائل و برکات	199
جس گھر میں نام محمد کا کوئی فرد ہو اس میں خیر و برَکت	200
بیان نمبر (24): وَلِیُّ اللّٰہ	201
دُرُود شریف کی فضیلت	201
قرآنِ پاک میں اَولیاءُ اللہ کی شان	201
اَولیا پرہیز گار ہوتے ہیں	202
کیا ولایت عبادت و ریاضت سے حاصل کی جاسکتی ہے؟	203
اَحادیثِ مبارکہ میں اَولیاءُ اللہ کی شان	203
اَولیائے کِرام کے مختلف مَراتب	205
اَولیائے کرام کی چند مشہور اَقسام	207
کیا ولی کا عالِم ہونا شرط ہے؟	208
ولی سے دُشمنی رکھنے والے سے اِعلانِ جنگ	209
بیان نمبر (25): خود پسندی	210
دُرُود شریف کی فضیلت	210
خود پسندی کسے کہتے ہیں؟	210
خود پسندی کا حکم	211
خود پسندی کے نقصانات	211
خود پسندی سے بچنا کیوں ضروری ہے؟	212
دو باتوں میں ہلاکت ہے	213
خود پسندی کے آٹھ اَسباب اور اُن کے علاج	213
خود پسندی کا ایک مجرب علاج	215

www.dawateislami.net

بیان نمبر(26):اِخلاص	216
دُرُود شریف کی فضیلت	216
اِخلاص کے حوالے سے قرآنِ پاک کی راہ نمائی	216
رضائے الٰہی کیلئے کیا جانے والا عمل مقبول ہے	217
اَحادیثِ مبارکہ میں اِخلاص کے فضائل	218
مخلص کی پہچان کیسے کی جائے؟	219
مخلص مؤمن کی مثال	219
اِخلاص کی پہچان کا ایک طریقہ	220
اِخلاص سے متعلق بزرگانِ دین کے اَقوال	221
عمر اور گناہوں کا حساب کرنے والے بزرگ	223
تفصیلی فہرست	224
مصادر و مراجع	238

www.dawateislami.net

مصادر و مَراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	**مصنف / مؤلف / متوفیٰ**	**مطبوعات**
کنزالعرفان	ابوالصالح مفتی محمد قاسم قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی
تفسیر درمنثور	عبدالرحمٰن بن ابوبکر جلال الدین السیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دارالفکر بیروت
تفسیر کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر بن حسین رازی، متوفی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر قرطبی	ابوعبدُاللہ محمد بن احمد القرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	دارالفکر بیروت
تفسیر خازن	علامہ علاء الدین علی بن محمد بغدادی، متوفی ۷۴۱ھ	دارالکتب العربیہ بیروت
تفسیر بیضاوی	عبدُاللہ بن عمر، ناصر الدین البیضاوی، متوفی ۶۸۵ھ	دارالفکر بیروت
تفسیر طبری	ابوجعفر محمد بن جریر طبری، متوفی ۳۱۰ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر روح البیان	امام اسماعیل حقی البروسوی، متوفی ۱۱۳۷ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
تفسیر روح المعانی	ابوالفضل شہاب الدین سید محمود آلوسی، متوفی ۱۲۷۰ھ	دار الاحیاء التراث العربی بیروت
تفسیر البحر المحیط	ابوحیان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف اندلسی، المتوفی ۷۴۵ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
تفسیر نسفی	امام عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی، متوفی ۷۱۰ھ	دارالمعرفۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
تفسیر عبدالرزاق	امام عبدالرزاق بن ہمام صنعانی، متوفی ۲۱۱ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
تفسیر خزائن العرفان	صدرالافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
تفسیر نور العرفان	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	فرید بک ڈپو پرائیویٹ لمٹیڈ
تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
تفسیر ابن کثیر	ابوالفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر، متوفی ۷۷۴ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
تفسیر صراط الجنان	مفتی ابوالصالح محمد قاسم قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۴ھ
حاشیۃ الصاوی	احمد بن محمد صاوی مالکی خلوتی، متوفی ۱۲۴۱ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۲۱ھ

www.dawateislami.net

بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
ابو داود	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
ابن ماجہ	امام ابو عبدُ اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
نسائی	امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۶ھ
شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
مستدرک	ابو عبدُ اللہ محمد بن عبدُ اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
کتاب الدعا	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۳ھ
مصنف عبد الرزاق	امام حافظ ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام صنعانی، متوفی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مسند امام احمد	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
مسند ابی یعلیٰ	ابو یعلیٰ احمد بن علی موصلی، متوفی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
موسوعۃ امام ابن ابی الدنیا	امام عبدُ اللہ بن محمد ابو بکر بن ابی الدنیا، متوفی ۲۸۱ھ	المکتبۃ العصریہ بیروت ۱۴۲۶ھ
نوادر الاصول	ابو عبد اللہ محمد بن علی الحکیم الترمذی، متوفی ۲۸۵ھ	مکتبۃ الامام البخاری القاھرۃ مصر
معجم کبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
معجم اوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
مکارم الاخلاق للطبرانی	الحافظ سلیمان بن احمد الطبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
فردوس الاخبار	شیرویہ بن شہر دار بن شیرویہ الدیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
کنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابو بکر ہیثمی، متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت
الترغیب والترھیب	زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی، متوفی ۶۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
شرح السنۃ	امام ابو محمد حسین بن مسعود بغوی، متوفی ۵۱۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مشکاۃ المصابیح	ابو عبدُ اللہ محمد بن عبدُ اللہ خطیب تبریزی، متوفی ۷۴۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۴ھ

www.dawateislami.net

جامع الاحادیث	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
مؤطا امام مالک	امام مالک بن انس اصبحی، متوفی ۱۷۹ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
کتاب العظمۃ	ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان، متوفی ۳۹۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
کشف الخفاء	علامہ شیخ اسماعیل بن محمد الشافعی	دار الکتب العلمیۃ بیروت
نوادرُ الاصول فی معرفۃ احادیث رسول	ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن حکیم ترمذی، متوفی ۳۲۰ھ	مکتبہ امام بخاری
طبقات ابن سعد	محمد بن سعد بن منیع الھاشمی البصری، متوفی ۲۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
طبقات حنابلہ	امام ابو الحسن محمد بن محمد الحنبلی، متوفی ۵۲۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۷ھ
الزھد لابن مبارک	امام عبد اللہ بن المبارک مروزی، متوفی ۱۸۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
حلیۃ الاولیاء	حافظ ابو نعیم احمد بن عبدُ اللہ اصفہانی شافعی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
البدور السافرۃ	جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابو بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	موسسۃ الکتب الثقافیۃ
تاریخ بغداد	ابو بکر احمد بن علی خطیب بغدادی، متوفی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۵ھ
تاریخ ابن عساکر	ابو القاسم علی بن الحسن شافعی، متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت
اسد الغابۃ	عز الدین ابو الحسن علی بن محمد الجزری، متوفی ۶۳۰ھ	دار الاحیاء التراث العربی بیروت
تاریخ اصبہان	امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
حلیۃ الاولیا	حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
الاستذکار	امام ابو عمر یوسف بن عبد اللہ ابن عبد البر قرطبی، متوفی ۴۶۳ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
عمدۃ القاری	علامہ بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ	دار الفکر بیروت
فتح الباری	امام احمد بن علی بن حجر العسقلانی، متوفی ۸۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۵ھ
السراج المنیر شرح جامع الصغیر	علامہ علی بن احمد بن محمد عزیزی	المکتبۃ الایمان السمانیۃ المدینۃ المنورۃ
فیض القدیر	علامہ عبد الرؤوف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
المنتقی شرح مؤطا امام مالک	الامام القاضی سلیمان بن خلف الباجی، متوفی ۴۹۴ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

www.dawateislami.net

فیضان ریاض الصالحین	مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ
احیاء العلوم	امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ
مختصر احیاء العلوم الدین	امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار البیروتی دمشق
الزواجر عن اقتراف الکبائر	ابو العباس احمد بن محمد ابن حجر الہیتمی، متوفی ۹۷۴ھ	دار المعرفۃ بیروت
الروض الفائق	شیخ شعیب الحریفیش، متوفی ۸۱۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
قوت القلوب	شیخ ابو طالب محمد بن علی مکی، متوفی ۳۸۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۶ھ
روض الریاحین	امام عبد اللہ بن اسعد الیافعی، متوفی ۷۶۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
تذکرۃ الواعظین	علامہ محمد بن جعفر قریشی	کوئٹہ
درۃ الناصحین	عثمان بن حسن بن احمد الشاکر الخربوی، متوفی ۱۲۴۱ھ	دار الاحیاء الکتب
تنبیہ المغترین	عبد الوہاب بن احمد بن علی شعرانی، متوفی ۹۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۵ھ
مکاشفۃ القلوب	امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
منہاج العابدین	امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	موسسۃ السیروان
تنبیہ الغافلین	ابو اللیث نصر بن محمد بن احمد سمرقندی، متوفی ۳۷۳ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۰ھ
عیون الحکایات	جمال الدین ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۴ھ
کتاب الکبائر	محمد بن احمد بن عثمان الذہبی، متوفی ۷۴۸ھ	دار مکتبۃ الحیاۃ بیروت
شرح الصدور	جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابو بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	مرکز اھل السنۃ برکات رضا ھند
جامع کرامات اولیاء	امام یوسف بن اسماعیل نبہانی، متوفی ۱۳۵۰ھ	مرکز اہل سنت برکات رضا
نزہۃ المجالس	علامہ عبد الرحمٰن بن عبد السلام الصفوری الشافعی، متوفی ۸۹۴ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
شرح نخبۃ الفکر	حافظ ابن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	کراچی
لقط المرجان فی احکام الجان	ابو الفضل عبد الرحمٰن سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
کتاب الفقہ والتفقہ	حافظ ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی، متوفی ۴۶۲ھ	دار ابن جوزی ۱۴۲۸ھ
اَلکامل لابنِ عدِی	امام ابو احمد عبد اللہ بن عدی جرجانی، متوفی ۳۶۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
احوال القبور	امام ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد بن رجب حنبلی، متوفی ۷۹۵ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۱۴ھ

www.dawateislami.net

تحفۃ المرید علی جوہرۃ التوحید	علامہ شیخ ابراہیم بن محمد الباجوری، متوفی ۱۲۷۶	مکتبہ دار البیرونی
القول البدیع	امام ابوالفرج محمد بن عبد الرحمن سخاوی شافعی، متوفی ۹۰۲ھ	موسسۃ الریان
بر الوالدین	جمال الدین ابوالفرج عبد الرحمٰن بن علی جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ
الحدیقۃ الندیۃ	امام ابوالفیض عبد الغنی بن اسماعیل النابلسی الحنفی، متوفی ۱۱۴۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مثنوی مولوی معنوی	مولانا جلال الدین رومی، متوفی ۶۷۲ھ	حامد اینڈ کمپنی لاہور
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
فتاویٰ امجدیہ	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبہ رضویہ کراچی
فتاویٰ حدیثیہ	احمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی، متوفی ۹۷۴	دار احیاء التراث العربی بیروت
فتاویٰ عالمگیری	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، وعلمائے ھند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
در مختار	علامہ علاؤ الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
حاشیۃ الطحطاوی علی الدرّ المختار	علامہ احمد بن محمد بن اسماعیل طحطاوی، متوفی ۱۲۴۱ھ	کوئٹہ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
فیروز اللغات	الحاج فیروز الدین	فیروز سنز لاہور ۲۰۱۲
کتاب التعریفات للجرجانی	سید شریف جرجانی، متوفی ۸۱۶ھ	دار المنار
لسان العرب	علامہ جمال الدین محمد بن مکرم افریقی، متوفی ۷۱۱ھ	مؤسسۃ الاعلمی بیروت ۱۴۲۶ھ
فضائل دعا	رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان، متوفی ۱۲۹۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
ملفوظات اعلیٰ حضرت	مفتی اعظم ہند محمد مصطفےٰ رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
سوانح کربلا	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
آبِ کوثر	حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین	مکتبۃ المدینہ
قسم کے بارے میں مدنی پھول	مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ
باطنی بیماریوں کی معلومات	مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ
نجات دلانے والے اعمال کی معلومات	مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ

www.dawateislami.net

پانچ سے محبت اور پانچ سے غفلت

غفلت سے بیدار کرنے والے نیکی کی دعوت پر مبنی پانچ مَدَنی پھول ملاحظہ ہوں،

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: سَيَأْتِيْ زَمَانٌ عَلٰى اُمَّتِيْ يُحِبُّوْنَ خَمْسًا وَيَنْسَوْنَ خَمْسًا میری اُمَّت پر وہ زمانہ جلد آئے گا کہ وہ پانچ سے مَحَبَّت رکھیں گے اور پانچ کو بھول جائیں گے (1) يُحِبُّوْنَ الدُّنْيَا وَ يَنْسَوْنَ الْاٰخِرَةَ دُنیا سے مَحَبَّت رکھیں گے اور آخرت کو بھول جائیں گے (2) وَيُحِبُّوْنَ الْمَالَ وَ يَنْسَوْنَ الْحِسَابَ مال سے مَحَبَّت رکھیں گے اور مُحاسَبے کو بھول جائیں گے (3) وَيُحِبُّوْنَ الْخَلْقَ وَيَنْسَوْنَ الْخَالِقَ مخلوق سے مَحَبَّت رکھیں گے اور خالق کو بھول جائیں گے (4) وَيُحِبُّوْنَ الذُّنُوْبَ وَيَنْسَوْنَ التَّوْبَةَ گناہوں سے مَحَبَّت رکھیں گے اور توبہ کو بھول جائیں گے (5) وَ يُحِبُّوْنَ الْقُصُوْرَ وَيَنْسَوْنَ الْمَقْبَرَةَ مَحَلّات سے مَحَبَّت رکھیں گے اور قبرستان کو بھول جائیں گے۔ (مُکاشفۃُ القُلوب، ص34)

وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی محل بھی
جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اَجَل بھی
بس اب اپنے اِس جَہل سے تو نکل بھی
یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

پانچ سے پہلے پانچ کو غنیمت جانو

یقیناً زندگی بے حد مختصر ہے، جو وقت مل گیا سو مل گیا، آئندہ وقت ملنے کی اُمّید دھوکا ہے۔ کیا معلوم آئندہ لمحے ہم موت سے ہم آغوش ہو چکے ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن میمون اودی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: رسولِ اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک شخص سے ارشاد فرمایا: اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ یعنی پانچ کو پانچ سے پہلے غنیمت جانو (1)... حَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ زندگی کو موت سے پہلے (2)... وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ فرصت کو مشغولیت سے پہلے (3)... وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ مالداری کو تنگدستی سے پہلے (4)... وَشَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ جوانی کو بڑھاپے سے پہلے اور (5) ...وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ تندرستی کو بیماری سے پہلے۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ، 8/127، حدیث:18)

بہترین واعظ کون؟

بے عمل واعظ یا عالِم رب کو ناپسند ہے، بہترین واعظ وہ ہے جس کا عمل قول سے زیادہ وعظ و تبلیغ کرے، اسے دیکھ کر لوگ متقی بن جائیں۔

(نور العرفان، پ ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: 44)

978-969-722-794-5
01013472

فیضان مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net